fb: CrAzy FaNs Of NoVel
عشق لگن
از شاہ خاور تنہا
CrazyFansOfNovel.com

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنفہ کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنفہ کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

🔥عشق لگن🔥

💜رائٹر۔ شاہ خاور تنہا

قسط۔ 1#

عشق کی آگ میں جلتے تڑپتے اور سلگتے دو دلوں کی ایسی دردناک کہانی جو کرے ✨

✨گی ہمیشہ آپکے دلوں پر راج

اشعر صدیقی کو اپنا بزنس اسٹارٹ کیئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ مگر اسنے اپنی دن رات کی محنت اور لگن سے بزنس کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔ اور کل بھی اسے ایک بہت بڑا پروجیکٹ ملا تھا۔ جسکی وجہ سے صدیقی ہاؤس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ صدیقی ہاؤس کے سارے مکین اشعر صدیقی کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھے۔ ینگ جنریشن نے تو ایک زبردست سا پلان بھی بنالیا تھا، اشعر صدیقی سے ٹریٹ لینے کا۔

وہ سارے کزنز اس وقت اشعر صدیقی کے کمرے میں بیٹھے اسکا انتظار کر رہے تھے۔

نجانے ابھی تک وہ آئے کیوں نہیں؟؟ اس وقت تک تو وہ گھر پہنچ جاتے ہیں"... " نوشین جوکہ سب سے زیادہ پرجوش تھی۔ بڑی اداسی سے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

صبر کریں نوشی آپی !...سنا ہے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔" آیان اپنی جیب میں " سے چاکلیٹ نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے مزے سے بولا۔

کتنا میٹھا...؟؟ "شایان جوکہ آیان کا جڑواں بھائی تھا۔ نوشی کی حالت کو انجوائے " کرتے ہوئے بولا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم دونوں چپ کرو !!!...ہر وقت بڑبڑ کرتے رہتے ہو "نوشین منہ بناتے ہوئے " بولی۔

دیکھو !...میرے بھائی جان کا نیا نیا کاروبار ہے'زیادہ خرچہ مت کروانا تم سب " !!!.. "

زارا کو ان سب کی فرمائشیں جان کر اپنے بھائی سے ہمدردی ہونے لگی۔

بھئی'تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے...؟؟ کونسا ہم لاکھوں روپے کا کھانا کھائیں گے'چند " ہزار کی ہی تو بات ہے'اب اتنا تو حق بنتا ہے ہمارا اشعر بھائی پر ...کیوں ماہی ڈیئر...؟؟ "اسنے زارا کو کھری کھری سنانے کے بعد ماہم سے تصدیق چاہی۔ وہ جو بڑے انہماک سے ان دونوں کے چہرے دیکھے جا رہی تھی حدید کے اچانک مخاطب کرنے پر ہونقوں کی طرح زور زور سے ہاں میں گردن ہلانے لگی۔ اسکی غائب دماغی پر حدید تاسف سے اسکی طرف دیکھ کر رہ گیا۔

میں تو بس آئیس کریم کھاؤں گی اور کچھ نہیں "زارا اپنے شولڈر کٹ بالوں کو ہاتھ " سے سنوارتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھئی مجھے تو پیزا کھانا ہے ...اور چکن پاستا بھی "نوشی تصور میں ان چیزوں کو دیکھتے "
ہوئے ایک چٹخارہ لے کر بولی۔

اور محترمہ ماہم ارسلان...عرف ماہی ... آپ کیا نوش فرمائیں گیں...؟؟ "حدید اسکی "
طرف دیکھ کر بڑے خوبصورت سے انداز میں بولا تھا،جیسے کے ٹریٹ وہ دے رہا ہو۔

میں ...میں ...وہ ..!!!" وہ سوچ میں ڈوبی اٹکنے لگی۔ "

تم ایسا کرو !...ہم سب کو کھاتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو جانا " !!!...حدید اسکی "
ہکلاہٹ کو دیکھ کر طنزیہ بولا۔

اتنی جلدی بھی کیا ہے...؟؟ ویسے میں سوچ رہی تھی کہ وہ جامشورو کی سائیڈ ایک "
خوبصورت سی جگہ ہے ناں ... کیا بھلا سا نام ہے اسکا...؟؟؟ "وہ ذہن پر زور ڈالتے
ہوئے سوچنے لگی۔

سسٹر !...اسے "المنظر "کہتے ہیں ...جہاں پر سندھ کی مشہور پلا مچھلی ملتی ہے اور "
اسکے ساتھ چاول کے آٹے سے بنی ہوئی مزیدار روٹی !...یہ سندھ کی ٹرڈشنل ڈش
ہے "آیان نے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے ساتھ میں اسکی معلومات میں اضافہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی کیا تھا۔ وہ چونکہ کھانے پینے کا بہت شوقین تھا سو اکثر و بیشتر اپنے جڑواں شایان اور اپنے چند اور خاص دوستوں کے ہمراہ حیدرآباد کی مشہور کھانے پینے کی جگہوں پر جاتا رہتا تھا۔ اسے ہر قسم کے کھانے پسند تھے خواہ وہ چائینیز ہوں یا پاکستانی۔ بریانی سے لے کر دال چاول تک اسے سب بہت پسند تھا۔

واہ یار !...جگہ تو بڑی اچھی ہے ...میں پہلے بھی ایک دو بار جا چکا ہوں "حدید نے " آیان کی بات پر مزے سے کہا۔

بھئی ...تم سب لوگ کوئی ایسی جگہ منتخب کرو جہاں سب کو اپنی پسند کے کھانے " مل سکیں !!!...میرے بھائی کے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ وہ یہاں سے وہاں پھرتے رہیں "...زارا کو ان سب کی عجیب عجیب فرمائشوں پر غصہ آنے لگا۔ وہ ایسی ہی تھی۔ چھوٹی چھوٹی بات پر خفا ہونے والی۔ معمولی سی بات پر موڈ خراب ہو جاتا تھا اسکا۔ وہ اپنے سوا کسی کا لحاظ نہ کرتی تھی۔ جبکہ ماہم عمر میں زارا اور نوشین سے چھوٹی تھی پر اپنے سوا سب کا خیال رکھتی تھی۔ سب کی خوشی میں خوش ہونے والی اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب سے بڑھ کر وہ اپنی دادی کی فیورٹ پوتی تھی۔ وہ ماہم کی کسی بات پر برا نہیں مانتی تھیں۔ انہیں بے حد پیار تھا اپنی اس پوتی سے۔ وہ تھی ہی ایسی۔

+ + +

حسن صدیقی بہت نیک، پڑھے لکھے اور باکردار انسان تھے۔ رقیہ بیگم سے انکی شادی انکے والدین کی مرضی سے تع پائی تھی۔ مگر دونوں کے بیچ بےپناہ محبت اور ہم آہنگی دیکھ کر سب کو یہی لگتا تھا کہ شاید یہ پسند کی شادی ہے۔

حسن صدیقی کی اپنی ایک چھوٹی سی کپڑوں کی دکان تھی۔ زوجہ محترمہ)رقیہ (کے آنے کے بعد انکے کام میں برکت ہونے لگی اور انکی چھوٹی سی دکان ایک بڑی بوتیک بن گئی۔

حیدرآباد کے صدر کے علاقے سے تھوڑا دور ہی انکی یہ بوتیک واقع تھی۔

وقت کا کام گذرنا ہوتا ہے سو وقت پر لگا کر اُڑنے لگا۔ اللہ نے انہیں تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔ سب سے بڑے مراد صدیقی تھے اور پھر انسے 2 سال چھوٹی تمنا جہاں تھیں اور انکے بعد سلمان صدیقی تھے اور اس سے ایک سال چھوٹے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان صدیقی تھے جو اپنے بڑے بہن بھائیوں کا پیارا سا کھلونا تھے۔ حسن صدیقی جہاں اتنی خوشی پاکر بہت مسرور تھے وہیں والدین کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے پر بہت دکھی بھی تھے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ پھر گھر اور بچوں کی ذمہ داریوں نے انہیں کچھ اور سوچنے ہی نہیں دیا۔

وقت کا پنچھی بڑی تیز پرواز اڑتے ہوئے انہیں بہت آگے لے آیا تھا۔ سب بچے جوان ہوچکے تھے۔ حسن صاحب کے بچپن کے دوست منظور سومرو جو ایک سندھی فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک دن انکی بوتیک پر انہیں مل گئے۔ دونوں دوست بہت عرصے بعد ملے تھے۔ سو وہ بے حد خوش ہوئے اتنے سالوں بعد ایک دوسرے سے مل کر۔ باتوں ہی باتوں میں صدیقی صاحب کو پتا چلا کہ منظور صاحب اپنے بڑے بیٹے کے لیے لڑکی تلاش کر رہے ہیں۔ صدیقی صاحب اپنے دوست اور انکی فیملی کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ منظور صاحب نے حسن صاحب سے بھی کہا کہ اگر انکی کوئی بیٹی ہے تو وہ اسے ہی اپنی بہو بنائیں گے۔ حسن صاحب تو پہلے ہی اس بارے میں سوچ رہے تھے۔ منظور سومرو کی ساری فیملی اب حیدرآباد سے ایک ڈیڑھ گھنٹے کے فاصلے پر ایک اندرونی اور تاریخی شہر ہالا میں رہتی تھی۔ دونوں دوستوں میں اتنی محبت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی کے حسن صاحب نے منظور صاحب کے بیٹے سے اپنی بیٹی کا رشتہ زبانی طور پر تع کر دیا۔ انہیں قوی یقین تھا کے منظور سومرو کا بیٹا بھی اسی کی طرح شریف اور اچھے اخلاق کا مالک ہو گا۔ منظور صاحب والے زمیندار اور پڑھے لکھے لوگ تھے۔ انکا اپنا ایک بڑا سا مکان تھا اور ایک گاڑی بھی تھی۔ وہ بہت شریف اور سلجھے ہوئے لوگ تھے۔ حسن صدیقی کو اور بھلا کیا چاہیے تھا اپنی بیٹی تمنا کے لیے۔ حسن صاحب کی طرف سے رشتہ تع کرنے پر منظور سومرو صاحب بھی بہت خوش اور مطمئن سے واپس لوٹ گئے۔

مراد صدیقی ٹیچر کی جاب کررہے تھے۔ انکے لیے حسن صدیقی اور انکی زوجہ رقیہ نے ایک اچھی اور پڑھی لکھی لڑکی دیکھ رکھی تھی۔ بس وہ لوگ تو اپنی اکلوتی بیٹی تمنا کی وجہ سے تھوڑے فکرمند تھے۔ چونکہ آج کل کے دوَر میں اچھا لڑکا ملنا بہت مشکل تھا۔ مگر اللہ پاک کے فضل کرم سے انکا یہ مسئلہ بھی حل ہوگیا۔ حسن صاحب نے گھر پہنچ کر ساری بات اپنی بیوی رقیہ کے گوشگزار کردی۔ انہیں بھی یہ سب جان کر بےحد خوشی ہوئی اور قلبی سکون بھی ملا کے لڑکا اچھی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر کیا برا ہے اگر انکی زبان اور طور طریقوں میں مماثلت نہیں ہے۔ خاندانی لوگ ہیں۔ پڑھی لکھی فیملی ہے بھلا اور کیا چاہیے انہیں اپنی بیٹی کے لیے۔

انکی بیٹی بہت کم گو اور سیدھی سادی سی تھی۔ والدین کہ فیصلے کے آگے اف تک نہ کیا ۔حسن صدیقی کے دو چھوٹے بیٹے پڑھائی کہ ساتھ ساتھ انکے کاروبار میں انکا ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ پھر حسن صاحب نے اپنے دونوں بڑے بچوں کی شادیاں ایک ساتھ ہی کردیں۔ اور تین سال بعد دونوں چھوٹے بیٹوں کی شادیاں اپنی خالا زاد بہن کی بیٹیوں سے کرادی۔ وہ دونوں زیادہ خوبصورت تو نہیں تھیں مگر پڑھی لکھی اور سلیقہ مند لڑکیاں تھیں۔ حسن صاحب کی ساری اولادیں اب بال بچوں والی ہوگئیں تھیں۔

حسن صدیقی کافی وقت سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔۔۔ سو ایک دن اپنی دکان میں گر کر بے حوش ہوگئے۔ بیٹے فوراً انہیں مشہور ہاسپٹل لے گئے۔ مگر اٹیک اتنا شدید تھا کہ وہ ایک سے دوسرا سانس بھی نہ لے سکے اور اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔ وقت گذرنے کے بعد سب سنبھل چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا۔ پیسے کی کمی نہ تھی۔ گھر بھی بہت خوبصورت اور کافی بڑا تھا۔ اس گھر کو تین پورشن میں بنایا گیا تھا۔ دو پورشن نیچے بنے ہوئے تھے اور ایک پورشن اوپر بنایا گیا تھا۔ نیچے کہ دونوں پورشن چھوٹے بیٹوں کو دیئے گئے تھے۔ اور اوپر کا پورشن انکے سب سے بڑے بیٹے مراد صدیقی کے زیر استعمال تھا۔

اشعر اور زارا مراد صدیقی کے بچے تھے۔ اشعر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اب اپنا ذاتی کاروبار شروع کر چکا تھا۔ اشعر صدیقی شکل صورت کا اچھا تھا مگر حدید سلمان جیسا شاہکار پورے خاندان میں کوئی بھی نہیں تھا۔ سرخ سفید رنگت، کسرتی بدن، گھنے سیاہ چمکدار بال اور خوبصورت مقناطیسی آنکھوں والا حدید سلمان جہاں جاتا لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا کرتا تھا۔ مگر صرف ایک بات کی وجہ سے اسکا امیج متاثر ہو رہا تھا کے وہ بہت غیر سنجیدہ اور لااُبالی طبیعت کا نوجوان تھا۔ جسکی وجہ سے اسکے اپنے والدین اس سے تھوڑا نالاں رہتے تھے۔

وہ کبھی کسی بات پر بھی سیریس نہیں ہوتا تھا۔ گھومنا پھرنا، کھانا پینا اور دوست بنانا یہی اسکے مشاغل تھے۔ نوشین اسکی چھوٹی اور اکلوتی بہن تھی۔ وہ اپنی بہن سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے تحاشا محبت کرتا تھا۔ جہاں کچھ افراد اسکی غیر سنجیدہ طبیعت سے خائف تھے۔ وہیں اسی گھر میں ایک ہستی ایسی بھی تھی جو اس ساری صورتحال کے باوجود اس سے بہت پیار کرتی تھیں۔ اور وہ تھیں اسکی پیاری دادی رقیہ بیگم۔ حدید اور نوشین حسن صاحب کے دوسرے نمبر کے بیٹے سلمان صدیقی کے بچے تھے۔ ارسلان صدیقی حسن صدیقی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ماہم اور آیان'شایان انہی کے بچے تھے۔ ارسلان صدیقی کیونکہ سب سے چھوٹے تھے اور اپنی ماں رقیہ بیگم سے بہت محبت کرتے تھے۔ سو رقیہ بیگم انکے ساتھ انکے پورشن میں رہتی تھیں اور ماہم کو انہوں نے ہی پالا تھا۔ انہیں ماہم میں اپنی بیٹی تمنا نظر آتی تھیں۔ رقیہ بیگم کی تینوں بہوؤں میں بہت اتفاق تھا۔ سلمٰی اور نجمہ دونوں بہنیں اپنی جیٹھانی نگار بیگم کی بہت عزت کرتی تھیں اور ہر بات میں انکو اہمیت دیتی تھیں۔ اور اس طرح ان سب میں اور انکے بچوں میں مثالی محبت اور بھائی چارہ تھا۔

+ + +

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب ابھی مزید ایک دوسرے سے الجھتے کے اسی وقت اشعر صدیقی وہاں آگیا۔

نوشین بڑی میٹھی سی نظروں سے اپنے اس پیارے سے کزن کو دیکھنے لگی۔ کچھ دنوں سے وہ اسکے حواس پر بہت بری طرح چھایا ہوا تھا اور نوشی اسے سوچنے پر مجبور تھی۔

وہ اپنے ماں باپ اور اپنے اکلوتے بھائی حدید سلمان کی بہت لاڈلی تھی۔ اور جو بات وہ ماں باپ سے منوا نہ پاتی تھی وہ حدید سے پوری کروا لیتی تھی۔

حدید اپنی چھوٹی بہن سے بےپناہ محبت کرتا تھا۔ وہ اسکی چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو بھی پورا کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

ایک دن حدید سلمان اپنے لیے ایک بہت ہی خوبصورت سا موبائل خرید کر لے آیا۔

موبائل کافی مہنگا تھا۔ اسے وہ بہت ہی اچھا لگا تھا۔ ابھی اسنے موبائل کھول کر چلایا بھی نہیں تھا کہ نوشین وہاں ٹپک پڑی۔

ارے واہ !....موبائل تو بہت ہی خوبصورت ہے" اسنے جھٹ سے حدید سلمان کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔ اور موبائل کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی !...یہ میں لے لوں...؟ "اسنے معصوم سی شکل بناتے ہوئے حدید کی طرف " دیکھا۔

حدید کو تھوڑا سا دل میں کچھ ہوا مگر اپنی بہن کی محبت میں اسنے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔ اگر وہ اسے انکار کرتا تو نوشین کو دکھ ہوتا اس لیے اسنے اپنا موبائل اسے دے دیا۔ وہ اپنی بہن کو دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اوہ ... تھینک یو ... بھائی !..آپ بہت اچھے ہیں "نوشین نے مسکراتے ہوئے کہا اور " پھر موبائل لیئے وہ اسکے روم سے چلی گئ۔

حدید اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی بہن کے بارے میں سوچنے لگا۔

اسنے مجھسے موبائل مانگا اور میں نے اسے دے دیا اگر وہ میری جان بھی مانگتی تو میں " وہ بھی دے دیتا "حدید اس سے بہت پیار کرتا تھا اپنی جان سے بھی زیادہ۔ وہ اسکے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ مگر اسے پتا نہیں تھا کہ اس بار نوشی اشعر کو اپنا سب کچھ بنا کر بیٹھی ہے۔ اور جسکا حصول نوشین کی نظر میں مشکل نہ تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+ + +

حدید سلمان کہیں سے تھکا ہوا گھر آیا تھا اور ماہم کو دیکھتے ہی بولا۔

"...ماہی !ذرا ایک کپ چائے تو بنا دو ... سر میں درد سا محسوس ہو رہا ہے "

طبیعت تو ٹھیک ہے ناں...؟ ابھی کچھ دیر پہلے تو بلکل ٹھیک ٹھاک گھر سے نکلے تھے "...اسے آڑے ترچھے انداز میں لیٹے دیکھ کر ماہم فکرمندی سے بولی۔

یار ماہی !...سوال بعد میں کرلینا ایک کپ چائے پلا دو پہلے "وہ سستی بھرے لہجے میں بولتا آنکھیں بند کر گیا۔

لاتی ہوں ابھی "...وہ اسے ایسے پڑے دیکھ کر پریشانی سے اسکی طرف ایک نظر ڈالتی کچن کی جانب چلی گئی۔

حدید بھائی !...ہم آپسے ناراض ہیں "...وہ جو آنکھیں بند کیئے لیٹا تھا آیان کی آواز پر آنکھیں کھولتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں یار...؟ میں نے ایسا کیا کر دیا ہے؟ "وہ حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھتے "
ہوئے گویا ہوا تھا۔ اسی وقت ماہم نے اسے چائے پکڑائی تھی۔

شکریہ "وہ سادہ سے انداز میں اسکا شکریہ ادا کرتا ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ "

ویلکم "وہ اسکے شکریہ بولنے پر مسکرائی۔ "

آپ سب بہت برے ہیں...اتنا اچھا پلان بنایا تھا باہر کھانا کھانے کا... مگر آپ "
سب لوگ !...اشعر بھائی کو مبارک دیتے ہی چپ چاپ انکے کمرے سے نکل گئے...
بہت بری بات ہے "...شایان برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔

بات سنو تم دونوں میری "...حدید چائے پینے کے بعد کپ ماہم کو پکڑا کر اب "
پورے حوش و حواس میں آتے ہوئے یعنی چائے پینے سے اسکی ساری سستی اڑن چھو
ہوچکی تھی سو اب وہ پہلے والے موڈ میں آ چکا تھا۔ جو کہ اسکا خاصا تھا۔

وہاں پر اکیلا حدید سلمان ہی موجود نہیں تھا... تم سب لوگ بھی موجود تھے !... "
کسی نے بھی اپنا منہ نہیں کھولا'بس سارے میری طرف دیکھ رہے تھے... یہ بھلا کیا
بات ہوئی...؟ بھئی... کچھ بھی ہو میں ٹریٹ والی بات اشعر بھائی سے نہیں کروں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گا'تم لوگ آپس میں فیصلہ کرلو کے بات کس نے کرنی ہے...؟ "وہ ان تینوں بہن بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

" اشعر بھائی سے بات میں کروں گی "...نوشین اچانک سے وہاں آ ٹپکی اور سب کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے ناز سے اٹھلا کر بولی۔

" گڈ !یہ ہوئی نا بات "...ماہم پرجوش انداز میں بول اٹھی۔

" بھئی ...کسی نہ کسی کو تو یہ بات کرنی ہی ہے ...تو میں نے سوچا کیوں نہ مابدولت ہی یہ نیک کام سر انجام دے ڈالے "...وہ ادائے بےنیازی سے گویا ہوتے ہوئے حدید کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔ ماہم دونوں بہن بھائی کو دیکھنے لگی اور یہ سوچنے لگی کہ کسی بھی لحاظ سے نہ عقل نہ شکل وہ دونوں بہن بھائی نہیں لگتے تھے۔ لیکن وہ اپنے ان خیالات کا اظہار نہیں کر سکتی تھی۔ بس ان دونوں کو دیکھ کر رہ گئی۔

+ + +

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شام ہونے کو تھی مگر آج مہرالنسا کی مرغی اس سے پکڑی ہی نہیں جارہی تھی۔ مرغی ادھر سے ادھر بھاگ رہی تھی۔ مہرالنسا اسکے پیچھے آدھے گھنٹے سے دوڑ دوڑ کر ہلکان ہو چکی تھی۔ تبھی انکے دروازے پر دستک ہوئی۔

کون ہے؟ "مہرالنسا تیز آواز میں بولی۔ "

"میں ہوں ملہار....دروازہ کھولو "

آج جلدی آگئے ادا)بھائی...(؟ "مہرالنسا دروازہ کھولتے ہی حیرانگی سے گویا ہوئی۔ "

ہاں ...بس...اماں کہاں ہیں؟ "ملہار ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔ "

اماں باورچی خانے میں ہیں .....ادا میرا ایک کام تو کر دو آج یہ سبھاگی)مرغی (" بہت تنگ کر رہی ہے آپ اسے پکڑ کر کھارے)ڈربے (میں ڈالو میں جب تک آپ کے لیے کڑک سی چائے بنا کر لے آتی ہوں "..وہ اسے کام میں لگا کر وہاں سے جا چکی تھی۔ ملہار مہرالنسا کا اکلوتا بھائی تھا۔ عمر میں اس سے دو سال ہی بڑا تھا۔ مہرالنسا بچپن سے ہی اسکے ساتھ بہت فری تھی۔ مہرالنسا بہت چالاک اور شرارتی تھی۔ جبکہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہار فطرتاً بہت سادہ تھا۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، کالے اور گھنے بال، بڑی بڑی روشن چمکتی آنکھیں، ہلکی داڑھی اور گھنی مونچھوں والا ملہار منصور

گاؤں کی بہت ساری لڑکیوں کی آنکھ کا تارا اور دل کا ارمان تھا۔ لیکن اسکا دل ابھی تک محبت جیسے حسین احساسات سے انجان ہی تھا۔ وہ کسی انجان اور غیر لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا تک نہیں تھا۔ جبکہ مہرالنسا اپنے چاچا کے بیٹے علی بخش کو بچپن سے چاہتی تھی۔اور علی بخش بھی اسے دل وجان سے چاہتا تھا۔ علی بخش نے اپنی پسند کا جب اپنے ماں باپ کو بتایا تو انہوں نے خوش ہوتے ہوئے اسے یہ بات بتائی کہ وہ لوگ بچپن سے ہی ایک دوسرے سے منسوب ہیں۔ دونوں اس بات سے بے خبر تھے۔ پتا چلنے پر بہت خوش ہوئے۔

یہ لو چائے ...میں کھانا گرم کرتی ہوں 'اماں نے آج تمہاری پسند کی مچھی (مچھلی) " بنائی تھی ہرے مصالحے والی " وہ اسے چائے کی پیالی پکڑا کر چٹخارے لے کر بتانے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہار کھانے پینے کا بہت شوقین تھا۔ سو مچھلی کے نام پر اسکی بھوک چمک اٹھی تھی۔

وہ ہاتھ دھونے کے لیے ہاتھ والا نلکا چلانے لگا۔ یہاں زمین کا پانی استعمال کیا جاتا تھا۔

یہاں کے لوگ سادہ مزاج تھے۔ وہ قدرتی چیزیں زیادہ استعمال کرتے تھے۔ دیسی کھانے اور زمین کا پانی جو قدرتی جھرنے کے پانی کی طرح صاف اور صحت بخش تھا۔

تاریخی شہر ہالا کے لوگ روایتی قسم کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہ اپنی زمین اور اپنی زبان سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور اپنے مہمانوں پر تو جان چھڑکتے تھے۔ جو بھی انکے پاس آتا کھانے اور تحفے کے بنا نہ جاتا۔ ان لوگوں کو اپنی سندھی ثقافت سے

اشعر کو جب پتا چلا کہ اسکی بہن اور سارے کزنز اس سے ٹریٹ چاہتے ہیں 'تو وہ بہت محبت تھ بخوشی راضی ہو گیا اور ان سب کی مشترکہ فرمائش پر "المنظر" جانے کی تیاری کرنے لگا۔

آیان 'شایان ! یہ سارا سامان لے جا کر گاڑی میں رکھو' میں آتا ہوں " ...حدید "

مصروف سے انداز میں کچھ سامان جو لڑکیوں نے اسے گاڑی میں رکھنے کے لیے کہا تھا

وہ ان دونوں کے حوالے کرتے ہوئے خود دادی اماں کی طرف چلا گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں کی تیاری ہے بھئی'تم لوگوں کی...؟ "دادی اسے آتا دیکھ کر بولیں۔ حدید کے " چہرے پر خوشی کا رنگ صاف ظاہر تھا۔ وہ اپنے اندر کے جذبات اور احساسات چھپا نہیں سکتا تھا۔ اسکی آنکھیں اور اسکا چہرہ اسکے سارے راز فاش کر دیتے تھے۔ اور اس وقت بھی یہی ہوا تھا۔

دادی اماں !ہم جامشورو کی طرف جارہے ہیں "...وہ مسرور سے انداز میں انہیں " بتانے لگا۔

بیٹا ....ذرا خیال سے جانا ...اس طرف دریا بھی ہے'اور سنا ہے بہت گہرائی ہے اس " میں۔ بس خیال سے جانا اور لڑکیوں کا بھی خیال رکھنا "!!...دادی اماں ہمیشہ کی طرح اسے اپنا خیال رکھنے کی ھدایت کرنے لگیں۔

آپ پریشان نہ ہوں....ہم بچے تھوڑی ہیں ...اپنا خیال رکھ سکتے ہیں'بس میں آپکی " دعا لینے کے لیے آیا تھا۔ "وہ دادی اماں کی گود میں سر رکھے لاڈ سے بول رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے بچے ...میری دعائیں تم سب کے ساتھ ہیں .... خیر سے جاؤ ....اور خیر سے " واپس آؤ "وہ بڑے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے زیر لب کچھ پڑھ کر اس پر پھوکنے کے بعد گویا ہوئیں۔

ٹھیک ہے دادی اماں !چلتا ہوں "وہ اٹھ کھڑا ہوا اور انسے اجازت لے کر باہر کی " طرف بڑھ گیا۔

اشعر کی گاڑی میں زارااور نوشین موجود تھیں۔حدید نے دوسری گاڑی بھی نکلوائی تھی۔جس میں ماہم اور اسکے دونوں بھائی بیٹھ رہے تھے۔ماہم فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ چکی تھی۔حدید سلمان نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔

یہ لوگ ڈفینس میں رہتے تھے۔یہ حیدرآباد کا بہت خوبصورت علاقہ تھا۔

وہ لوگ سب ایک ساتھ ہی گھر سے روانہ ہوئے تھے مگر گاڑیاں آگے پیچھے ہو گئیں تھیں۔اور راستے بھی بدلے گئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید جس راستے سے جا رہا تھا وہاں کافی رش دکھائی دیا۔ دوسرا راستہ کافی لمبا تھا مگر وہاں اتنا رش نہیں تھا سو حدید نے گاڑی کو اسی راستے پر ڈال دیا۔ اب قاسم چوک سے گاڑی کو جامشورو جانے والے راستے پر لاتے ہوئے ان سب کو یہ راستہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ راستے کے دونوں اطراف ہرے ہرے لمبے تڑنگے پیڑ اور انکے ساتھ پھولوں والے چھوٹے چھوٹے پودے بھی تھے۔ جن میں کئی اقسام کے رنگ برنگی پھول ہوا میں لہراتے ہوئے خوش نظر آرہے تھے۔ جسے وہ انکو خوش آمدید کہہ رہے ہوں۔

ماہم ارسلان بڑی دلچسپی سے یہ نظارے دیکھنے میں مشغول تھی۔

بڑے بڑے پلازہ، خوبصورت سے شورومز، اور لمبی چمکتی ہوئی سڑکیں.... ماہم کو اپنا حیدرآباد آج پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہا تھا۔

"بڑی خوبصورت سی نرسری بنی ہوئی ہے یہاں... اور وہ دیکھو.... شاید کسی اللہ والے بزرگ کا مزار ہے...." حدید سلمان نے اپنے ساتھ بیٹھی ماہم ارسلان کو ہاتھ کے اشارے سے اس طرف متوجہ کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں' حدید پلیز....پانچ منٹ کے لیے یہاں گاڑی کو روک لو....ہم مزار پر سلام ہی پڑھ لیتے ہیں۔ویسے حدید...یہ کتنا مختلف سا اور اپنی طرف کھینچنے والا مزار ہے...!دونوں اطراف پانی اور سبزہ ہے اور بیچوں بیچ یہ سفید خوبصورت سے سنگ مرمر کے پھتر سے بنا بلکل آگراہ کے تاج محل سے ملتا مزار ہے۔"

"ہاں...ٹھیک ہے،روکتا ہوں گاڑی...مگر جلدی کرنا.....کھڑی مت ہو جانا....ورنہ اشعر بھائی ہماری گمشدگی کا اعلان کروا دیں گے..."وہ ماہم کی عادت سے واقف تھا اس لیے جلدی کرنے کا کہنے لگا۔ماہم اسکی طرف دیکھ کر رہ گئی۔

"اچھا آیان!تم دونوں یہیں گاڑی میں بیٹھو...ہم بس ابھی آتے ہیں"وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے سر پر پہنتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔

"جی...ہم یہیں بیٹھے ہیں..."وہ دونوں ہم آواز ہو کر بولے تھے۔حدید سلمان کو انکی اس بات پر ہنسی آگئی۔

پھر وہ دونوں قدم سے قدم ملاتے ہوئے مزار کی طرف بڑھنے لگے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں جب کوئی درگاہ یا مزار نظر آجاتے ہیں تو تم فوراً وہاں جانے کے لیے کہتی ہو... آخر کیا مانگتی ہو...؟" حدید سلمان شرارتی انداز میں گویا ہوا۔

"پاگل.... ضروری تھوڑی ہوتا ہے کہ کچھ مانگا جائے...، یہاں پر آکر قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔ تم خود ہی سوچو کے راہ خدا میں ان لوگوں نے دنیا ترک کر کے صرف اس پاک و برتر ذات سے لو لگائی 'جو لائق حمد و ثناء اور لائق محبت ہے..." وہ بہت جذباتیت سے اپنے دل کے احساسات بیان کرنے لگی۔

"واہ...واہ... کبھی کبھی بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگتی ہو.... چلو اب جلدی کرو... اور ایسا کرو آج اپنے لیے ایک اچھا سا دلہا بھی مانگ ہی لو..." وہ آنکھوں میں شرارت لیے برجستہ بولا۔

"اچھا بس چپ کرو.... ہر وقت غیر سنجیدہ ہی رہنا...! ایسی جگہ پر مذاق نہیں کرتے..." وہ مزار کے اندر پہنچ کر اسے چپ کراتے ہوئے جلدی سے بولی پھر سورہ فاتحہ اور کچھ اور آیات کا ورد کرنے لگی۔ جبکہ حدید سلمان خاموش کھڑا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

وہ دونوں مزار سے باہر نکلنے لگے جب ایک شخص انکی طرف چلا آیا اور انکی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ نیاز لے لیں... یہاں جو بھی آتا ہے کچھ نہ کچھ مانگنے آتا ہے... اور پھر جب انکی مراد پوری ہو جاتی ہے تو وہ نیاز بانٹنے یہاں پھر سے آجاتا ہے' یہاں ویسے تو ہر قسم کی نیاز بانٹی جاتی ہے مگر یہاں خاص طور پر دال روٹی کی نیاز زیادہ بانٹی جاتی ہے' یہ لیں دال روٹی۔" وہ شخص انہیں نیاز کے بارے میں تفصیل بتانے کے بعد انہیں نیاز پکڑا کر وہاں سے چلا گیا۔

"اب کیا کریں... کھالیں یا کسی اور کو دے دیں؟" حدید سلمان عجیب مشکوک سے لہجے میں بولا۔

"کسی باتیں کر رہے ہو...؟ ہم تو خوش نصیب ہیں... جو ہمیں یہ نیاز نصیب ہوئی... کچھ غلط سلط مت سوچو بسم اللہ پڑھ کر کھالو..." ماہم ارسلان نے روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے اس سے کہا تھا۔ پھر حدید سلمان نے بھی روٹی کا ایک چھوٹا سا نوالہ اپنے منہ میں ڈالا۔ دونوں کو وہ دال روٹی بہت اچھی لگی پھر وہ دونوں چلتے چلتے گاڑی تک پہنچ گئے۔ گاڑی تک پہنچنے تک وہ دونوں دال روٹی کھا چکے تھے۔

"بڑی دیر کر دی آپ لوگوں نے؟" آیان انہیں گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس یار.... جہاں بھی یہ ماہی میڈم ایک بار پہنچ جائیں' تو پھر اس جگہ کے بارے میں پوری تفصیل جانے بغیر یہ واپس نہیں لوٹتیں..." وہ اپنی بات مکمل کر کے کن اکھیوں سے ماہم ارسلان کی طرف دیکھتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔ پھر گاڑی فراٹے سے آگے بڑھنے لگی۔

ماہم اسکی بات پر تاسف سے گردن ہلا کر رہ گئی۔

+++

"واہ....!! بڑی ہی خوبصورت جگہ ہے یہ تو..." "زارا" "المنظر" پہنچ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

یہ جگہ دریا کے ساتھ تھوڑی سی اونچائی پر بنی ہوئی تھی۔ تھوڑے سے فاصلے پر دریا بہہ رہا تھا۔ قریب ہی بہت ساری کشتیاں بھی کھڑی ہوئی تھیں۔ کچھ کشتیوں میں کچھ لوگ بیٹھے انکی سواری کر رہے تھے' بڑا افسانوی اور رومانوی سا منظر تھا۔

نوشین نے بھی زارا کی بات سے اتفاق کیا۔ اسے بھی یہ جگہ پہلی نظر میں ہی بے حد پسند آئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلیں وہاں چل کر بیٹھتے ہیں..." اشعر جواب تک خاموش کھڑا تھا ان دونوں سے مخاطب ہو کر اس طرف جانے لگا جہاں پر ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ بنا ہوا تھا۔ اس جگہ کی وجہ سے اس ریسٹورنٹ کا نام بھی المنظر ہی رکھا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی اشعر کے پیچھے پیچھے چل رہیں تھیں۔

"حدید! ابھی تک نہیں پہنچا...؟ اسے کال کروں کیا؟" اشعر نوشین سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکال کر حدید کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"آتے ہی ہونگے..." زارا لاپروائی سے گویا ہوئی تھی۔

"آپ پوچھ لیں.... ہو سکتا ہے راستے میں کہیں پھنس گئے ہوں' رش بھی تو بہت تھا ناں" نوشین فکر مندی سے بولتی ہوئی اشعر کو دیکھنے لگی۔

+++

"حدید! ذرا دیکھو تو صحیح کتنا خوبصورت پل ہے...، اسکے دونوں اطراف دریا کتنا حسین لگ رہا ہے...، سنا ہے دریا میں بہت طاقت ہوتی ہے 'کسی بھی چیز کو بہا کر لے جاتا ہے۔" ماہم گاڑی کے شیشے سے نظر آنے والے حسین مناظر کو دیکھتے ہوئے حیرت زدہ سی گویا ہوئی۔ اس وقت اسکا چہرہ معصومیت اور آئینے کی طرح شفافیت لیے ہوئے تھا۔ حدید سلمان اسکی طرف دیکھنے لگا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم سسٹر! اسکی طاقت کا اندازہ لگانے کے لیے اسکے اندر جانا پڑتا ہے.... اوپر سے دریا کی گہرائی کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا..." یہ شایان تھا۔

آیان اور شایان دونوں ہی انٹر کے طالب علم تھے مگر انکی جرنل نالج بہت اچھی تھی۔

"بہت بڑی بڑی باتیں نہیں کرنے لگے تم دونوں؟" ماہم اپنے دونوں بھائیوں کو پیار اور فخر سے دیکھتی ہوئی مسکراتے لہجے میں گویا ہوئی۔ اسی وقت حدید کا موبائل بج اٹھا۔ اسنے جلدی سے نمبر دیکھا۔

"لو بھئی 'اشعر صاحب کی کال آرہی ہے... یقیناً بیچارے ہماری وجہ سے پریشان ہورہے ہونگے" حدید سلمان منہ بگاڑتے ہوئے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں ہوتا حدید بھائی! اب تو بس پہنچنے ہی والے ہیں..." آیان حدید کے بگڑے موڈ کو دیکھتے ہوئے فوراً بولا۔ اور واقعی کچھ ہی دیر میں یہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔

حدید سلمان نے جب تک گاڑی پارک کی۔ ماہم 'آیان اور شایان سمیت اس جگہ کی طرف چلی آئی جہاں اسے وہ لوگ دکھائی دیئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

"بھئی' مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کہ آپ سب لوگ تو فاسٹ فوڈ اور چائینیز ڈشیز کے شوقین ہیں... پھر یہاں اس جگہ پلا مچھلی کھانے کا خیال آپ لوگوں کو آخر کیسے آیا...؟" اشعر صدیقی جو کب سے یہ بات سوچ رہا تھا۔ ان سب کی طرف سوالیہ نظروں دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"بھائی... آپ کہہ تو ٹھیک رہے ہیں مگر ہم سب نے سوچا کہ وہ سب ڈشیز تو ہم کھاتے ہی رہتے ہیں... آج یہ مزیدار سی چیز.... آئی مین ڈش ٹیسٹ کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ کشتی کی سیر بھی کی جائے..." زارا نے سب کی ترجمانی کرتے ہوئے ساری بات اشعر کے گوش و گذار کر دی۔

"ایک مزے کی بات سنوں...." ماہم چہکتے ہوئے انداز میں گویا ہوئی۔ "ہم جس راستے سے آ رہے تھے... اسی راستے میں ایک خوبصورت سا سفید سنگ مرمر سے بنا ہوا مزار ہمیں دکھائی دیا' چونکہ وہ راستے کے نزدیک ہی بنا ہوا تھا سو ہم گاڑی روک کر زیارت کرنے چلے گئے اور ہمیں وہاں نیاز بھی ملی۔" ماہم نے سب کو پھر سارا قصہ کہہ سنایا۔ جسے سن کر لڑکیوں کو افسوس ہونے لگا کہ کاش وہ لوگ بھی انکے ساتھ ہوتیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا اب بتاؤ کے کھانے کا آرڈر دے دیا جائے یا ابھی نہیں....؟" اشعر صدیقی ان سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر بول پڑا۔

"ہاں 'بس آرڈر دے دیں... جب تک کھانا تیار ہو 'ہم کشتی میں بیٹھتے ہیں" نوشین جلدی سے بولی۔ اور پھر وہ سب لوگ کچھ فاصلے پر بنی پتھریلی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر کشتیوں کی طرف جانے لگے۔ اشعر صدیقی بھی آرڈر دینے کے بعد اس طرف چلا آیا۔

حدید نے بلیک پینٹ شرٹ پہنے ہوئے تھے۔ زارا پیلے رنگ کی کڑھائی ولی لانگ شرٹ اور بلیک ٹائیس پہنے ہوئے تھی۔ اشعر نے نارنجی رنگ کی ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہن رکھی تھی۔ نوشین نے لائٹ پرپل کلر کی کرتی جس پر ڈارک پرپل کام بنا ہوا تھا، اور پرپل ہی دوپٹہ ڈارک پرپل پجامے کہ ساتھ زیب تن کیا ھوا تھا۔ ماہم نے بلو کلر کی فراک اور بلو کلر کے چوڑیدار پجامے پر شیفون کا سفید بڑا سا دوپٹہ پہن رکھا تھا۔

حدید سلمان زارا کو ہاتھ سے پکڑ کر کشتی میں بٹھا رہا تھا پھر اسی طرح ماہم کو بھی ہاتھ پکڑ کر کشتی میں بٹھا دیا۔ ماہم کو ڈر بھی لگ رہا تھا مگر کشتی میں سواری کرنے کا شوق بھی بہت تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بھئی'ہم لوگ تو الگ کشتی میں بیٹھیں گے..." آیان'شایان یہ کہتے ہوئے دوسری کشتی میں بیٹھنے لگے۔حدید کی کشتی میں بس ایک اور فرد کی جگہ تھی۔اسنے نوشین کو بلایا مگر نوشین اسکی طرف نہیں بڑھی۔

"اشعر بھائی!ہم اس والی کشتی میں بیٹھ جائیں؟"نوشین اشعر صدیقی کے قریب جا کر ہاتھ کے اشارے سے ایک کشتی کو دیکھتے ہوئے بولی۔اشعر صدیقی بنا ہاں یا نا کہے اسی کشتی کی طرف بڑھ گیا۔نوشین کی تو گویا دلی مراد پوری ہو گئی تھی۔وہ اور اشعر دونوں اکیلے یہ حسین سیر کرنے جا رہے تھے۔کشتی کا خوبصورت سفر ،بہتے دریا کا سہانا منظر اور اشعر صدیقی کا ساتھ.....نوشین کھل اٹھی تھی۔

ان سب نے کشتی کے دو دو چکر لگائے اور پھر ریسٹورنٹ کی طرف چلے آئے جہاں پر مزیدار سا کھانا انکا منتظر تھا۔کھانے کو دیکھ کر ان سب کی بھوک مزید چمک اٹھی تھی۔سو وہ سب کھانا کھانے میں مگن ہو گئے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سندھی اسٹائل سے تیار کی گئی پلا مچھلی، چپاتیاں، سفید چاول کی بنی روٹیاں، پودینے اور ہری مرچوں کی چٹنی، اور املی اور لال مرچ اور پیاز کی چٹنی اور اسکے ساتھ ہی سلاد اور کولڈ رنک سمیت ہر چیز موجود تھی۔

کھانا اتنا مزیدار تھا کے ان سب نے دوبارہ یہاں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سب یہاں آکر بہت انجوائے کر رہے تھے۔

+++

مغرب کے قریب وہ سب گھر پہنچے تھے۔ ماہم سیدھی دادی اماں کے پاس انکے اور اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔

"دادی اماں!" ماہم بڑے پیار سے دادی اماں کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے وہیں بیڈ پر ہی انکے ساتھ بیٹھ گئی۔

"آ گئے تم لوگ....؟ بڑی دیر لگا دی تم لوگوں نے۔" دادی اماں اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دادی اماں! اوہ میری پیاری دادی اماں! آج تو بڑا ہی مزہ آیا.... کھانے کا بھی اور گھومنے کا بھی....، آپکو پتا ہے...؟ راستے میں ہم ایک مزار پر بھی گئے تھے" وہ بڑے جوش اور ولولے سے انہیں ساری تفصیل بتانے لگی۔

"کس مزار پر گئے تھے تم لوگ؟"

"دادی اماں! ان بزرگ کا نام پیر مفتی محمود رحہ تھا۔ میں آپکو کیا بتاؤں... اتنا سکون تھا وہاں.... اور ہم نے وہاں نیاز بھی کھائی تھی... اور دادی اماں! جانتی ہیں...؟ آج ہم سب نے کشتی کی سیر بھی کی.... سچ آج میں بہت ہی خوش ہوں... بہت زیادہ" وہ انکی گود میں سر رکھ کر لیٹتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگی۔ دادی اماں اسکی معصومیت اور صاف دلی پر مسکرانے لگیں۔

ماہم کو انہوں نے ہی پالا تھا۔ ماہم میں انہیں اپنی بیٹی تمناد کھائی دیتی تھی۔ وہ اپنی بیٹی سے بہت کم مل پاتی تھیں۔ لمبا سفر اب انسے ہوتا ہی نہیں تھا۔ اور تمنا جہاں بھی اپنے گھر بار کی مصروفیت کی وجہ سے شاذونادر ہی یہاں کا چکر لگاتی تھیں۔ ہاں ملہار دوسرے تیسرے مہینے نانی اماں اور ماموئوں سے ملنے آجایا کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمنا کی یاد آتے ہی انکی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔ماہم جو انکی گود میں لیٹی ہوئی تھی انکے چہرے پر دکھ کی پرچھائی دیکھ کر فوراًاٹھ بیٹھی تھی۔

"کیاہوا دادی اماں....؟ آپ اداس کیوں ہو گئیں؟"وہ حیرت سے انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں میری بچی....بس تمہاری پھپھو تمنا جہاں کی یاد آگئی...،بڑے دن ہوئے اسے دیکھے ہوئے..."وہ بولیں تو انکا لہجہ بھی انکی آنکھوں کی طرح بھیگا ہوا تھا۔

"آپ فون پر بات کیوں نہیں کرتیں پھپھو جان سے؟"ماہم نے بہت اپنائیت سے انکو گلے سے لگاتے ہوئے مشورہ دیا۔

"بس بیٹا....تم لوگوں کو اپنے کاموں سے فرصت ملے تو مجھے نمبر لگا دینا....کان اسکی آواز سننے کو ترس گئے ہیں...،وہ بھی بڑی ہی سنگدل ہو گئی ہے...بس اپنے بچے اور شوہر ہی کی ہو کر رہ گئی.... مجھ بوڑھی ماں کی تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اسے..."دادی اماں نے خفگی بھرے انداز میں شکوہ کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے.... میری بیوٹیفل دادی اماں.... گھبراتی کیوں ہیں...؟ میں ابھی آپکی بات کرواتی ہوں انسے.... پھر آپ جو بھی کہنا چاہتی ہیں انسے کہہ دیجیئے گا..." ماہم جلدی سے اٹھ کر اپنا موبائل لینے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

+++

"مہرو! او بیٹی مہرو...." تمنا بیگم باورچی خانے سے اپنی بیٹی مہر النساء کو زور زور سے آوازیں دے رہی تھیں۔

"آئی اماں...." مہرو اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے نئے جوڑے پر سندھی کڑھائی کر رہی تھی۔

"جی اماں.... کیا بات ہے؟" وہ کپڑوں کو ٹھیک کر کے رکھنے کے بعد اپنی ماں کے پاس چلی آئی۔

"مہرو! تیرا بابا سائیں بس آنے ہی والا ہو گا... تو دستر خوان لگا دے، اور ہاں سن 'لسی اور مکھن رکھنا نہیں بھولنا... تمہارے بابا سائیں کو کھانے کے وقت اگر یہ دو چیزیں دکھائی نہ دیں تو انہیں کھانا ہی اچھا نہیں لگتا"

"اماں! تم پریشان مت ہو.... میں رکھ دیتی ہوں" مہرو جلدی سے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور سنو'کل پلے کا پلاؤ اور دیسی مرغی کا سالن بنالینا....ملہار کے کچھ دوست آرہے ہیں...اور کل علی بخش بھی آئے شاید...، کھانا تو ضرور ہی کھائے گا'اسکے چاچا کا گھر ہے....اور تم بھی اچھے سے کپڑے پہن لینا..."وہ اسے ضروری ھدایت دینے کے بعد دوبارہ اپنے کام میں لگ گئیں۔مہرو ساری باتیں ذہن نشین کرنے کے بعد کھانا لگانے کی تیاری کرنے لگی۔کیونکہ منصور سومرو بس آنے ہی والے تھے۔

+++

ماہم کو شوق تھا کہ وہ بھی کچن کے کاموں میں سب کا ہاتھ بٹائے۔سب نے رات کا کھانا کھالیا تھا تو ماہم نے سوچا کے وہ برتن صاف کرکے کچن بھی صاف کردے۔کیونکہ اسنے سنا تھا کہ رات کے برتن اگر خراب پڑے رہیں تو روزی میں تنگی ہوتی ہے اور گھر میں لڑائی جھگڑے بھی ہوتے ہیں۔یہی سوچ کر اسنے سارا کام نمٹا دیا تھا۔اب وہ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پینے ہی لگی تھی کے نجانے کہاں سے ایک چھپکلی اسکے اوپر آکر گری۔ماہم ہراساں ہوکر اچھل ہی پڑی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہائے اللہ....امی'امی کہاں ہیں...؟"ماہم ایک جھٹکے سے اچھلتی ہوئی فریج سے دور ہٹی تھی۔

اسکا دل دھک دھک کرنے لگا اور اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے اٹک گیا۔پانی کی بوتل اسکے ہاتھ گر گئی تھی۔ تبھی اسے بہت ساری ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"واہ'واہ تم ڈرتی بھی ہو ماہی ڈیئر؟"یہ حدید سلمان تھا جو اسکو ڈرانے کے لئے کہیں سے ربڑ کی چھپکلی لے کر آیا تھا اور اب آیان'شایان اور دو عدد لڑکیوں سمیت ماہم کو ڈرانے کے بعد اسکا رکارڈ لگا رہا تھا۔

ماہم کی آنکھیں پانی سے لبالب بھرنے لگیں۔اسے حدید سے ایسی امید نہیں تھی۔ تبھی حدید کو بھی کچھ عجیب سی فیلنگ ہونے لگی کے شاید اسے ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا۔

+++

"ماشااللہ'آج تو میرا چاند کچھ زیادہ ہی چمک رہا ہے..."علی بخش نے تنہائی پاتے ہی مہرو سے بات کرنا شروع کردی۔

"جھوٹ مت بولو بخشو...!میں کوئی چاند واند نہیں ہوں'البتہ چکور ضرور ہوں'اپنے سہنے چاند کی۔"مہرو شرماتے ہوئے اپنے دوپٹے کے کونے کو دانتوں سے دباتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"صدقے' تیری محبت کے....، اچھا اب مجھے اجازت؟" وہ باہر کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالتے ہوئے گویا ہوا۔

"اللہ نگہبان..." وہ جلدی سے بولی اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی' کے کہیں کوئی دیکھ ہی نہ لے ان دونوں کو اس طرح سے۔

علی بخش اسکی اس ادا پر مسرور ہوتے ہوئے باہر نکل گیا۔

+++

آج موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ ماہم نے سوچا "کیوں نہ آج چائے کے ساتھ پکوڑے اور شامی کباب بھی ہو جائیں؟" وہ اپنی سوچ پر عمل کرتی کچن کی طرف چلی آئی۔

پھر اسنے جلدی جلدی پکوڑوں کے لیے بیٹر تیار کیا۔ پھر اسنے ہاتھ دھو کر چائے کی پتیلی میں پانی ڈالا اور دوسرے چولہے پر چڑھا دیا۔ پھر وہ دوسرے چولہے پر کڑھائی رکھ کر اس میں تیل ڈال کر گرم کرنے لگی اور پھر اسنے فریج میں سے کبابوں والی پلیٹ نکال کر ایک سائیڈ پر رکھ دی۔

وہ چائے بنانے کے ساتھ ساتھ پکوڑے اور شامی کباب بھی تلنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید جو کسی دوست سے ملنے باہر گیا ہوا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے پکوڑوں کی زبردست سی خوشبو آنے لگی۔ اس سے رہا نہ گیا تو وہ سیدھا کچن کی طرف آ گیا۔

یہاں ماہم کو کھڑے دیکھ کر اسے کل والا واقعہ فوراً یاد آ گیا۔ سوچ تو وہ کل سے ہی رہا تھا کے کس طرح ماہم سے معافی مانگی جائے مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ابھی جب اسکی نظر ماہم پر پڑی تو اسے کچھ سوجھا۔

"کیا بنایا جا رہا ہے اس وقت؟" حدید سلمان نے بات کرنے کی غرض سے فضول سے سوال سے شروعات کی۔ کیونکہ وہ اچھی طرح دیکھ رہا تھا کے کیا بن رہا ہے۔

ماہم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ بس عام سے انداز میں اسکی طرف دیکھ کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔

"یار ماہی! مجھے نہیں پتا تھا کے تم اتنا ڈر جاؤ گی' آئی سوئیر.... دوبارہ ایسا مذاق نہیں کروں گا.... اب معاف بھی کر دو نا.... دیکھو کان پکڑ تا ہوں...!" اسنے اپنے کان پکڑنے کے بجائے اسکے کان پکڑ کر شریر سی ہنسی ہنسنے لگا۔

ماہم منہ پھلا کر کھڑی ہو گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کہانہ... سوری اب ایسا نہیں ہو گا' پلیز ماہی ڈیئر اب معاف بھی کر دو" اسنے مسکین سی شکل بناتے ہوئے کہا تو ماہم کو ہنسی آ گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے معاف کیا.... کیا یاد کرو گے کے کس سخی سے پالا پڑا ہے۔" ماہم مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہرررے....! یہ ہوئی نا بات' چلو اب اس خوشی میں ایک کباب ہی کھلا دو..." وہ کبابوں والی پلیٹ میں ہاتھ ڈالنے لگا۔ جیسے ہی اسنے کباب اُٹھانا چاہا تو اسکا ہاتھ جل گیا۔

"نہیں' پہلے سارے بن جائیں' پھر آرام سے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا' اتنی بے صبری اچھی نہیں ہوتی۔" وہ کہنے کے ساتھ ہی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

حدید سلمان نے جب اسکا دھیان ہٹتے دیکھا تو وہ کبابوں والی پلیٹ اٹھا کر یہ جا اور وہ جا۔

ماہم نے جب دیکھا تو غصے سے پیر پٹختی رہ گئی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کا وقت تھا نوشین بڑے مزے مزے سے آئسکریم کھا رہی تھی۔ آیان جو کسی کام سے وہاں سے گزر رہا تھا نوشین کو یوں مزے مزے آئسکریم کھاتے دیکھا تو اسکے منہ میں پانی آگیا۔ اسنے ادھر ادھر دیکھا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صوفے کے پیچھے تھوڑا نیچے جھک کر چھپنے لگا۔

نوشین اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی آئسکریم کھا رہی تھی۔

"آیان بیٹا! موقع اچھا ہے' دھاوا بول دو" آیان نے خود سے مخاطب ہو کر کہا اور موقع پا کر اسنے نوشین کے ہاتھ سے آئسکریم چھین لی۔

"ارے' ارے یہ کیا بدتمیزی ہے...؟ آیان کے بچے.... میری آئسکریم ادھر کرو...!"

"نا.....نا.!!!" آیان اسے چڑاتے ہوئے بھاگنے لگا۔

"آیان! موٹے.....دو مجھے میری آئسکریم... ورنہ...!!!" نوشین ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھی اور آیان کے پیچھے دوڑی... آیان آگے نوشین پیچھے۔

"ورنہ... کیا...؟" آیان آئسکریم کھاتے کھاتے ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ دونوں کافی دیر تک بھاگتے رہے۔ تبھی نوشین باہر سے آتے اشعر صدیقی سے جا ٹکرائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے' سنبھلکے..." اشعر نے اسے گرنے سے بچالیا تھا مگر نوشین بس اشعر صدیقی کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔ اسکا دل اشعر صدیقی کی آنکھوں میں ڈوبنے لگا۔

آیان نے نوشین کا خود سے دھیان ہٹتے دیکھ کر وہاں سے بھاگنے میں ہی آفیت جانی۔ آئسکریم تو وہ کھا چکا تھا۔

نوشین بیٹا! ذرا حدید کے کمرے میں جا کر اسے اٹھا دو' رات کہہ تھا کسی کام سے جانا ہے..." سلمٰی بیگم بڑے مصروف سے انداز میں بولتی ہوئیں کچن کی طرف چلیں گئیں۔

نوشین جو ہینڈ فری لگائے کوئی سانگ سن رہی تھی' ماں کی بات پر منہ بنانے لگی۔ تبھی اسے ماہم اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دی۔

"سویٹ کزن! ذرا ایک کام تو کر دو' حدید بھائی کے کمرے میں جا کر انہیں اٹھا کر کہو کہ جلدی سے اٹھ جائیں' انہیں کسی کام سے جانا تھا" نوشین یہ کہہ کر پھر سے ہینڈ فری لگا کر سانگ سننے لگ گئی۔ جبکہ ماہم ہاں میں گردن ہلا کر حدید کے کمرے کی طرف چلی آئی۔

ماہم حدید سلمان کے کمرے کے دروازے پر دستک دے کر اسے آوازیں دینے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدید.....حدید....اٹھ جاؤ.....دیکھو کتنا ٹائم ہو چکا ہے' تمہیں کہیں جانا تھانا؟" وہ دروازہ بجاتے ہوئے زور زور سے بولی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا تو اسنے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"حدید....اٹھ جاؤناں..." اب بھی اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ شاید حدید گھوڑے' گدھے بیچ کر سو رہا تھا۔ اب اسنے سوچا کے اندر جا کر اسکے اوپر ٹھنڈا پانی ڈال دے۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ کمرے میں ہر سو اندھیرے کا راج تھا۔

حدید منہ تک کمبل اوڑھے گہری نیند میں سو رہا تھا۔

"حدید کے بچے....تم اٹھتے ہو یا.....ٹھنڈا پانی ڈالوں تمہارے اوپر...؟" وہ اسکے بیڈ کے قریب جا کر چلا کر بولی۔

حدید سلمان نے اپنی نیند کے خمار میں ڈوبی سرخ آنکھیں کھولتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا۔

"کیا دیکھ رہے ہو؟ اٹھ کیوں نہیں رہے... کتنی دیر سے تمہیں اٹھا رہی ہوں' کام سے نہیں جانا کیا...؟" وہ اسے اسی طرح سے لیٹا ہوا دیکھ کر چڑ کر بولی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔" حدید نے ہولے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا مطلب...؟" اسے حدید سلمان کا انداز اور الفاظ دونوں ہی عجیب لگے تھے۔

"بیوی کی طرح مجھے نیند سے جگاتے ہوئے بہت اچھی لگ رہی ہو..." وہ کمبل کو ہٹاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پاگل ہوگئے ہو کیا...؟ جو اول فول منہ میں آرہا بولے جا رہے ہو صبح صبح...!!" وہ پوری طرح سے تپ کر بولی۔

"تم جو اتنی دیر سے میری نیند خراب کر رہی ہو' وہ کچھ نہیں...؟ میں نے ذرا مذاق کیا' کیا تو محترمہ ماہی صاحبہ کا موڈ خراب ہو گیا' واہ..!!!" وہ بھی غصے سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"میں جا رہی ہوں... سوتے رہو سارا دن میری بلا سے...!" وہ غصے سے بولتی اسکے کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتی وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ حدید سلمان مسکراتا ہوا باتھ روم میں گھس گیا۔

ماہم منہ بناتے ہوئے نوشین کی طرف چلی آئی۔

"اٹھ گئے حدید بھائی...؟" نوشین' ماہم کو واپس آتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں'وہ اٹھ گیا ہے.... بھئی'آئندہ اسے اٹھانے کا مجھسے نہ کہنا'بڑا مشکل سے اٹھتا ہے وہ....لگتا ہے سو سال کی نیند پوری کر رہا تھا" اسکا موڈ حدید کی بے تکی باتوں سے خراب ہو چکا تھا سو وہ نوشین کو جواب دے کر وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ نوشین اسکی بات پر کھکھلا کر ہنس دی۔

+++

"ارے امی جان!ایسی کوئی بات نہیں ہے'میں بھلا آپکو کیسے بھول سکتی ہوں...؟آپ میری جنت ہیں'ماں ہیں اور اپنی ماں کو بھلا کوئی کیسے بھول سکتا ہے...؟" رقیہ بیگم نے چھوٹتے ہی بیٹی سے شکوہ کیا کہ وہ انہیں بھول گئی ہے۔ جس پر تمنا جہاں نے بڑے پیار سے انکی بات کی نفی کرنے کے بعد انہیں اپنی مصروفیت کا بتانے لگیں۔

"امی جان!جوان بیٹی کا ساتھ ہے'میں اسے اکیلا کہیں بھی نہیں چھوڑتی۔ منصور سائیں تو اپنی زمینوں کے کام کاج میں بہت مصروف رہتے ہیں،ملہار بھی زیادہ تر حساب کتاب کے کاموں میں اور گاؤں کے لوگوں کے کاموں میں پھنسا رہتا ہے'اپنے دادا کا بڑا پوتا ہے ناں تو اب پورے پانچ گاؤں اور ان پانچ گاؤں کے لوگوں کی ذمہ داریاں منصور سائیں نے اسکے سر ڈالی ہوئی ہے....، پھر اگر تھوڑا وقت مل جاتا ہے اسے 'تو اپنے دوستوں کے پاس چلا جاتا ہے۔گھر میں'میں اور مہرو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اکیلے ہی ہوتے ہیں... اب ایسے میں بھلا میں حیدر آباد کیسے آؤں 'امی ؟" تمنا جہاں افسردہ سی بولیں۔

"اچھا' اچھا... اور بتا کیسی ہے تو؟ اور مہرو بیٹی کیسی ہے؟ ملہار بھی بہت دن ہوئے اس طرف نہیں آیا" رقیہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔

"امی جان! میں ٹھیک ہوں... اور مہرو بھی بلکل ٹھیک ہے... اور ہاں 'امی جان! کچھ دنوں تک مہرو کی شادی کی تاریخ تعین ہونے والی ہے...، آپ لوگ بہت دنوں سے ہالا نہیں آئے 'اب ملہار آئے گا آپ سب کو مہرو کی شادی کی دعوت دینے۔ آپ سب ضرور آیئے گا... اور بچوں کو بھی ضرور ساتھ لے کر آیئے گا... مجھے خوشی ہو گی۔ اور مہرو بھی بچاری اکیلی ہے 'بہنیں آجائیں گیں تو خوش ہو جائے گی۔" تمنا جہاں بڑی محبت اور اپنائیت سے ان سب کو دعوت کے بارے میں بتانے کا کہنے لگیں۔

"اچھا' اچھا... تم پریشان نہ ہو 'آجائیں گے ہم سب۔ بھلا مہرو کی شادی میں اسکے ننھیال والے شامل نہ ہونگے 'ایسا تو ممکن ہی نہیں...، میری بچی 'اب میں فون رکھتی ہوں 'تم اپنا بہت خیال

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رکھنا..." پھر چند اور باتوں کے بعد رقیہ بیگم نے ماہم کو اشارہ کیا کہ فون بند کرے۔ماہم نے انکا اشارہ سمجھتے ہوئے ہولے سے ہاں میں گردن ہلائی اور فون بند کر دیا۔

"کیا بات ہے...میری پیاری دادی اماں...؟بہت خوش نظر آرہیں ہیں'کیا تمنا پھپھو آرہی ہیں حیدرآباد...؟"رقیہ بیگم کو مسکراتے دیکھ کر ماہم یہی سمجھی تھی۔

"ارے کہاں....وہ تو یہ کہہ رہی تھی کہ ملہار آئے گا کچھ دنوں میں'مہرو کی شادی ہے'اسکی دعوت دینے۔اور ہم سب کو آنے کا کہا ہے...تم لوگوں کا تو خاص طور پر کہا ہے کہ مہرو اکیلی ہے'تم لڑکیوں کو تو ضرور جانا ہے...،اب تم لوگ جلدی سے تیاری پکڑ لو....بعد میں یہ نا کہنا کے دادی پہلے بتا دیتی'ہماری شاپنگ نہیں ہوئی ہے'یا کوئی کام رہتا ہے....میں کچھ نہیں سنوں گی بعد میں.... سمجھیں...؟اب جا کر باقی سب کو بتا دو کے جسے جو کام بھی کرنا ہے کر لے...شادی میں جانا بہت ضروری ہے....ارے میری اکلوتی نواسی کی شادی ہے'ہم تو ضرور جائیں گے....!"

دادی اماں بڑے جذباتی انداز میں گویا ہوئیں۔ماہم کو انہیں اس روپ میں دیکھ کر بہت اچھا لگا تھا۔وہ اپنی دادی کی خوشی میں خوش تھی۔

پھر وہ نوشین اور زارا کو بتانے کے لیے انکے کمروں کی طرف چلدی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

اشعر صدیقی نک سک ساتیار اپنے کمرے سے بر آمد ہوا۔ وہ شاید کسی پارٹی یا شادی وغیرہ میں جانے کے لیے تیار ہوا تھا۔

نوشین جو سیڑھیوں کے ساتھ کھڑی گملے درست کر رہی تھی اشعر کو دیکھ کر خوامخواہ شرمانے لگی۔

"بہت اچھا لگ رہا ہوں کیا...؟" وہ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش دیکھ کر بولا۔

"ڈریس نیا لیا ہے؟" نوشین نے الٹا اس سے سوال کر ڈالا۔

"ہاں' اچھا ہے؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"بہت اچھا ہے' تم پر بہت سوٹ کر رہا ہے..." وہ اسکا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

"اچھا؟ تھینکس' میں اب نکلتا ہوں' دیر ہو رہی ہے..." وہ اسے بتاتے ہوئے لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر کی جانب چلا گیا۔ جبکہ نوشین اپنے ہونٹوں پر خوبصورت سی تبسم سجائے اپنے کمرے میں چلی آئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور اشعر کے ہی بارے میں سوچے جا رہی تھی۔ اشعر صدیقی اسے اچھا لگنے لگا تھا۔ مگر وہ چاہنے کے باوجود اسے بتا نہیں پا رہی تھی۔ نجانے کیوں زبان پر تالے لگ جاتے تھے۔ وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

+++

ماہم نے زارا کو گاؤں جانے کے لیے بہت مشکل سے راضی کیا تھا۔ اب اسنے نوشین کے کمرے کی طرف رخ کیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنی محبت کے بارے میں اشعر کو بتا دینا چاہیے.... ایسا نہ ہو کے وہ اپنے لیے کوئی اور لڑکی پسند کر لے...! میں تو اسکے سوا کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ وہ میری پہلی اور آخری محبت ہے....!" نوشین اپنے آپ سے مخاطب تھی تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ..." وہ دروازے کی طرف دیکھ کر بولی۔

"کیا کر رہی تھی...؟" ماہم اندر آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ نہیں... میں نے بھلا کیا کرنا ہے...؟ بس رزلٹ کا انتظار ہے اور پھر..." وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"اور پھر کیا' نوشی؟" ماہم اسکے آدھے لفظوں میں الجھتے ہوئے بولی۔

"اور پھر بس... بھئی' مجھے تو یہیں تک ہی پڑھنا تھا۔ اب امی کہہ رہی ہیں کے گھر بیٹھو اور گھر کے کام کاج سیکھو..." وہ شرماتے ہوئے ماہم کو پوری بات بتانے لگی۔

"اچھا جی...؟ گڈ۔ ارے ہاں' ایک مزے کی بات سنو.... آج تمنا پھپھو نے دادی اماں کو فون پر بتایا کہ مہرو کی شادی ہونے والی ہے.... اور پھپھو نے اسپیشلی ہمیں آنے کا کہا ہے' آئی مین ہم لڑکیوں کو۔ اور ہاں' دادی اماں نے کہا ہے کہ جو بھی تیاری کرنی ہے کر لو..." وہ پرجوش انداز میں اسے بتانے لگی۔

"اچھا؟ مگر یار.... یہ گاؤں کی شادیاں اتنی خاص بھی نہیں ہوتیں... میں نے تو نہیں جانا۔ میری طرف سے مہرو کو ایکس کیوز کر لینا تم لوگ" نوشین بیزاری سے بولتی اپنا موبائل فون چیک کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایسا نہیں کہتے... ارے وہ ہمارے اپنے ہیں، ایک ہی تو پھپھو ہیں ہماری... اور پھر مہرو کیا سوچے گی؟ چلو ناں.... سب مل کر چلیں گے... زارا' اشعر بھائی' حدید اور آیان' شایان بھی۔ سوچو... کتنا مزا آئے گا....؟" ماہم خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے اشعر' آئی مین اشعر بھائی اپنا کام چھوڑ کر ہم سب کے ساتھ گاؤں چلیں گے؟"

"ہاں' کیوں نہیں... آخر مہرو انکی بھی تو کزن ہے.... اچھا اب چلو.... حدید سے بات کرتے ہیں... فالو می..." اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اسے ساتھ لیے وہ حدید کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اسے بھی تو راضی کرنا تھا۔

+++

"ماہی میڈم! آپکا دماغ تو ٹھیک ہے...؟ اب ہم سب گاؤں جائیں گے...؟ نووے....! ہرگز نہیں۔۔" حدید سلمان گاؤں کا نام سنتے ہی چڑ گیا۔ اسے گاؤں بلکل بھی پسند نہیں تھا۔

اسے یاد آیا۔ ایک بار پہلے بھی وہ ملہار سومرو کے مجبور کرنے پر اسکے ساتھ اسکے گاؤں گیا تھا۔ وہاں اتنی شدید گرمی اور بارہ بارہ گھنٹے لائٹ بند.... ڈھیر سارے مچھر... وہ ابھی تک وہ باتیں بھول نہیں پایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نا...بابانا....میں گاؤں نہیں جاؤں گا..."اسنے ہاتھ اٹھائے ہوئے گاؤں جانے سے صاف انکار کر دیا۔

"کتنے خود غرض ہو تم حدید سلمان! تم نے ایک بار بھی تمنا پھپھو کے بارے میں سوچا....؟ کتنا پیار کرتی ہیں وہ ہم سب سے....،اگر ہم انکی اکلوتی بیٹی کی شادی میں نہیں گئے 'تو سوچو کتنا دکھ ہو گا انہیں....؟اور انکے سسرال والے کیا سوچیں گے...مہرو کو بھی کتنا دکھ ہو گا...اور ملہار بھائی...؟انکے بارے میں نہیں سوچا تم نے؟ کے وہ کتنا ہرٹ ہونگے 'یہ جان کر کے تم نے انکے گاؤں 'انکی اکلوتی بہن کی شادی میں جانے سے صاف منع کر دیا ہے.....،ذرا سوچو حدید سلمان....!!"وہ حدید سلمان کو دوستانہ انداز میں سمجھانے لگی۔

"حدید بھائی! ماہم ٹھیک کہہ رہی ہے...وہاں بہت مزہ آئے گا..."نوشین بھی بول پڑی۔

"کیا مصیبت ہے یار....؟ تم لوگوں کو جانا ہے تو اشعر بھائی کے ساتھ چلے جاؤ....،میں نہیں جاؤں گا...."وہ قطعی انداز میں کہتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔ماہم اسے یوں جاتا دیکھ کر اداس ہو گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم اداس مت ہو ماہم....!بھائی کو منانا میرا کام ہے..."نوشین ماہم کے شانے پر ہاتھ رکھنے کے بعد حدید سلمان کے پیچھے چلی گئی۔

+++

"ملہار بیٹا!تم حیدر آباد جا رہے ہو'کوئی مٹھائی وغیرہ لیتے جانا سب کے لیے...خالی ہاتھ جانا ٹھیک نہیں۔تم ایسا کرو برفی اور کھویا جو ہالا کی خاص مٹھائی ہے وہ ضرور لے کر جانا...سب کو بہت پسند ہے..."ملہار کو حیدر آباد کے لیے تیار ہوتا دیکھ کر تمنا جہاں بہت محبت سے اسے مٹھائی لے کر جانے کی ھدایت کرنے لگیں۔

"جی اماں!ضرور لے کر جاؤں گا اور نانی اماں کے لیے شگر فری والی برفی لیتا جاؤں گا'اماں اور کچھ ؟"وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا۔اور اپنا کچھ ضروری سامان چیک کر رہا تھا۔

"ہاں'اور سب کو میرا اور تمہارے بابا سائیں کا سلام ضرور بول دینا'یاد سے...پچھلی بار بھی سلام دینا بھول گئے تھے۔اور ہاں'سب کو کہہ دینا...کے اگر شادی میں نہ آئے تو میں کبھی حیدر آباد نہیں جاؤں گی..."وہ کچھ اس طرح سے بولیں کہ ملہار ماں کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"سچ میں...؟"وہ انہیں چڑانے کے لیے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے بابا...ایسے کہوں گی... تبھی تو وہ لوگ آئیں گے ناں..."

"ہاہاہا....واہ اماں واہ'کیا بات ہے آپکی...اچھا اب اجازت...؟"وہ اپنی ضروری چیزیں اٹھا کر تیار کھڑا تھا۔

"ماشااللہ....خیر سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤ"وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دعا دینے لگیں۔

ملہار مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

+++

ملہار ان سب کے بیچ موجود تھا۔وہ سارے اسے گھیرے کھڑے تھے۔

"ارے بچوں...تمہاری تو باتیں ہی ختم نہیں ہو رہیں...ملہار اتنا لمبا سفر طے کر کے آیا ہے'اسے تھوڑا آرام تو کرنے دو....پھر کر لینا باتیں"رقیہ بیگم فکرمندی سے ان سب سے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں ملہار! دادی اماں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں... تم آؤ میرے ساتھ 'میرے کمرے میں چلتے ہیں" حدید سلمان اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے اسے اپنے کمرے کی طرف لے کر چلا گیا۔ جبکہ وہ باقی سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

اماں.... اماں.... کہاں ہیں آپ...؟" ملہار 'تمنا بیگم کو آوازیں دیتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تھا۔

"آئی بیٹا! کیا بات ہے...؟" تمنا بیگم بیٹے کے بلانے پر اسکے پاس آکر اس سے پوچھنے لگیں۔

"اماں! وہ... نانی اماں والے تھوڑی دیر میں پہنچنے ہی والے ہیں۔ ابھی اشعر کا فون آیا تھا کہ وہ لوگ وین کے اسٹاپ تک بس پہنچنے ہی والے ہیں۔" ملہار بہت خوش ہوتے ہوئے ماں کو بتانے لگا۔

"بسم اللہ! کون کون آرہا ہے؟" وہ خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ بیٹے سے پوچھنے لگیں۔

"اماں! یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا... خیر' جو بھی آئے... انکا اپنا گھر ہے۔ تمہیں یاد ہے 'سب کتنے سال پہلے یہاں آئے تھے۔ اور اسکے بعد بس ایک حدید ہی آیا تھا۔ اور اس بات کو بھی بہت وقت گذر گیا۔ ارے میں بھی کن باتوں میں لگ گئی... بیٹا! میں کھانے کا انتظام کر لوں... "یہ کہنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے چلی گئیں۔ جبکہ ملہار نفی میں سر ہلاتا ہوا مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔

+++

یہ سب لوگ مہندی سے ایک دن پہلے وہاں جا رہے تھے۔

حدید سلمان بور ہونے کی وجہ سے سیٹ پہ بیٹھے بیٹھے ہی سو چکا تھا۔ تبھی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ حدید سلمان کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اور وہ اٹھ کر سیدھا ہو بیٹھا۔

اشعر نے ملہار کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اسٹاپ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر چند ہی منٹوں بعد ملہار اپنی پجارو سمیت وہاں پہنچا اور ان سب کو ساتھ لیے اپنی پجارو میں بیٹھ کر اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمنا بیگم جلدی جلدی ان سب کے لیے کھانے پینے کا بندوست کرنے میں لگیں ہوئیں تھیں۔

کھانا بنانے کے بعد وہ مہرو کے کمرے میں چلیں آئیں تھیں۔

"مہرو...!او بیٹی مہرو! تمہاری نانی اماں والے آرہے ہیں..." تمنا بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ کیا کریں...؟ وہ بہت عرصے بعد اپنے میکے والوں سے مل رہیں تھیں۔

"اچھا اماں! تم تو بڑی خوش ہو رہی ہو گی 'نانی اماں کے آنے کا سن کر...؟" وہ ماں کو خوش دیکھ کر خود بھی خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"ہاں...! میں بہت خوش ہوں 'میں تو سوچ رہی ہوں 'اماں کو کچھ دن یہیں روک لوں، تم جب چلی جاؤ گی تو گھر سونا سونا اور عجیب سا لگے گا۔ تم تو میرے گھر کی رونق ہو... میری بچی۔ اللہ پاک تمہیں سدا خوش رکھے 'آمین..." تمنا بیگم بیٹی کا ماتھا چومتے ہوئے اسے دعا دینے لگیں۔ انکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

"اماں!" مہرو ماں کے گلے سے لگ گئی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

تمنا بیگم کے تو خوشی کے مارے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ پھر انہوں نے جلدی سے دروازہ کھول دیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رقیہ بیگم کو دیکھتے ہی تمنا بیگم کی آنکھوں میں آنسوں آگئے اور وہ فوراً انکے گلے سے لگ گئیں تھیں۔

اشعر صدیقی اور حدید سلمان پھپھو سے ملنے کے بعد ملہار کے کمرے میں چلے گئے تھے۔ لڑکیوں کے لیے ایک الگ کمرہ سیٹ کیا گیا تھا۔

مہرو شرم کے مارے اپنے کمرے میں ہی چھپی بیٹھی تھی۔ رقیہ بیگم مہرو سے ملنے اسکے کمرے میں ہی چلی آئیں تھیں۔ اور اس سے باتیں کرنے وہیں پر ہی بیٹھ گئیں تھیں۔ وہ بہت دنوں بعد اپنی اس پیاری سی نواسی سے ملی تھیں۔

+++

"اور سناؤ کیسے ہو تم لوگ...؟ آنے میں مشکل تو نہیں ہوئی...؟" ملہار نے اشعر اور حدید کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاہاہا! نہیں یار..." اشعر صدیقی نے جواب دیا۔ جبکہ حدید سلمان تھکن کی وجہ سے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر گردن کو دائیں بائیں گھمانے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں میری جان! تھک گئے ہو کیا...؟"ملہار اپنی چارپائی سے اٹھ کر حدید کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اپنا سیدھا بازو حدید کے شانے پر رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے گویا ہوا تھا۔

"ہاں'نہیں... نہیں تو..." حدید سیدھا ہو بیٹھا۔اسکی حالت دیکھ کر ملہار اور اشعر دونوں ہنسنے لگے۔

+++

"کیسی ہو مہرو...؟ ارے تم تو شرما رہی ہو..."ماہم'مہرو سے ملنے اسکے کمرے میں آئی تو مہرو کو بڑا سا دوپٹہ اوڑھے'جھولے میں بیٹھے دیکھا۔پھر وہ اسے گلے سے لگاتے ہوئے خود بھی جھولے میں بیٹھ گئی۔

یہ کوئی معمولی یا چھوٹا سا جھولا نہیں تھا۔یہ ایک خوبصورت لال رنگ کا بڑا سا جھولا تھا۔یہ قیمتی لکڑی سے بنا ہوا تھا اور یہ چارپائی کی طرح بنا ہوا تھا۔جو بھی چاہتا اس پر آرام سے بیٹھ اور سو سکتا تھا۔

یہ ہالا کی مشہور چیزوں میں سے تھا۔جھولے کے چاروں طرف رنگ برنگے شیشے لگے ہوئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس جھولے میں سندھی خوبصورت سی ٹک والی رلی بھی بچھی ہوئی تھی۔ اور سندھی کڑھائی والے تکیے بھی رکھے ہوئے تھے۔

ماہم نے ایک تکیہ اپنی گود میں رکھا اور دوسرے تکیے کو ٹیک لگا کر مزے سے بیٹھ گئی۔ اسے بہت مزہ آرہا تھا۔ وہ ہولے ہولے جھولے کو جھلا بھی رہی تھی اور مہرو سے باتیں بھی کر رہی تھی۔

اتنے میں زارا اور نوشین بھی وہاں آدھمکیں۔

"ارے... تم نے ابھی سے مہندی لگالی ہے کیا' جو ہم سے ملنے بھی نہیں آئی...؟ ہم تو اتنا تھک گئے تھے کہ نیند آنے لگی تھی' ابھی ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ دھو کر آرہے ہیں۔" نوشین' مہرو سے گلے ملتے ہوئے اس سے شکوہ کرنے لگی۔

"ایسی بات نہیں ہے ادی (بہن) مجھے بس شرم آرہی تھی۔ پھر ادا (بھائی) والے بھی موجود تھے' آپ لوگوں کے ساتھ....، انکے سامنے آتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ میں نے سوچا آپ لوگ خود ہی آجائیں گی' مجھسے ملنے..." مہرو انسے ملنے کے بعد جھولے سے اٹھ کر نانی اماں کے ساتھ ایک خوبصورت سی لال رنگ کی بڑی سی چارپائی پر بیٹھ گئی تھی۔ جبکہ زارا اور نوشین جھولے میں ماہم کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بھئی 'تمہارے تو مزے ہیں...، کتنا خوبصورت جھولا ہے یہ 'کہاں سے خریدا...؟" زارا جھولے کو اچھی طرح سے دیکھتی ہوئی 'اسے ہاتھ لگا کر چھوتی ہوئی مہرو سے پوچھنے لگی۔

"ارے ادی (بہن)! یہ تو ہمارے ہالا میں تقریباً ہر گھر میں موجود ہے۔ بابا سائیں کو یہ پینگھا (جھولا) بہت اچھا لگا تھا، حالانکہ یہ بہت مہنگا بھی ملا، مگر بابا سائیں نے اماں کے لیے خرید ہی لیا، مگر وہ کم ہی بیٹھتی ہیں اس میں۔ اماں! کہتی ہیں کہ چکر آتے ہیں اس میں بیٹھنے سے 'پر ادی! مجھے تو بڑا مزہ آتا ہے اس میں بیٹھ کر۔ میں جب گھر کے کاموں سے فارغ ہوتی ہوں ناں۔ تو اس پینگھے (جھولے) میں آکر بیٹھ جاتی ہوں... اور میں اس میں بیٹھ کر بھرت (سندھی کڑھائی) کرتی ہوں... اور میں س°یان (پراندے) بھی بناتی ہوں۔ اور ادی! آپکو پتا ہے...؟ اماں نے آپ سب کے لیے پہلے سے ہی اچھے کپڑے اور شیشے والی س°یان (پراندے) بنوا لیے تھے۔" مہرو انہیں اپنے کام اور انکے لیے بنائی گئی چیزوں کے بارے میں بتانے لگی۔

"بیٹا مہرو! اب تم کام نہیں کرنا' یہ لڑکیاں آگئیں ہیں' اب یہ تمنا! کے ساتھ کام کاج میں اسکا ہاتھ بٹائیں گیں۔ میری بچی! تمہاری کل مایوں اور مہندی ہے...، اب تمہیں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم اپنے گھر جا رہی ہو' وہ تمہارا اصل گھر ہے بچے... اب تمہیں وہ گھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنبھالنا ہے۔ اپنے ماں' باپ کی طرح اب تمہیں اپنے ساس' سسر کا خیال رکھنا ہے' جس طرح تم نے اپنے ماں' باپ کی خدمت کی ہے' اسی طرح سے اب تمہیں اپنے سسرال والوں کی خدمت کرنی ہے' اور اپنے شوہر کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے۔" رقیہ بیگم اپنی نواسی کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے بہت کچھ سمجھا رہیں تھیں۔ مہرو انکی باتوں پر ہولے ہولے سے سر ہلا رہی تھی۔ جبکہ ماہم بھیگی بھیگی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی اور زارا اور نوشین دل ہی دل میں سوچنے لگیں کہ "کام اور وہ...؟ اب تو برے پھنسے۔" ان دونوں کی شکلیں دیکھنے والی تھیں۔ جبکہ ماہم مطمئن سی لیٹی رہی۔

+++

"واہ پھپھو! بریانی تو بڑی مزے کی بنائی ہے آپ نے... اور یہ اچار بھی بہت زبردست ہے..." ماہم نے کھانے کا ایک لقمہ لیتے ہی کھلے دل سے کھانے کی تعریف کی تھی۔

"شکریہ بیٹی! مگر تم لوگوں نے آنے سے پہلے بتایا ہوتا تو اور اچھی طرح سے انتظام کرتی....، اب جلدی میں یہی بنالیا..." تمنا بیگم بریانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"رہنے دو تمنا بچی! ہم کوئی مہمان تھوڑی ہیں...؟ زیادہ تکلفات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم پر بہت ساری ذمہ داریاں ہیں...! یہ کام اب ان بچیوں کے حوالے کر دو۔ اور تم تھوڑا آرام کرلو..." رقیہ بیگم بیٹی کو غور سے دیکھتے ہوئے فکر مندی سے گویا ہوئیں۔

"اماں جان! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ میری فکر نا کریں.... یہ سب تو چلتا رہتا ہے۔ یہاں مہمانوں کا آنا جانا تو روز کی بات ہے' میں نہیں تھکتی ان چھوٹے موٹے کاموں سے....، آپ یہ بتائیں کہ بھابھیوں میں سے کوئی کیوں نہیں آیا...؟ اور نا ہی بھائی والے آئے... اور اپنے آیان اور شایان وہ دونوں بچے بھی نہیں آئے...؟" تمنا جہاں نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تمنا بچے! تم تو اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تمہارے بھائی اپنے کاموں میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کے گھر کے لیے بھی ٹائم نہیں ہے انکے پاس۔ مراد کی تو ریٹائرمنٹ کے کام چل رہے ہیں' وہ اسی میں لگا ہوا ہے' باقی سلمان اور ارسلان تو تمہارے ابا والے کام کو بہت آگے بڑھا چکے ہیں... ماشاءاللہ بہت اچھا کام چل رہا ہے، اور آیان اور شایان پڑھائی کی وجہ سے ہاسٹل میں رہتے ہیں' اسی وجہ سے وہ نہیں آسکے۔ اور اشعر بیٹے نے اپنا کوئی کاروبار شروع کیا ہے.... باقی یہ حدید میاں ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہیں' باپ بہت بار کہہ چکا ہے... کے ہمارے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ کام میں ہاتھ بٹاؤ... مگر یہ میاں صاحب زادے ہیں کے انکے سیر سپاٹے ہی ختم نہیں ہو رہے۔ دونوں سامنے بیٹھے ہیں'خود ہی پوچھ لو...."رقیہ بیگم'حدید کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی تمنا سے گویا تھیں۔

"ٹھیک ہو جائے گا اماں! آپ فکر مت کریں۔ آپکو نہیں یاد...؟ سلمان بھی ایسا ہی ہوتا تھا.... پھر کیسے کاروبار میں لگ گیا..."تمنا بیگم نے حدید سلمان کی خفگی کے بارے میں سوچتے ہوئے بات کا رُخ بدل ڈالا تھا۔

حدید سلمان نظریں چراتے ہوئے سر جھکا گیا۔ جبکہ سب مسکرانے لگے۔

+++

شام کا وقت تھا۔ اشعر اور حدید'ملہار کے ساتھ باہر نکلنے ہوئے تھے۔ اور لڑکیاں باورچی خانہ سنبھال چکیں تھیں۔

"ہاں'تو تمنا بیٹی! کیسی ہو تم؟ اور منصور بیٹا کیسا ہے...؟ سالوں گذر جاتے ہیں'لیکن تم اپنے میکے کا رخ نہیں کرتیں۔ ہم نے سنا تھا کہ یہ سندھی لوگ بہت سخت ہوتے ہیں'جابر ہوتے ہیں... اپنے گھر کی خواتین پر بہت روب کرتے ہیں۔ اور انہیں قید کر کے گھر میں ہی رکھتے ہیں۔ کہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارے ساتھ بھی ایسا کچھ تو نہیں ہے میری بچی...؟" رقیہ بیگم اپنی اکلوتی بیٹی سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ لیکن وہ شادی کے بعد انسے ایسی جدا ہوئی کے سالوں بعد ہی اپنی شکل دکھاتی تھیں۔

رقیہ بیگم ماں تھیں سو وہ لوگوں کی سنائی گئی باتوں کو سوچ سوچ کر پریشان ہوتی رہتی تھیں۔ اور آج وہ سب وہ زبان پر لے ہی آئیں تھیں۔

"ارے اماں جان! ایسا کچھ بھی نہیں ہے.... یہ ساری گئے وقتوں کی باتیں ہیں' جب شعور نہیں تھا۔ اور منصور سائیں تو... بلکل بھی ایسے نہیں ہیں...! آپ خود جانتی ہیں کے گاؤں میں باقی لڑکیوں نے بہت کم تعلیم حاصل کی ہے... جبکہ میری مہرو نے بی-اے تک پڑھا ہے۔ حالانکہ ہم نے تو ابھی اسے اور آگے بڑھنے کا کہا تھا مگر اسکا اپنا شوق نہیں تھا۔ اور پھر اسکے سسرال والے بھی شادی کی جلدی مچا رہے تھے' تو ہم نے ہاں کہہ دی۔ میرے ملہار نے بھی ایم-اے سائنس کی پڑھائی مکمل کی ہے۔ حالانکہ کے آپ جانتی ہیں کہ پڑھائی میں تو میں بھی کچھ خاص نہ تھی۔ منصور سائیں بہت بڑے دل اور کھلے ذہن کے مالک ہیں۔ انہوں نے مجھے رانی بنا کر رکھا ہوا ہے...، انکی یہ محبت اور عزت دیکھ کر انکا سارا گھرانہ میری بے تحاشہ عزت کرتا ہے۔ میرے بچوں کی سب مثالیں دیتے ہیں۔ اماں! مجھے بھلا اور کیا چاہیے....؟" وہ تشکر بھرے لہجے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گویا ہوئیں تھیں۔ انکی ساری باتیں سننے کے بعد رقیہ بیگم کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔ جبکہ مہرو کو اپنی ماں پر ٹوٹ کر پیار آنے لگا۔

"اللہ پاک میری مہرو کا نصیب بھی اچھا کرے اور باقی سب بچیوں کے نصیب بھی اچھے کرے... آمین..." رقیہ بیگم نے اپنی ساری بچیوں کے نصیب اچھے ہونے کی دعا مانگی۔

+++

اگلے دن تمنا بیگم کے گھر میں جیسے میلے کا سماں تھا۔ گاؤں کی عورتیں اور لڑکیاں انکے گھر آ جا رہیں تھیں۔

وہ تینوں ابھی اپنے کمرے میں بیٹھیں رات کو پہننے والی ڈریسز کے بارے میں سوچ رہیں تھیں کہ اسی وقت تمنا بیگم ہاتھوں میں کچھ سامان لیئے وہاں چلیں آئیں۔

"بچیوں! یقیناً تمہارے پاس بہت سارے اچھے اچھے کپڑے موجود ہونگے.... مگر یہ کچھ سوٹ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں.... اگر تم لوگ یہ سوٹ آج مایوں اور مہندی میں پہنو گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی... مگر تم اپنی مرضی سے بھی پہن سکتی ہو۔ یہ سب تمہارے لیے ہیں... اور یہ کچھ پراندے ہیں' یہ ان جوڑوں کے ساتھ بہت اچھے لگیں گے۔ اچھا اور کچھ چاہیے تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتادو...؟شام سے پہلے مایوں اور مہندی کی یہ چھوٹی سی تقریب ہو گی۔اور ہاں' آج تم لوگ کوئی کام وام نہیں کرنا... کھانا باہر سے منگوایا ہے دن کا اور شام کو ہم سب دولہا کے گھر چلیں گے' مہندی کی رسم کرنے۔اب تم لوگ خوب اچھی طرح سے تیاری کرو۔ٹھیک ہے....؟اب میں چلتی ہوں' اماں سے بھی پوچھ لوں....ویسے وہ تو یہیں مہرو کے پاس رہیں گیں..." وہ تینوں پھپھو کی بات بڑے غور سے سن رہیں تھیں۔اور انکے دیے ہوئے جوڑے بھی کھول کھول کر دیکھ رہیں تھیں۔

شام ہونے کو تھی۔وہ سب لوگ کھانا بھی کھا چکے تھے۔اب وہ سارے بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

+++

" بھئی' میں تو یہ پراندہ ہر گز نہیں پہنوں گی... میرے بالوں کا سارا ستیاناس ہو جائے گا۔اور ویسے بھی اسٹیپ کٹ بالوں کو کھلا چھوڑا جاتا ہے' پراندے نہیں پہنے جاتے...!" زارا اپنا سامان چیک کرتے ہوئے پراندوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں'یار...!میں بھی بال کھلے ہی رکھوں گی۔اور ویسے بھی مجھے یہ چیزیں پسند نہیں... پھپھو نے پیار سے دیں ہیں تو رکھ لوں گی...،باقی جوڑا پھر بھی ٹھیک ہے'کلچر ڈے پر پہن لوں گی..." نوشین'زارا کی بات سے اتفاق کرتی ہوئی بولی۔

"بھئی'مرضی ہے تم دونوں کی... مگر میں تو آج یہی جوڑا پہنوں گی...،میں نے آج سے پہلے اتنا اچھا اور اتنا پیارا جوڑا کبھی نہیں پہنا۔لال اور ہری'جھلمل کرتے ستاروں سے بنی چنزی...اور سندھی کڑھائی والی لانگ شرٹ اور سوسی کی شلوار۔اور یہ شرٹ پر کام تو دیکھو....کتنے بڑے بڑے شیشے لگے ہوئے ہیں...،واہ!کتنا خوبصورت جوڑا ہے...میں تو آج یہی پہنوں گی۔"ماہم اپنے جوڑے کو ہاتھوں میں لیے ان دونوں کو دکھاتی'خوش ہوتی ہوئی بولی۔

"عجیب پسند ہے تمہاری...یہ لال شرٹ اور یہ ستاروں والی چنزی پہن کر تو تم خود دلہن لگو گی...، کہیں گاؤں والے تمہیں دلہن سمجھ کر نہ لے جائیں..."نوشین شرارت سے زارا کو آنکھ مارتی ماہم سے گویا ہوئی۔

"بس'بس...اچھا نوشین!وہ تمہارے بڑے والے جھمکے تو دینا۔وہ اسکے ساتھ بہت سوٹ کریں گے..."وہ جوڑا خود پر لگاتی مسکراتے ہوئے بولی۔پھر کچھ ہی دیر میں وہ سب تیار تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماشاءاللہ...!اللہ پاک تم سب کو نظر بد سے بچائے میری بچیوں..." وہ تینوں تیار کھڑی ایک دوسرے سے بات کر رہی تھیں۔اسی وقت تمنا بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انہیں دیکھ کر گویا ہوئیں۔

"ارے پھپھو!مہرو تیار ہو گئی...؟"نوشین پھپھو کو دیکھتے ہی بول پڑی۔

"ہاں 'بیٹا!وہ تیار ہو گئی ہے۔ارے ہاں 'ماہم بیٹا!ذرا مہرو کے کمرے میں چلی جاؤ...اماں بہت دیر سے تمہیں بلا رہیں ہیں...،باہر ساری خواتین آچکی ہیں'اب تم سب بھی انکے پاس چل کر بیٹھو" وہ ماہم کو بتانے کے بعد ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولیں اور فوراً وہاں سے چلی گئیں۔

"ماہم یار!تم جلدی سے دادی اماں کی بات سن کر آجاؤ...پھر ساتھ ہی چلتے ہیں..."زارا'ماہم کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر بولی۔

"ٹھیک ہے...میں بس یوں گئی اور یوں آئی..."وہ جانے کے لیے مڑی۔

"سنو...!دیر مت لگانا...فٹافٹ واپس آؤ..."نوشین پیچھے سے بولی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوشین کی بات سنتی ماہم بڑی تیزی سے مہرو کے کمرے کی طرف ابھی بڑھ ہی رہی تھی کہ سامنے سے آتے حدید سلمان سے ٹکرا گئی۔ اس سے پہلے کے وہ لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گر جاتی۔ حدید سلمان نے اسے بڑی مظبوطی سے شانوں سے تھامتے ہوئے اپنے روبرو کھڑا کیا۔ کچھ دیر تک تو ماہم بنا پلکیں جھپکے حدید سلمان کی طرف دیکھتی رہی۔

حدید سلمان خود حیرت سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

عشق کی آگ میں جلتے تڑپتے اور سلگتے دو دلوں کی ایسی دردناک کہانی جو کرے گی ہمیشہ آپکے دلوں پر راج ✨

آج جانے کیا ہوا تھا کہ اسکی نظریں ماہم کے چہرے پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔ ماہم کو اس روپ میں دیکھ کر اسکے دل نے بے ساختہ اس بات کا اقرار کیا تھا کے ماہم اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے...!

سرخ سفید رنگت' بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں' ستواں ناک' دراز قد اور لمبے کالے بالوں والی' ماہم ارسلان... پل ہی پل میں حدید سلمان کا سب کچھ لوٹ کر لے گئی۔ اسکا چین.... اسکا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا آپ اور اپنی خوبصورتی کا فخر و غرور سب ایک پل میں تہہ و بالا ہو چکا تھا۔ وہ بس اس ایک لمحے کا قیدی بن کر رہ گیا تھا۔

"ہائے اللہ...! مجھے تو دادی اماں کے پاس جانا تھا" ماہم اچانک سے اپنے سر پر چپت لگاتی اسکے آگے سے ہٹ گئی۔ لیکن حدید سلمان وہیں بت بنا کھڑا رہا۔

وہ لڑکی جو کل تک اسکی صرف کزن تھی... وہ ہی ماہم آج حدید سلمان کے لیے بہت خاص بن چکی تھی۔ وہ ماہم کو اس وقت اپنی دھڑکتی دھڑکنوں میں دھڑکتا محسوس کر رہا تھا۔ اسکی سانسیں ماہم 'ماہم پکار اٹھیں۔

حدید سلمان اس اچانک افتاد پر حد درجہ حیران تھا۔

+++

"ھ:مین گل مھندي پيرين گل مھندي" دولہا کے گھر کی اور رشتہ دار خواتین سندھی سہرا گاتی ہوئی تمنا بیگم کے گھر میں داخل ہوئیں تھیں۔ ایک عورت نے تو گلے میں ڈھول بھی ڈالا ہوا تھا۔ اور چلتے چلتے گانے کے ساتھ ڈھول بھی بجائے جارہی تھی۔ باقی عورتوں نے اپنے ہاتھوں میں بڑی سی گول پلیٹیں اٹھائیں ہوئیں تھیں۔ جن کے بیچوں بیچ مہندی رکھی ہوئی تھی۔ اور سائیڈوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گلاب کے پھول کی پتیاں سجائیں گئیں تھیں اور مہندی کے بیچ میں بڑی بڑی سی ایک ایک موم بتی لگائی ہوئی تھی'جو جل رہی تھیں۔

یہاں کی عورتوں اور لڑکیوں نے لال'ہرے اور پیلے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔یہاں کی عورتوں اور لڑکیوں کے بال بہت گھنے سیاہ اور بے تحاشہ لمبے تھے۔کسی لڑکی کے بال کھلے تو کسی نے چٹیا باندھ رکھی تھی۔

وہ تینوں بڑی حیرت اور مسرت سے یہ سب دیکھ رہیں تھیں۔کچھ دیر بعد یہ سب عورتیں مہرو کے کمرے میں داخل ہو گئیں۔

"اماں°ننوار(بیٹی دلہن)مبارک ہو..."ایک بوڑھی عورت مہرو کو مبارکباد دیتے ہوئے اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

مہرو کا کمرہ کافی بڑا تھا۔ایک طرف جھولا پڑا ہوا تھا۔اور اسکے کچھ فاصلے پر دو بڑی چارپائیاں رکھیں ہوئیں تھیں۔مہرو جس چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی اس پر سرخ رنگ کی ٹک والی رلی بچھی ہوئی تھی۔اور خوبصورت سے تکیے بھی رکھے ہوئے تھے۔

رقیہ بیگم ان ساری خواتین کو آتا دیکھ کر دور جا کر دوسری چارپائی پر بیٹھ گئیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"گھو۔ جي مان° يي آھي (دولہا کی ماں کہاں ہے...؟) ایک عورت جو سر پر ایک خوبصورت سی سجی ہوئی ٹوکری لیے کھڑی تھی' اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی۔

"آئی اماں آئی" دولہا کی ماں بھیڑ میں سے نکلتی ہوئی بولی۔

"سب سے پہلے آکھیا نکالو ٹوکری سے... پھر سات سہاگنیں اسے اپنے اپنے چہروں پر پہنوں... پھر °سنوار (دلہن) کو باندھ دو... اور پیلو رئو (پیلا دوپٹہ) بھی پہنا دو' جوڑا یہ بعد میں پہن لے گی۔ پوتي پرائي پھرين وٹھان جي رسم ادا °ريو پوئي وري مھندي جي رسم شروع °يو (دوپٹہ پہنا کر پہلے مایوں کی رسم کروا اور یہ °نانا (لال دھاگا) بھی اسکے بازو پر باندھ دو، پھر مہندی کی رسم شروع کرو)۔ ویسے ہم تو چاہتے تھے کے یہ سات دن مایوں میں بیٹھے' جیسے ہم بیٹھا کرتے تھے... مگر دولہا نے کہا ہے کہ میری دلہن صرف دو دن مایوں میں بیٹھے گی... دو دن بھی کیا....؟ بس ایک دن ہی ہے.... آج مایوں بیٹھی ہے' کل شادی ہے۔ ہم سب اس بات پر علی بخش سے سخت خفا ہیں... مگر اس پر تو ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا... اس طرح °سنوار (دلہن) کہ چہرے پر بہت نور آتا ہے مگر وہ سمجھتا ہی نہیں..." وہ بزرگ عورت جو دولہا کی نانی تھی' سب کو دولہا کی فرمائش بتانے لگی اور ساتھ میں اسکی شکایت بھی کر دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مایوں کی رسم ادا کرنے کے بعد سب عورتوں نے باری باری مہرو کے ہاتھوں پر مہندی لگائی اور سہرے گاتی رہیں۔

مہندی لگانے کے ساتھ ساتھ چمچ سے مہرو کے منہ میں شہد اور مکھن بھی ڈالا جا رہا تھا۔ اور ایک پیالی میں سرسوں کا تیل تھا' جو رسم کرنے والی عورتیں مہرو کے بالوں میں لگاتیں جا رہیں تھیں۔

زارا' نوشین اور ماہم یہ سب کچھ بڑے غور سے دیکھے جا رہیں تھیں۔ بہت کچھ ان کہ لیے نیا تھا۔

یہاں کی عورتیں عجیب عجیب سروں سے شادی کے گیت گائے جا رہیں تھیں' جو کے ان تینوں کی سمجھ سے باہر تھے۔ مہرو تو مارے شرم کے سمٹی سی بیٹھی تھی۔ اسکے چہرے پر بڑے خوبصورت سے رنگ تھے۔ ماہم نے اسے دیکھتے ہوئے اسکی دائمی خوشیوں کے لیے دعا مانگی۔

"امان ٘ئنوا ريتيون ٘ ئي ڪِي ويون آهيو؟ (اماں دلھن والیوں تم سب کہاں چھپ گئی ہو؟" دولہا کی ماں اپنی سندھی زبان میں تمنا بیگم کو چھیڑنے لگیں۔

"بھابھی! ہم سب یہیں ہیں' آپ لوگ رسم کریں پھر باہر چل کر بیٹھیں۔" تمنا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ادی! ہم نے تو رسم کر لی ہے... اب تم رسم کرنے آنا۔" دولہا کی ماں' تمنا بیگم کو گلے سے لگا کر بولیں۔

"کیوں نہیں...؟ ہم بھی ضرور آئیں گے.... مگر آپ لوگ بیٹھیں تو صحیح...." تمنا بیگم ان سب کو لئے باہر آنگن میں چلی آئیں' جہاں زمین پر خوبصورت سی چٹائیاں بچھیں ہوئیں تھیں۔

وہ عورتیں وہیں نیچے ان چٹائیوں پر بیٹھ کر ڈھول بجانا اور گیت گانا شروع ہو چکیں تھیں۔ انکی آوازیں اتنی اونچی تھیں کہ کوئی اور آواز سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔

"اللہ میری بچی کا نصیب اچھا کرے..." تمنا بیگم' مہرو کا ماتھا چومتی ہوئی بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوئیں۔ مہرو روتے ہوئے انسے لپٹ گئی۔

"ارے پھپھو! آپ کیوں رو رہی ہیں...؟ مہرو! تم بھی چپ ہو جاؤ.... دیکھو' دادی اماں بھی رونے لگیں ہیں...!" ماہم ان سب کو چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی۔

ماہم نے نوشین کے کان میں کچھ سر گوشی کی۔ نوشین اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور جلدی سے پانی کا گلاس بھر کر وہیں لے آئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پھپھو! یہ لیں پانی پئیں..." ماہم نے نوشین کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے تمنا بیگم کے منہ سے لگایا۔

تمنا بیگم اپنے آنسو پونچھتیں ہوئیں پانی پینے لگیں۔ ماہم کا روپ اور اسکی اتنی اپنائیت دیکھ کر انہیں بہت اچھا لگا تھا۔

پھر وہ سب بھی باہر چلیں آئیں اور ان خواتین کے ساتھ وہیں نیچے بیٹھ گئیں۔

"ارے تم لوگ تو حیدرآباد سے آئی ہو نا...؟ تمہیں سہرے نہیں آتے...؟ تم بھی تو کچھ گاؤ ناں...." ایک عورت ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"لگتا ہے کہ... یہ اپنے آپ کو کوئی توپ چیز سمجھتی ہے..." نوشین نے ماہم کے کان میں آہستہ سے کہا اور اس عورت کو دیکھنے سے پرہیز کرنے لگی کہ کہیں وہ عورت اسکی بات سن نہ لے۔

"یہ بات ہے.... تو ابھی دیکھو' میں کیا کرتی ہوں....؟ مگر پھر تمہیں اور زارا کو میرا ساتھ دینا ہو گا..." ماہم نے دھیمے لہجے میں کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں'ہاں ہم تمہارے ساتھ ہیں... ہو جائے...!"زارا نے بھی اسے اور زیادہ اکسایا۔ جس پر ماہم نے مسکراتے ہوئے اس عورت کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ یہ ڈھول مجھے دے سکتی ہیں...؟"وہ خود سے تھوڑے فاصلے پر موجود اس عورت سے مخاطب ہوئی جو ڈھول بجا رہی تھی۔ اس عورت نے بھی مسکراتے ہوئے ڈھول کا پٹا اپنے گلے سے نکالا اور ماہم کو پکڑا دیا۔

ڈھول اب ماہم کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اب ماہم اجازت طلب نظروں سے نوشین اور زارا کی طرف دیکھنے لگی۔ ان دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اجازت دیتے ہوئے یہ تاثر دیا کہ آج تو ہو جائے....!

"مہندی کی خوشبو سے

سانسوں پہ چھا جائے

آجانے من'ہم آئے تجھکو لینے

نظرانہ دل کا دینے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم تیرے ہو جائیں گے

یہ دل ہے لگا

یہ دل ہے لگا....!"

وہ تینوں زور زور سے گانا گانے لگیں۔ آواز تو ان دونوں کی بھی اچھی تھی مگر ماہم کی آواز بہت سریلی تھی۔ دل کے تاروں کو چھو جانے والی میٹھی سی آواز تھی اسکی۔

وہ اپنی سریلی آواز کا جادو جگانے کے ساتھ ساتھ ڈھولک بھی بہت اچھی بجا رہی تھی۔

وہ پوری طرح سے گانے اور بجانے میں مگن تھی۔

+++

"بیٹا ملہار! تم لوگ اب دولہا کے گھر چلو... ہم بھی کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچتے ہیں...، دولہا کا سامان یاد سے لے کر جانا، مہرو کے پاس تمہاری نانی اماں بیٹھی ہیں۔ میں اور لڑکیاں تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں 'بس ذرا یہ سہرے گا لیں..." تمنا بیگم مسکراتے ہوئے ملہار کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا اماں! آپ جائیں' ہم بس ابھی نکلتے ہیں..." ملہار بیڈ سے اٹھتے ہوئے ماں کی طرف اور پھر اشعر اور حدید کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

تمنا بیگم کے جانے کے بعد وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور ایک بار پھر سے اپنی تیاری کو اچھی طرح سے دیکھنے لگے۔

اشعر صدیقی اور حدید سلمان نے سفید کرتے اور پجامے پہن رکھے تھے۔ اور ساتھ ہی گلے میں ہرے اور پیلے رنگ کی چنریاں بھی ڈال رکھیں تھیں۔ جبکہ ملہار نے کاٹن کے سفید کلفدار شلوار قمیض پہن رکھے تھے۔ اور سندھی خوبصورت سی ڈیزائن والی اجرک اوڑھ رکھی تھی اور ساتھ ہی شیشے اور زری کے کام والی سندھی ٹوپی بھی پہن رکھی تھی۔

وہ تینوں بہت جچ رہے تھے اپنے اپنے لباس میں۔ پھر وہ تینوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے اور اس جگہ پہنچے جہاں پر وہ ساری خواتین اور لڑکیاں گا بجا رہیں تھیں۔

"تم لوگ دو منٹ رکو... میں ابھی آتا ہوں..." ملہار انہیں وہیں رکنے کا کہہ کر خود دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ اسے علی بخش کو پہنانے والی لونگی (سندھی شال) اچانک سے یاد آئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان نے غیر ارادی طور پر ادھر ادھر دیکھا، تبھی اسکی نظر بے اختیار ماہم پر جا کر ٹھہر گئی۔

"چٹا ککڑ بنیرے تے

کاسنی دوپٹے والیے

منڈا اصدقے تیرے تے...."

گاتے گاتے ماہم کی نظر بھی حدید سلمان پر جا پڑی۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں تو پلٹنا بھول گئیں۔ پتا نہیں آج ایسا کیا تھا ان دونوں کی آنکھوں میں...؟ وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔ بس ایک عجیب سی کشش تھی ان دونوں کی آنکھوں میں۔

حدید سلمان کو آج اپنا آپ ماہم کی جھیل جیسی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

ماہم کی الگ حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔ اسنے بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے ڈھولک کی طرف دھیان دیا۔ جسکی تاپ بدلنے لگی تھی۔ اسکے ہاتھ رکنے لگے تھے۔ اسے آج حدید سلمان کی نظریں عجیب سے پیغام دیتی ہوئیں نظر آ رہیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

(محبت خواب کی صورت)

نگاہوں میں اترتی ہے کسی مہتاب کی صورت.

ستارے آرزو کے اس طرح سے جگمگاتے ہیں

کہ پہچانی نہیں جاتی دل بے تاب کی صورت.

محبت کے شجر پہ خواب کے پنچھی اترتے ہیں

تو شاخیں جاگ اٹھتی ہیں

تھکے ہارے ستارے جب زمیں سے بات کرتے ہیں

تو کب کی منتظر آنکھوں میں شمعیں جاگ اٹھتی ہیں.

محبت ان میں جلتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چراغ آب کی صورت

محبت خواب کی صورت۔۔۔۔۔۔

ملہار جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا... اسکی نظر سامنے کھڑکی سے باہر کسی پر جا پڑی اور پلٹنا ہی بھول گئی۔ ایک معصوم سا چہرہ پل کی پل میں اسے اپنا گرویدہ بنا گیا۔

ماہم اسے کزن کے طور پر پہلے بھی اچھی لگتی تھی۔ کیونکہ وہ باقی سب سے بہت الگ تھی' مختلف تھی۔ اسکا اخلاق اور صورت دونوں ہی ملہار کو شروع سے ہی اچھے لگتے تھے۔ مگر آج.... آج تو اسکا چہرہ ملہار کو چودھویں کا چاند لگ رہا تھا۔ جسکی روشنی سے ملہار کا اندر' باہر دونوں روشن ہوتے چلے گئے۔

اسکے قدم زمین سے چپک کر رہ گئے تھے۔ وہ اسکے معصوم چہرے کا ایک ایک نقش اپنی روح میں سمونے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

وہ سب لوگ اس وقت علی بخش کے گھر میں موجود تھے۔ یہاں پر بھی سب خواتین سہرے گا رہی تھیں۔ پھر باری باری دولہا کی طرف کی عورتوں نے علی بخش کو مہندی لگائی اور مٹھائی بھی کھلائی۔ وہ ایک خوبصورت سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ علی بخش کے چہرے اور مسکراہٹ سے اسکے دل کا حال بہت اچھے سے عیاں ہو رہا تھا۔ وہ آج بے حد خوش تھا۔

"چلو... ہم بھی دولہا بھائی کو مہندی لگائیں..." یہ نوشین تھی جو زارا اور ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے پر جوش انداز میں بولی اور ماہم کا ہاتھ پکڑ کر تمنا پھپھو کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی۔

تمنا بیگم بڑی محبت سے علی بخش کے ہاتھوں پر مہندی لگانے لگیں۔ علی بخش بھی انکی طرف مشکور نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

علی بخش انکی بہت عزت کرتا تھا۔ وہ انکے گھر کا ہی بچا تھا۔ اور اب تو مہرو کی وجہ سے وہ انہیں پہلے سے بڑھ کر عزیز ہو چکا تھا۔

"خوش رہو بیٹا! خدا تمہیں سلامت رکھے... ہر سرد گرم سے محفوظ رکھے' آمین..." تمنا بیگم اسکے شانوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دعائیں دینے لگیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آمین" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ تبھی وہ تینوں بھی آگے بڑھیں۔

"ہاتھ آگے لائیں دولہا بھائی...! آپکی تین' تین سالیاں ہیں' پہلے کس کے ہاتھ سے مٹھائی کھائیں گے...؟" زارا ہاتھ میں مہندی لیے علی بخش سے مخاطب تھی۔

"بھئی' لگتا ہے... اللہ سائیں نے آج اچانک سے میری سالیاں بھیج دیں ہیں... آج سے پہلے تو میں اس بات سے انجان ہی تھا" انہیں شرارتی ہوتا دیکھ کر وہ بھی شرارتی انداز میں گویا ہوا تھا۔

"جی بالکل ٹھیک کہا آپ نے دولہا بھائی...!" نوشین نے بھی مسکراتے ہوئے باتوں میں حصہ لیا۔

"ارے بھئی' دولہا بھائی کو تنگ مت کرو.... جلدی سے رسم کرو۔ یہ لیں دولہا بھائی! مٹھائی کھائیں' کیا یاد کریں گے کہ کتنی خیال رکھنے والی سالیاں ملی ہیں آپ کو....! فلحال تو مٹھائی کھائیں بعد میں شادی کے بعد حیدرآباد تشریف ضرور لائیے گا... ہمیں آپکی خدمت کر کے بہت خوشی ہو گی۔" ماہم نے بھی اس خوبصورت رسم میں حصہ لیا۔ اسنے نہ صرف علی بخش کو مٹھائی کھلائی اور مہندی لگائی بلکہ اسے حیدرآباد آنے کی دعوت تک دے ڈالی۔

"دولہا بھائی' اگر ان سالیوں کے ہاتھ سے مٹھائی کھا چکے ہوں تو تھوڑی سی مٹھائی ہمارے ہاتھ سے بھی کھالیں..." حدید سلمان آگے بڑھ کر علی بخش کو مٹھائی کھلانے لگا۔ ملہار نے بھی علی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بخش کا منہ میٹھا کروایا۔ اشعر صدیقی نے بھی آگے بڑھ کر ایک گلاب جامن علی بخش کے منہ میں ڈالا۔ ملہار نے ایک ہاتھ میں اسے گھڑی پہنائی اور دوسرے ہاتھ میں لال دھاگا باندھا اور پھر اسے وہ خاص قسم کی شال پہنائی جسے لونگی کہا جاتا ہے۔ اور ایک بار پھر سے اسے مٹھائی کھلائی۔

"بھئی 'اب بس کر دیں.... پہلے ہی شام سے اماں اور ادیوں نے آدھا من مٹھائی کھلا دی ہے....، اب دو کلو آپ لوگ کھلا چکے ہیں۔ ابھی یہ سب خواتین یہی ارمان لیے کھڑی مجھے دیکھے جا رہیں ہیں کے کب انہیں مجھے مٹھائی کھلانے کا موقع ملے گا؟ اور شادی میں پھر مٹھائی.....!! نہ 'نہ بس 'بس.... اب صرف مہندی لگائیں 'مٹھائی بہت ہو چکی..." علی بخش مسکراتے ہوئے سب کو ہاتھ جوڑ کر مٹھائی سے منع کرنے لگا۔ اسکی باتوں ملہار کہ ساتھ ساتھ سب ہنسنے لگے۔ ساری خواتین ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔ کچھ اور رسموں کے بعد کھانا شروع کر دیا گیا۔

+++

"بریانی تو بہت مزیدار تھی... کیا شہر سے منگوائی تھی...؟" رسموں کے ختم ہونے کے بعد دولہا والوں نے سب کو کھانا کھلایا۔ آٹھ بجے تک سب لوگ فارغ ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان کو بریانی بہت پسند آئی تھی سو وہ تعریف کیے بنا رہ نہ سکا۔

"ہاں'یار... ہم لوگوں نے شہر سے باورچی منگوایا ہے۔"ملہار نے اسکی بات کا جواب دیا۔

"ہمم!اچھی بات ہے... ویسے مجھے وہ دن بھی یاد ہیں'جب یہاں ہوٹلیں تک نہیں تھیں... نہ چائے کی اور نہ کھانے کی۔ خیر دودھ تو آرام سے اپنی بھینسوں کا مل جاتا تھا'جسکی وجہ سے چائے پینے کو مل جاتی تھی۔ مگر کھانا تو شہر سے ہی مل سکتا تھا۔ تمہیں یاد ہے ملہار...!رات کے وقت یہاں دودھ کے ساتھ روٹی اور چاول کھائے جاتے تھے..."وہ ملہار کو پرانی باتیں یاد دلانے لگا۔

ملہار اسکی بات پر کھل کر ہنس رہا تھا۔

"ہاہاہا!ہاں'اور ایک بار تم نے چاولوں میں دودھ ڈال کر کھانے کی کوشش میں دودھ بہت زیادہ ڈال دیا'پھر کھانا ہی مشکل ہو گیا... ہاتھ میں نہ دودھ آرہا تھا نہ چاول....!"ملہار نے ہنستے ہوئے کہا۔ان دونوں کی باتوں پر اشعر صدیقی بھی ہنس رہا تھا۔

"ہاہاہا!"ملہار کی بات پر حدید سلمان کا جاندار قہقہہ گونج اٹھا۔

"بھئی'میں تو شاید بچپن میں یہاں آیا تھا۔اور پھر اب آیا ہوں... مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں"اشعر نے بھی باتوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں! مجھے بھی کچھ ٹھیک سے یاد تو نہیں ہے... مگر پھر بھی یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ ماموں کے ساتھ آئے تو تھے... مگر اس وقت ہم سب لوگ بہت چھوٹے تھے' اس وجہ سے کچھ یاد نہیں..." ملہار نے اشعر کی بات کے جواب میں اسے وہ سب بتایا۔

"اور حدید سلمان صاحب! اب بولو... کیسا لگ رہا ہے میرا گاؤں...؟" ملہار فخریہ انداز میں حدید سلمان کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہاں' میری جان! میں تو حیران ہوں... بڑی چینجنگ آگئی ہے یہاں... چند ہی سالوں میں۔ اسکول' کالجز' ہوٹلز.... یہاں تک کہ ضرورت کی ہر چیز موجود ہے..." حدید ستائشی انداز میں گویا ہوا۔ وہ تینوں فنکشن سے واپسی کے بعد کافی دیر تک باتیں کرتے رہے... پھر ملہار نے انہیں سونے کے لیے کہا' کیونکہ کل بہت سارے کام کرنے تھے۔ اور ان لوگوں کو جلدی اٹھنا تھا۔ وہ بھی اسکی بات کو سمجھتے ہوئے فوراً لیٹ گئے تھے۔ مگر حدید کو رہ رہ کر ماہم کا چہرہ تصور میں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ آج نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ کروٹیں بدل بدل کر نجانے کب نیند کی آغوش میں گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تینوں کپڑے چینج کر کے باتوں میں لگیں ہوئیں تھیں۔ جبکہ تمنا بیگم سونے چلیں گئیں تھیں۔ منصور صاحب کسی ضروری کام سے دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ دیر پہلے ہی واپس لوٹے تھے اور وہ بھی سونے چلے گئے تھے۔ رقیہ بیگم تو مہرو کے پاس ہی اسکے کمرے میں سو چکیں تھیں۔

مہرو کی تو خوشی کے مارے نیند ہی اڑ گئی تھی۔ وہ جاگتی آنکھوں سے اپنی نئی زندگی شروع ہونے کے خواب دیکھنے لگ گئی تھی۔

واہ بھئی' مجھے نہیں پتا تھا کے یہاں کے فنکشن اتنے مزیدار ہوتے ہیں...؟ "نوشین " مسرت بھرے لہجے میں ان دونوں سے مخاطب تھی۔

ہاں !... مگر ہم نے بھی آج سے پہلے کہاں دیکھا تھا ایسا کچھ کسی گاؤں میں...؟ بلکہ " ہم نے تو دوسرا کوئی گاؤں ہی نہیں دیکھا۔ یہی لوگ آجاتے تھے شہر.... ہم تو بہت سال پہلے کبھی بچپن میں ہی یہاں آئے ہونگے !... کچھ بھی یاد نہیں ... مگر اس بار یہاں آکر بہت اچھا لگا ہے۔ کتنا مزا ہے یہاں۔ "ماہم بھی اس سب کے بارے میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور حدید سلمان کے بارے میں سوچتے ہوئے بولی۔ حدید کی نظریں بار بار اسے تصور میں دکھائی دیے رہیں تھیں۔

ہاں'تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر ...کیا شادی ہوتے ہی ہم واپس چلے جائیں گے...؟ """ زارا ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔

پتا نہیں ...یہ تو دادی اماں ہی بتا سکتیں ہیں۔ خیر اب سونے کی کوشش کرو۔ بارہ بج چکے ہیں۔ اور یہاں کے حساب سے ٹائم کافی ہوچکا ہے...اب سوجاتے ہیں "...ماہم اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹتے ہوئے گویا ہوئی۔

وہ دونوں تو لیٹتے ہی نیند کی آغوش میں چلی گئیں تھیں۔ مگر ماہم کی نیند نے کافی دیر تک اسے ستایا۔ دل حدید سلمان کی ان نظروں کے بارے میں سوچتے ہوئے الگ ہی لے پر دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔ ماہم مسکراتے ہوئے اسکے تصور سے دھیان ہٹاتی زور سے آنکھیں میچنے لگی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کے حدید کی نظریں ابھی بھی اس پر ٹکی ہوئیں ہیں...وہ شرماتے ہوئے اپنے منہ پر دوپٹہ ڈال کر سونے کی کوشش کرنے لگی اور بلآخر نیند کی دیوی اس پر بھی مہربان ہو گئی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج تو وہ سب بہت من لگا کر تیار ہوئیں تھیں۔ زارا نے گولڈن کلر کی خوبصورت سی کام والی میکسی پہنی تھی۔ اور اس پر بڑے بڑے خوبصورت سے ایر رنگز اور خوبصورت سی ڈیزائن والا نیکلیسٹ پہن رکھا تھا۔ اسنے میک اپ بھی بہت اچھے طریقے سے کیا ہوا تھا۔ اور ہاتھوں میں بریسلٹ اور آرٹی فیشل گجرے بھی پہنے ہوئے تھے۔

نوشین نے سبز رنگ کا فراک اور پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ گلے میں موتیوں اور ہیروں والی مالا اور کانوں میں سبز رنگ کے نگینوں والے بڑے بڑے آویزے پہن رکھے تھے۔ اور ہاتھوں میں گولڈن اور گرین کلر کی چوڑیاں اور بڑی بڑی خوبصورت سی انگوٹھیاں پہنی ہوئیں تھیں۔

ماہم بھی آج کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

اسٹائلش بلیک ایمبرائیڈری شرٹ، گولڈن جموار شرارا اور اس کے ساتھ ریڈ ایمبرائیڈری دوپٹہ جس پر گولڈن ذری اور گوٹے کا کام بنا ہوا تھا جو بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ ماہم نے ایک ہاتھ میں گولڈ کا بریسلٹ تو دوسرے ہاتھ میں خوبصورت سی ڈیزائن والی نازک سی گھڑی پہن رکھی تھی۔ کانوں میں بلیک اور گولڈن کلر کے ہیروں والے بڑے بڑے ایر رنگز پہنے ہوئے تھے۔ اور پیروں میں گولڈن کلر کی پائل پہن رکھی تھی۔ اسکی دراز اور گھنی پلکیں مسکارا لگنے کی وجہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہیں زیادہ خوبصورت لگ رہی تھیں۔ میک اپ کی وجہ سے اسکے حسن میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ وہ پہلے ہی بہت حسین تھی مگر تیار ہونے کے بعد وہ کسی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ ان تینوں نے اپنے جوڑے کی میچنگ پر ہیل والی سینڈلز پہن رکھیں تھیں۔ وہ تینوں بہت حسین لگ رہی تھیں مگر ماہم کی تو چھب ہی نرالی تھی۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ چار آنکھیں... اسے تکے جا رہیں ہیں۔

حدید سلمان کو پہلی بار احساس ہوا تھا کے ماہم اسکی زندگی ہے... اگر وہ اسے نہ ملی تو وہ جی نہیں سکے گا۔

ملہار نے بھی زندگی میں پہلی بار کسی کو چاہا تھا

ان تینوں نے مل کر مہرو کو تیار کیا تھا۔ وہ نہ نہ کرتی رہ گئی مگر انہوں نے اسکی ایک نہ سنی۔ اسے عروسی جوڑا پہنا کر' میک اب بھی اسی حساب سے کیا تھا۔ اور دونوں طرف سے دیے گئے گولڈ کے سیٹ اسے پہنا دیے۔ دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کے چوڑیاں اور گلاب کے پھولوں والے گجرے پہنائے' پازیب پہنائی۔ اور بالوں میں بھی پھولوں والے گجرے پہنا دیے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب وہ بلکل تیار تھی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اسے گھر میں تیار کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ تو بیوٹی پارلر سے تیار کی گئی دلہنوں سے بھی زیادہ حسین اور دلکش لگ رہی تھی۔ اسکا معصوم اور سادہ حسن اس چمک دمک سے دو آتشہ ہو گیا تھا۔

"ماشاءاللہ...! بہت پیاری لگ رہی ہو۔ اللہ پاک نظر بد سے بچائے... آمین۔" ماہم نے اسکی نظر اتارتے ہوئے اسے سینے سے لگا کر کہا۔ جس پر زارا اور نوشین نے بھی آمین ثم آمین کہا تھا۔

پھر وہ دونوں بھی مہرو سے باری باری گلے ملنے لگیں۔ کیونکہ صبح تک اسے رخصت ہو جانا تھا۔

+++

دولہا والے شام تک دلہن کے گھر پہنچ گئے تھے۔ کھانے پینے کا بھی بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ ملہار نے ہر طرح سے علی بخش کا ساتھ دیا تھا۔ دونوں طرف سے کھل کر خرچہ کیا گیا تھا۔

آج بھی دولہا کی طرف کی خواتین نے بڑے زور و شور سے سہرے گائے تھے۔ فجر کے وقت تک گانا بجانا لگا رہا تھا۔ آج یہ لڑکیاں بہت اداس تھیں۔ تمنا بیگم بھی چھپ چھپ کر آنسوں بہاتی پھر رہیں تھیں۔ منصور صاحب بھی اداس تھے۔ وہ اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور آج وہ رخصت ہو رہی تھی۔ انکا دل اسکی جدائی کے غم میں اندر ہی اندر روئے جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حال تو ملہار کا بھی برا تھا۔ آج اسے رہ رہ کر یہی خیال آ رہا تھا کے وقت کتنی تیزی سے گذر گیا۔ ابھی کل ہی کی بات تھی۔ مہرو ہنس ہنس کر اسے تنگ کیا کرتی تھی۔ بچپن میں بھی وہ اسے سارے گھر میں دوڑاتی پھرتی تھی۔ اور آج وہ ہمیشہ کے لیے ان سب کو چھوڑ کر اپنے پیا کے گھر جا رہی تھی۔

"ادي ھاٸي لائون · ياريو ته اسين ٘نوارو ني و·ون (بہن اب دلہا اور دلہن کے سروں کو آپس میں ٹکرانے والی رسم کرو تو ہم دلہن کو لے جائیں)" دولہا کی ماں تمنا بیگم سے بولیں۔ یہ ایک ایسی رسم تھی کے نیچے فرش پہ خوبصورت سا بستر بچھایا جاتا تھا۔ یہ بستر بلکل نیا اور لال رنگ کا ہوتا تھا۔ بستر کے بیچ میں لال رنگ کا تکیہ رکھا جاتا تھا۔ تکیے کے ایک طرف دلہن کو بٹھایا جاتا تو دوسری طرف دولہا کو بٹھایا جاتا تھا۔ دلہن بڑے سے گھونگھٹ میں ہوتی اور دولہا سہرے میں۔ علی بخش جیسے ہی۔ اس رسم کہ لیے اندر آنے لگا تو اسے دروازے پر ہی روک دیا گیا۔ پہلے دروازے کہ بیچ چینی کی چھوٹی سی پلیٹ کو الٹا کر کے رکھا گیا تھا جس کو دولہا نے زور سے پاؤں سے توڑنا تھا جس کے بعد وہ اندر آتا جہاں دلہن موجود تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان دونوں کو بھی اسی طرح بٹھایا گیا تھا۔ دلہن کے ساتھ تمنا بیگم بیٹھیں ہوئیں تھیں جبکہ دولہا کے ساتھ اسکی ماں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ اب خاندان کی بڑی اور شادی شدہ عورتوں اور چھوٹے بڑے لڑکوں اور مرد حضرات نے دولہا اور دلہن کی ٹکر کی رسم شروع کی۔

دونوں کے سروں کو آہستہ آہستہ سے ٹکرا کر دولہا اور دلہن کی ایک منتخب کی ہوئی عورت کو نیگ دیا جاتا تھا۔ ہر رسم کرنے والا انکے سروں کو آپس میں ٹکراتا اور انہیں نئی زندگی اور خوشحال زندگی کی دعا اور نیگ (پیسے) دے کر چلا جاتا۔ اصل میں سات ٹکروں کا رواج تھا مگر یہاں لوگوں کی لائین بہت بڑی تھی۔ کیونکہ آپس میں گہری رشتے داری تھی سو اس وجہ سے سب بہت خوش تھے۔ نعرے بازی اور طنز و مزاح کی فقرہ بازی بھی جاری تھی۔ اور سہرے بھی گائے جا رہے تھے۔ دولہا اور دلہن کہ بیچ میں ایک بڑا سا خوبصورت آئینہ رکھا گیا۔ جس میں دونوں کو ایک دوسرے کا چہرہ دکھایا گیا۔ دلہن تو مارے شرم کے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی مگر دولہا نے محبت پاش نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔ ایک رسم یہ بھی کروائی گئی کہ دولہا کے ہاتھ میں ہاتھ سے جھلنے والا پنکھا دیا گیا جسے اسے دلہن کو ہوا دینی تھی۔ اور یہی دلہن سے بھی کروایا گیا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر دولہا کو بھی پنکھے سے ہوا دی گئی۔ پھر دلہن کے پلو سے دولہا کے اجرک کے پلو کی گانٹھ لگا کر انہیں اٹھایا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلآخر رسم مکمل ہوئی۔اب ساری دلہن والی خواتین دلہن سے الوداع ہونے لگیں۔

سب باری باری مہرو کو گلے سے لگا کر سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خوشیوں بھری زندگی کی دعا دے رہے تھے۔

دولہا اٹھ کھڑا ہوا۔اسے پھولوں اور پیسوں والے ہار پہنائے گئے تھے۔اسے اتنا سارا بوجھ بہت تنگ کر رہا تھا۔وہ تھک بھی چکا تھا۔مگر مہرو کے اپنا بن جانے کی خوشی میں وہ سب کچھ بھلائے کھڑا تھا۔

"مہرو...میری بچی!اللہ پاک تجھے سلامت رکھے۔تم سدا سہاگن رہو۔ہر سکھ پاؤ۔میں نے ساری زندگی یہی کوشش کی کہ تمہاری ہر خواہش پوری کروں... تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہو... مگر پھر بھی مجھسے کوئی کمی رہ گئی ہو یا کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو میری بچی!اپنے اس بوڑھے بابا کو معاف کر دینا..."منصور صاحب مہرو کو سینے سے لگائے اسکے سر پر ہاتھ رکھے بھیگتے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

مہرو جو بہت دنوں سے اپنے آنسوؤں پر بند باندھے بیٹھی تھی آج سارے بند ٹوٹتے چلے گئے اور آنسو سارے بند توڑ کر اسکا چہرہ بھگوتے چلے گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بے آواز روئے جارہی تھی۔ منصور صاحب اپنی آنکھوں میں آجانے والے آنسوں صاف کرتے وہاں سے دور جاکر کھڑے ہوگئے۔

تینوں لڑکیوں نے اسے باری باری گلے سے لگایا اور روتی رہیں۔ مہرو کی حالت بھی بہت بری تھی۔ لڑکے کچھ ہی فاصلے پر کھڑے تھے۔

ملہار نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا۔

"ادا...!(بھائی) میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی..." مہرو اسکے سینے سے لگتے ہی زارو قطار روتے ہوئے گویا ہوئی۔

"ایسا نہیں کہتے میری پیاری بہن...! یہ تو دنیا کی ریت ہے۔ رومت... چپ ہو جاؤ۔ تم کونسا دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں جارہی ہو...؟ دو گلیاں چھوڑ کر تو تمہارا گھر ہے۔ ادھر دیکھو... اماں کو...! وہ بھی رو رہیں ہیں۔ اماں کو دیکھو... وہ بھی تو کتنا دور سے شادی کرکے یہاں پر چلی آئیں اور یہیں کی ہو کر رہ گئیں۔ میری بہن...! لڑکیوں کا اصل گھر تو انکے شوہر کا گھر ہوتا ہے۔ تمہیں تو کوئی بھی فکر نہیں ہونی چاہیے... سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔ چاچا سائیں کا گھر بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باباسائیں کے گھر کے جیسا ہی ہے تمہارے لیے۔اب یہ آنسو پونچھ لو میری پیاری بہن..."!ملہار نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے اسے سمجھایا۔

پھر تمنا بیگم آگے بڑھیں... اور اسے بڑی ہمت سے اپنے گلے سے لگایا۔

"اماں...!میری پیاری اماں!میں آپکے بغیر کیسے رہ پاؤں گی...؟"وہ بلک بلک کر رونے لگی۔وہ اپنی آج تک کی زندگی میں ایک رات بھی اپنی ماں سے دور نہیں ہوئی تھی۔اسکا دل دکھ سے پھٹنے لگا۔

"مہرو بیٹی!ہمارا گھر بھی تو تمہارا گھر ہی گھر ہے... تمنا بھابھی آتی رہیں گی تم سے ملنے اور تم بھی روز آجایا کرنا۔تمہیں کوئی روک ٹوک تھوڑی ہوگی..."اسکی ساس اسکے قریب آکر اسے تمنا بیگم سے الگ کرتے ہوئے شفقت بھرے لہجے میں گویا ہوئیں۔

"بھابھی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں'میری جان!پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... ہم تم سے اور تم ہم سے دور نہیں ہو۔تم روگی تو میں خود کو کیسے سنبھال پاؤں گی... مہرو؟"تمنا بیگم خود پر ضبط کرتے کرتے آخر رو پڑیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس کر دو تمنا! بچی پریشان ہو رہی ہے۔ مہرو! چندا...! سنبھالو خود کو... یہ وقت تو ہر لڑکی پر آتا ہے۔ اللہ پاک تمہیں لاکھوں خوشیاں دے۔ اس گھر کی طرح تم اس گھر میں بھی سب کا خیال رکھو، محبتیں دو اور محبتیں پاؤ۔ جیتی رہو 'سلامت رہو..." رقیہ بیگم تمنا کو تھوڑا دور کرتی خود مہرو کو سینے سے لگا کر اسے سمجھانے لگیں۔ نانی کی باتوں پر مہرو نے بھی آنسو پونچھنے شروع کیے اور خود کو سمجھانے لگی کیونکہ سب صحیح تو کہہ رہے تھے۔ تمنا بیگم نے اپنے آنسوں پونچھے اور مہرو کو ایک بار پھر سے گلے سے لگایا۔

"بیٹا! مہرو بہت نادان ہے۔ ہم نے اسکی چوٹی سے چھوٹی فرمائش بھی فرض سمجھ کر پوری کی ہے۔ اگر اس سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو... ہمیں معاف کر دینا..." تمنا بیگم علی بخش کو دعا دینے کے بعد التجائی انداز میں گویا ہوئیں۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں چاچی! مہرو اب میری ذمہ داری ہے۔ یہ بہت سمجھدار ہے۔ پھر بھی اگر اسنے کوئی بھول چوک کر بھی دی تو... میں خود کو ڈانٹ لوں گا۔" وہ آخر میں ہنستے ہوئے گویا ہوا۔ اسکی بات پر سب بھیگی آنکھوں سے ہنس پڑے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ لوگ باہر کی طرف بڑھنے لگے۔ ملہار نے مہرو کے سر پر قرآن پاک کا سایہ کر رکھا تھا۔ وہ مہرو کے گھر کے دروازے تک اسکے ساتھ گیا تھا۔ اسنے خود کو کیسے سنبھال رکھا تھا یہ تو ملہار کا دل ہی جانتا تھا۔

+++

"میری بچی! خود کو سنبھال... کب تک بیٹھی روتی رہو گی...؟ بیٹیاں چاہیں کتنی ہی پیاری کیوں نہ ہوں... ایک نہ ایک دن انکو رخصت کرنا ہی پڑتا ہے۔ بیٹا منصور! تم بھی سنبھالو خود کو۔" رقیہ بیگم نے ان دونوں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے انہیں حوصلا دیا اور دنیا کی حقیقت سمجھائی۔

وہ سمجھتے تو تھے مگر اس وقت دل کے ہاتھوں مجبور تھے۔

+++

"یار ملہار! بس کردو... کب تک یوں روتے رہوگے...؟ مانا کہ بہن کے جانے کا دکھ ہے تمہیں... مگر میرے بھائی! یہ بہنیں اور بیٹیاں تو ماں' باپ اور بھائیوں کے پاس امانت ہوتیں ہیں' اور امانت تو ہمیں ایک نہ ایک دن اسکے حوالے کرنی ہی ہوتی ہے۔ جسکی ہوتی ہے۔ اداس نہ ہو جان میری! یہ تو دنیا کی ریت ہے۔ بیٹی تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو بھی پیاری تھی۔ مگر انہوں نے بھی تو اپنی پیاری بیٹی کو رخصت کیا تھا۔ تم فکر کیوں کرتے ہو...؟ مہرو بہن تو قریب ہی بیاہ کر گئی ہے۔ وہ لوگ تمہارے اپنے ہیں... جب چاہو' چلے جانا اور مل کر چلے آنا..." حدید سلمان نے ملہار کو سینے سے لگاتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"حدید بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے ملہار! تم حوصلا کرو... اگر تم ہی اس طرح سے ہمت ہار وگے تو تمہارے اماں ابا کو کون سنبھالے گا؟" اشعر صدیقی نے بھی اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دلاسہ دیا۔

"ہاں' یار! کہہ تو ٹھیک رہے ہو تم دونوں... مگر یہ بہنیں بڑی پیاری ہوتیں ہیں۔ مہرو تو ہمارے گھر کی بلبل تھی... دیکھو' اسکے جاتے ہی کیسا سناٹا سا چھا گیا ہے گھر میں..." ملہار نے آنکھ کے کونے سے نکلتے آنسو کو الٹے ہاتھ سے صاف کیا اور خود کو سنبھال کر انسے حال دل شیئر کیا۔

"تمہاری بات بالکل صحیح ہے...، میں بھی جب سوچتا ہوں کہ نوشین ایک دن گھر چھوڑ کر مجھسے دور چلی جائے گی... صرف اتنا ہی سوچتا ہوں تو دل ڈوبنے لگتا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے... جس کو ہم میں سے کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا۔" حدید سلمان' ملہار کی حالت کو دیکھتے خود کو اسکی جگہ پر رکھ کر سوچتے ہوئے بہت افسردہ سے انداز میں گویا ہوا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے'ارے... حد یہ کیا؟ تم ملہار کو دلاسہ دے رہے ہو یا اسے اور رلانا چاہتے ہو؟ پلیز....

خود کو سنبھالو تم دونوں...، ایک دو دن تک سب کچھ سیٹ ہو جائے گا... اور ہاں 'تم لوگ مہرو

بہن کا ناشتہ لے کر نہیں جاؤ گے...؟" اشعر صدیقی نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پتا نہیں.... مگر ادی مہرو اب ستاوی (سات دن) کے بعد آئے گی'اب نجانے وہ دن سات

دن کے بعد ہو گا یا دو دن بعد...؟ مجھے ٹھیک سے نہیں پتا۔" ملہار سوچتے ہوئے بولا۔ وہ اس رسم

کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا۔

+++

وہ سارا دن گھر میں خاموشی چھائی رہی۔

کھانا وغیرہ بنانے میں زارا اور نوشین نے ماہم کی تھوڑی بہت مدد کی تھی۔ انہیں مشکل تو ہوئی

تھی مگر وہ دادی اماں کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھیں۔ وہ کہیں بھی، کسی کے بھی آگے

شروع ہو جایا کرتیں تھیں۔ سو وہ دونوں صبح سے ماہم کے ساتھ ساتھ ہر کام میں ہاتھ بٹا رہیں

تھیں۔ پھپھو کو آج آرام کرنے کا کہہ دیا تھا سب نے۔ وہ تھکی ہوئیں بھی تھیں اور اداس بھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج رات کا کھانا بہت دیر سے بنا تھا۔

"اماں! میرا خیال ہے کہ آپ کچھ دن یہاں پر رک جائیں... ویسے بھی کتنے سالوں بعد آئیں ہیں آپ...؟" تمنا بیگم اپنی ماں سے باتیں کر رہیں تھیں۔ تبھی اسی وقت ماہم انہیں کھانے کا کہنے کے لیے چلی آئی۔

"ماہم بیٹا! بھائیوں کو بھی بلالو... وہ بھی آکر کھانا کھالیں" تمنا بیگم کی بات سن کر وہ اس بات پر سر ہلاتی ملہار کے کمرے کی طرف بڑھ چلی آئی۔ مگر اب اندر جانے سے کترا رہی تھی۔ پھر مجبوراً اسے دروازے پر دستک دینی پڑی۔

"جی...؟" ملہار نے جیسے ہی دروازہ کھولا اسے سامنے پایا۔

"وہ... پھپھو نے کہا ہے کہ آپ سب لوگ کھانا کھالیں آکر" وہ بات مکمل کر کے فوراً پلٹ گئی۔ جبکہ ملہار کچھ دیر اسے جاتا دیکھتا رہا۔ پھر ان دونوں کو ساتھ لیے تمنا بیگم کے کمرے میں چلا آیا جہاں پر زمین پر دستر خوان سجا ہوا تھا۔

ماہم نے قورمہ بنایا تھا اور ساتھ میں چپاتیاں اور سادے چاول بھی بنائے تھے۔ جبکہ زارا نے سلاد اور نوشین نے رائتہ بنایا تھا۔ اب وہ سب کھانا شروع کر چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان بڑی میٹھی نظروں سے ماہم کو دیکھنے لگا۔ماہم کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اسے حدید کا اس طرح سے دیکھنا کنفیوز کر رہا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد سب ادھر ادھر ہو گئے۔ماہم برتن وغیرہ سمیٹ کر باورچی خانے میں رکھ رہی تھی۔ تبھی اسے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

اسنے فوراً پیچھے پلٹ کر دیکھا تو سامنے ہی حدید سلمان کو کچھ ہی فاصلے پر کھڑا پایا۔

"کچھ چاہیے...؟"وہ بمشکل بول پائی۔

وہ بنا کوئی جواب دیے بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

"حدید"

"ماہی"

وہ دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہی! مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے...! الفاظ انیک ہیں اور سمندر سے بھی گہرے۔ انہیں بولنے کی ہمت... میں ابھی خود میں نہیں پارہا' اگر پڑھ سکتی ہو تو میری آنکھوں میں لکھی اس تحریر کو پڑھ لو..." وہ ایک سرد آہ بھر تا بات ادھوری چھوڑ کر اسے بیتاب نظروں سے دیکھنے لگا۔

"کچھ تو بولو ماہی...! تمہاری خاموشی... میرے دل کی دھڑکنوں کو دھڑکنے سے روک نہ دے" وہ بڑے بے بس انداز میں اسکے قریب آکر اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے جذباتی انداز میں گویا ہوا۔

"حدید...! تمہیں کیا ہو گیا ہے...؟ کیسی باتیں کرنے لگے ہو تم...؟" وہ اسکی آنکھوں میں لکھی تحریر کو اچھی طرح سے پڑھ چکی تھی۔ مگر فطری شرم و حیا اسکی زبان کو وا ہونے سے روکے ہوئے تھے۔

"ماہم! مجھے... مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے... محبت...!! تم بھی مجھسے محبت کرتی ہو ناں...؟" وہ عجیب اعتبار اور بے اعتباری سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

ماہم اسکا پاگل پن دیکھ کر پریشان ہونے لگی۔ جب اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اسنے گردن جھکا دی۔

"میں تمہارے اس انداز کو کیا سمجھوں 'ماہم؟" وہ اسے شانوں سے تھام کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے قراری سے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم کا جسم اسکے یوں تھامنے پر موم کی طرح پگھلتا چلا گیا۔ اور اسنے ہاں میں گردن ہلا دی۔ جس پر حدید سلمان نے خوشی اور جذبات کے ملے جلے احساس سے بے اخیار اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ ماہم اس لمحے کے زیرِ اثر خود کو اسکی باہوں میں گھرے پا کر خاموش کھڑی رہی۔ دل اسے دغا دے چکا تھا اور وہ اس وقت پوری طرح حدید سلمان کی محبت میں ڈوبتی چلی گئی۔

حدید! پلیز....!" وہ اسکی باہوں کے گھیرے کو توڑتے ہوئے بولی۔

"اوہ! آئی ایم سوری...، لیکن ماہی...! تم مکر تو نہیں جاؤ گی ناں...؟ یاد رکھنا..! اگر تم کبھی بدلیں... تو وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہو گا!!" حدید سلمان اسکے دونوں ہاتھ مظبوطی سے تھامتے ہوئے بہت جنونی انداز میں جھانکتے ہوئے بولا۔

"نہیں مکرتی....! لیکن تم اب یہاں سے جاؤ....اگر کوئی آ گیا تو نجانے کیا سمجھے..!! یہ ہمارا گھر نہیں" ماہم گھبرائے ہوئے لہجے میں بولتی اس سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر رخ موڑ گئی تھی۔

"اچھا میری جان! جو تمہارا حکم..." حدید سلمان فوراً وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ ماہم کا تو جیسے رکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرے مالک...! مجھے معاف کر دینا۔ یہ مجھسے کیا ہو گیا...؟ میں... اسکے سینے سے...!!" اس سے آگے کا جملا ماہم کے منہ میں ہی رہ گیا تھا۔ اسے عجیب سا ڈر محسوس ہونے لگا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسنے کوئی چوری کی ہو.... یا گناہ کیا ہو۔

حدید کی دھڑکنوں کی آواز اور اسکی تپتی سانسوں کی تپش اسے ابھی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن محبت کے اس اظہار نے اسکے دل کو بہت ہلکا پھلکا کر دیا تھا۔

وہ سر جھٹک کر پھر سے اپنے کام میں لگ گئی۔ جبکہ حدید سلمان ملہار کے کمرے میں چلا آیا تھا۔ اور وہیں پر ایک خوبصورت سی چارپائی پر بیٹھ گیا تھا۔

حدید سلمان اب دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کے یہاں سے جاتے ہی وہ کاروبار میں اپنے والد اور چچا کا ہاتھ بٹائے گا۔

بہت ہو چکی آوارگی... بہت ہو چکی موج مستی.... اب اسے سیریس ہونا ہی چاہیے۔ اور تقدیر نے بھی اسکے بارے میں ایسا ہی کچھ سوچ رکھا تھا کہ حدید سلمان بھی غیر سنجیدگی بھول بھال کر سنجیدہ ہو جائے۔

وہ ملہار کے کمرے میں بیٹھا سوچوں کے تانے بانے بن رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

اگلے دن وہ سب جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔

مہرو ابھی اپنے سسرال میں تھی۔ دو دن بعد اسے آنا تھا۔ مگر اشعر کے کام کا مسئلہ تھا۔ اور لڑکیوں کی پڑھائی کا ہرج ہو رہا تھا۔

"اماں جان! آپ تو رک رہی ہیں ناں...؟" منصور صاحب نے اپنی ساس صاحبہ کو مخاطب کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا۔

"ہاں بیٹا! میں تمنا کی اور تمہاری بات بھلا کیسے ٹال سکتی ہوں۔ میں ابھی یہیں ہوں۔ مہرو سے بھی ملنا ہے' بعد میں ملہار کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ ماہم! تم بھی میرے ساتھ رک جاتیں تو اچھا تھا، دونوں کچھ دن بعد چلیں گے فلحال تم بھی رک جاؤ۔" رقیہ بیگم' منصور صاحب کو جواب دینے کے بعد ماہم سے مخاطب ہوئیں تھیں۔

ماہم مسکرا کر ہاں میں گردن ہلانے ہی والی تھی کہ اسکی نظریں حدید سلمان کی نظروں سے جا ٹکرائیں۔ جہاں ایک التجا تھی' گذارش تھی کے وہ اسکے ساتھ واپس جائے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ماہم کی محبت کا پہلا امتحان تھا۔

"دادی اماں! وہ... میں رک تو جاتی مگر.... وہاں امی کو بھی کام وغیرہ میں میری ضرورت پڑتی ہے۔ اور یونیورسٹی بھی جانا ضروری ہے... آپ جلدی آجایئے گاناں..." ماہم کا دل جانتا تھا کہ اسے اس وقت سب کے سامنے دادی کو جواب دیتے کتنی شرمندگی کا احساس ہوا تھا۔ مگر اسنے ان نظروں کی التجا کا مان رکھ لیا تھا۔ حدید سلمان کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔ اسے اس وقت ماہم پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ کس طرح سے اسنے اسکی بات مان لی تھی۔ جبکہ ماہم سب سے نظریں چرا رہی تھی۔

ملہار جو اس امید سے وہاں کھڑا تھا کے شاید وہ یہاں کچھ دن اور رک جائے' اسکے انکار پر اسکا دل ٹوٹ سا گیا تھا۔ اسکے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ اسے روک سکتا۔ جبکہ ماہم نے اپنا آپ تو محبت کے نام کر دیا تھا۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ حدید سلمان کی حد درجہ جذباتیت اور بے قراریوں کے سمندر کو کیسے بند باندھ پائے گی۔

پھر کچھ دیر بعد وہ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

+++

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمنا بیگم اب خود کو سنبھال چکیں تھیں۔اور گھر کے کاموں میں لگ گئیں' کیونکہ اب گھر کے سارے کام انہیں اکیلے ہی کرنے تھے۔مہرو تو اپنے گھر چلی گئ تھی۔

رقیہ بیگم بیٹھے بیٹھے بھی جو ہو سکتا تمنا بیگم کی مدد کرا دیا کرتیں تھیں۔کبھی سبزی کاٹ کر دیتیں تو کبھی کوئی اور چھوٹا موٹا کام کر دیتیں تھیں۔ایسے ہی چھوٹے موٹے کاموں میں انکا ہاتھ بٹاتیں تھیں۔جبکہ تمنا بیگم ناں'ناں کرتی رہ جاتیں تھیں۔

منصور صاحب دوبارہ سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔جبکہ ملہار کا پورا دھیان گھر کی طرف ہی تھا۔وہ اپنی ماں کی اداسی اور تنہائی کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔وہ سوچنے لگا کہ ماں کو کوئی کام والی رکھ کر دے۔اور اسنے جلد ہی یہ انتظام کر دیا تھا۔بس کھانے وغیرہ کی ذمہ داری تمنا بیگم نے خود سنبھالی ہوئی تھی۔

+++

اشعر صدیقی گھر پہنچتے ہی اپنے کچھ ورکرز سے رابطے میں لگ گیا تاکہ انسے آفس کے کام کی صورتحال جان سکے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زارااور نوشین پڑ کر سو گئیں۔وہ تھکن سے چور ہو چکی تھیں۔جبکہ ماہم اپنے اور دادی اماں کے مشطر کہ کمرے میں بیٹھی'اپنی جان کو لگنے والے اس روگ کے بارے میں سوچنے لگی۔ تبھی اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ماہم کو حیرت ہوئی کے دروازے پر دستک کون دے رہاہے'جبکہ دروازہ تو کھلا ہوا ہے؟

ماہم نے سامنے دیکھا تو حدید سلمان کو گھڑا پایا۔ماہم کو اس وقت حدید سلمان سے خوف سا محسوس ہونے لگا۔

"اندر آنے کو نہیں کہو گی...؟"وہ اسکی جھجک کو محسوس نہیں کر سکا تھا۔

"ہاں'آجاؤ...حدید!"وہ بوکھلاتے ہوئے بولی۔

حدید خاموشی سے ایک صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میرا آنا برا تو نہیں لگا؟"وہ ٹٹولتی نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"حدید!مجھے ڈر لگ رہاہے۔"وہ پوری سچائی سے گویا ہوئی۔

"مجھسے؟"وہ اپنی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے حیرت زدہ سا گویا ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پتا نہیں..." وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"ماہم...! تم مجھ پر شک کر رہی ہو...؟" وہ صوفے سے اُٹھتا نہایت دکھی ہوتا ہوا بولا۔

"نہیں... شک نہیں کر رہی... مگر مجھے ڈر سا لگ رہا ہے۔ حدید! میں ایک لڑکی ہوں' میں بہت کمزور ہوں.... میری عزت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری ہے..." وہ اپنی بات کرتے کرتے رو پڑی۔

"ماہم' ماہم...! خدا کے لیے.... مجھے میری نظروں میں گراؤ تو مت....! میں تم سے محبت کرتا ہوں اور خدا کی قسم' میری محبت پاک محبت ہے۔ بس اس بے اختیار جذبے نے ذرا بے بس کر دیا جو اس دن میں نے تمہیں...." وہ جملا مکمل کرنے سے پہلے رک گیا۔

"تم مجھے اچھی طرح سے جانتی ہو ماہی...! پھر یہ بے اعتباری کیوں...؟" وہ شدید دکھ بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"یہ سب کیا ہو گیا حدید...؟ ہم یہ کس راہ پر چل نکلے ہیں...؟ یہ راہ بہت خاردار اور بھیانک ہے۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" وہ خوفزدہ سے لہجے میں بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیسی بات کر رہی ہو ماہی...؟ محبت کوئی گناہ نہیں ہے... محبت تو خوش قسمت لوگوں کے دلوں کو آباد کرتی ہے۔ محبت صبر سکھاتی ہے شکوہ نہیں...! محبت تو خدا کا انمول تحفہ ہے۔ محبت ایسی ماورائی چیز ہے' اسکا بار اٹھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں...!! محبت ایک طوفان ہے' محبت ایک ایسی آگ ہے جو محبت کرنے والے دلوں کو اندر ہی اندر جلاتی رہتی ہے' اور جلا کر کندن بنا دیتی ہے۔ اور جانتی ہو...؟ محبت وہ اوس ہے' جو محبت کرنے والے دلوں کو پھولوں کی طرح کھلاتی ہے۔ محبت ایک نہ ختم ہونے والا سفر ہے۔" وہ اسکے بیڈ سے تھوڑے فاصلے پر آ کر کھڑا ہوا۔ اس وقت اسکی آنکھیں عجیب سی چمک لیے ہوئے تھیں۔ اور اسکا لب و لہجہ بہت بدلہ ہوا تھا۔ وہ ماہم کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ بلکہ وہ کہیں اور ہی پہنچا ہوا تھا۔

یہ وہ حدید سلمان بالکل بھی نہیں تھا۔ اسکے چہرے پر تو بہت عجیب سا نور پھوٹتا محسوس ہو رہا تھا۔

"یوں تو محبت کی کوئی تکمیل نہیں مگر... محبت اپنے آپ میں ایک مکمل جذبا ہے...!! محبت تو بندے کو خدا سے ملانے والی ایک بہت پر نور کڑی ہے۔ اور پتا ہے...؟ جب محبت ہوتی ہے تو لفظ "میں" ختم ہو جاتا ہے' یاد رہتا ہے تو بس "تم"...!! ماہم! جب سے میرا احساس بدلا ہے... میری آنکھیں ہر گھڑی تمہارا دیدار کرنا چاہتیں ہیں۔ میرا دل تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہے' اور جب تک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تمہیں دیکھ نہ لوں' مجھے قرار نہیں ملتا۔ماہم! جانتی ہو...؟ جس دل میں کسی کی سچی محبت ہوتی ہے ناں...وہ دل خدا کی یاد سے' اسکے ذکر سے خالی نہیں ہوتا۔ محبت کرنے والا انسان' انسان بن جاتا ہے' مومن بن جاتا ہے۔ماہم! محبت ہوس کا نام نہیں' محبت تو ایک نورانی اور پاک جذبا ہے' جو دو دلوں کے بیچ ہوتا ہے۔ محبت جسموں کے رشتوں سے بہت آگے کا رشتہ ہے' بہت سچا' بہت مظبوط' کبھی نہ ختم ہونے والا اٹوٹ رشتہ۔ماہی! اگر میں مر بھی جاؤں ناں...تو محبت نہیں مرے گی۔ میری روح تمہاری روح کی منتظر رہے گی۔ماہی! تم ڈرو مت...میں بے بس ضرور ہوں... مگر بے غیرت نہیں...!! تمہاری عزت' میری عزت ہے!! میری نگاہ جب بھی تمہاری طرف اٹھے گی اور اس میں تمہارے لیے احترام ہو گا۔ لیکن ماہی...! میری مجبوری سمجھو....! میری وحشتوں کو قرار دو...مجھے خود سے دور نہ کرو۔ میں کوئی چھوٹ کی بیماری نہیں...جو تم خود کو مجھسے دور کر رہی ہو۔ پلیز ماہی! میرا اعتبار کرو۔ مجھے تم سے محبت ہے....!!! میری ہر اک سانس اب تمہارے نام ہے۔ تم اپنی ان آنکھوں کو' اپنے ان ہونٹوں کو اور اپنے اس معصوم سے چہرے کو کبھی مجھسے دور مت کرنا...میں مر جاؤں گا..." وہ اسکے قریب آکر اسکی آنکھوں اور چہرے کو عقیدت سے چھوتے ہوئے بے قراری سے بولا۔ حدید سلمان کو پتا ہی نہیں چلا کہ اسکی آنکھوں سے کب سے آنسوں بہے جا رہے ہیں۔ اور ماہم بت بنی اسے سنتی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتی رہی۔ اسکا دل حدید سلمان کے جملوں پر... اسکی باتوں پر یقین کر چکا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ حدید سلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ اور اسکے الفاظ اور اسکی آنکھیں' اسکے دل میں موجود جذبے کا پتہ دے رہی

تھیں۔

ماہم اسکے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی۔

"ارے یہ کیا؟" وہ اسے فوراً شانوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"تم کبھی مجھے چھوڑ تو نہیں دوگے حدی...؟" وہ عجیب دیوانے پن سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔

"بس اس دن چھوڑوں گا.... جس دن میرا جنازہ اٹھے گا۔" وہ اسے بازوں سے تھامتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا مسکراتے ہوئے بولا۔

"حدید..." وہ بے اختیار اسکے سینے سے سر ٹکاتے ہوئے بے تحاشا رونے لگی۔ کیونکہ وہ ڈر گئی تھی۔ محبت کا بار اس سے اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ وہ بہت کمزور تھی۔ بہت حساس تھی۔ حدید سلمان میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی جان بسی تھی۔ وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ اب اسکے لیے بہت قیمتی بن چکا تھا۔ بہت خاص بن چکا تھا۔

"اچھا... بس چپ کر جاؤ...، پگلی... ہم تو بہت خوش قسمت ہیں' کے محبت نے ہمارے دلوں میں گھر بنایا ہے... اسنے ہمیں منتخب کیا ہے۔ تم پریشان مت ہو میری جان...! یہ سب ابھی نیا ہے' اس لیے تم گھبرا گئی ہو... تم مجھسے نہیں... خود سے ڈر گئی ہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہماری بے قراری اور بے اختیاری کو بہت جلد سکون مل جائے گا۔ اچھا اب تم آرام کرو۔" وہ پیار سے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"ارے ہاں...! جو بات تمہیں بتانے آیا تھا وہ تو رہ گئی۔" وہ اسے بیڈ پر بٹھا کر خود دوبارہ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں کل سے ابو کے ساتھ کام پر جا رہا ہوں... سوچ رہا ہوں کے جلد از جلد اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں۔" وہ اسے میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"یہ بات تمہارے ذہن میں کیسے آئی؟" ماہم کو اسکی باتوں سے بہت ہمت و حوصلا ملا تھا۔ سو وہ بھی پہلے کی طرح نارمل ہوتے ہوئے عام سے انداز میں بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس میری جان...!ہے کوئی بہت خاص... جسے اپنا بنانے سے پہلے مجھے خود کو اسکے لائق بنانا ہے" وہ عقیدت و محبت سے گویا ہوا۔

"اچھا جناب...؟" ماہم اسکی بات پر مسکرانے لگی۔

"جی جناب! یہ سچ ہے... لیکن مجھے بہت وقت لگے گا'خود کو اس مقام پر لانے کے لیے...اسکے لیے مجھے تمہاری دعا چاہیے ماہم۔" وہ اسکے چہرے اور آنکھوں کو تکتے ہوئے بولا۔

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے...؟تم میرے کزن ہو'میں تمہارے لیے ضرور دعا کروں گی کہ اللہ پاک تمہیں کامیاب کرے۔ آمین" وہ صدق دل سے گویا ہوئی۔

"صرف کزن؟" وہ حیرت سے بولا۔

"سب کچھ...!" ماہم شرمیلی مسکان کے ساتھ بولتی سر جھکا گئی۔ حدید سلمان بھی مسکرا کر رہ گیا۔

+++

اگلے دن سے حدید سلمان کام پر جانے لگ گیا تھا۔ اسکی یہ تبدیلی سب نے نوٹ کی تھی۔ مگر اس وجہ تک کوئی بھی پہنچ نہیں سکتا تھا۔ حدید سلمان بہت من لگا کر کام کرنے لگا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زندگی پھر اپنی پہلی والی رٹین پر چل نکلی تھی۔اگر کچھ بدلا تھا تو وہ دونوں تھے۔انکے احساسات تھے۔

حدید جب گھر لوٹتا تو اسکی نظریں ماہم کی متلاشی ہوتیں تھیں۔ماہم بھی بار بار گھڑی کی طرف دیکھتی رہتی جب تک حدید سلمان گھر نہ آجاتا...،وہ اسے پانی دیتی'چائے بنا کر دیتی' کھانا دیتی اور اسے خاموش نظروں سے تکتی رہتی اور اس طرح سے اسکے دل کی پیاس بجھتی رہتی تھی۔حدید بھی اسے تکے جاتا۔

وہ دیکھ رہا تھا کے ماہم بہت بدل چکی ہے۔اسے حدید کے سوا کسی کا ہوش نہ رہا تھا۔کبھی کبھی تو حدید سلمان خود اسے ٹوک جاتا کہ اس طرح مت دیکھو سب بیٹھے ہوئے ہیں۔اور ماہم اپنی بے اختیاری پر خود کو سرزنش کرتی رہ جاتی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گم اپنی اپنی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے تھے۔

بیٹا حدید!وہ سوٹ تو پکڑانا مجھے۔"حدید سلمان اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔اور بے دھیانی میں اسنے سلمان صاحب کو کپڑے پکڑا دیے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے بیٹا! یہ نہیں کہا... وہ ڈبے والا سوٹ مانگا تھا۔" انکی بات پر حدید سلمان چونکتے ہوئے انکی طرف دیکھنے لگا۔

سلمان صاحب اسکی ایسی حالت پر پریشان ہی تو ہو گئے تھے۔ ویسے تو وہ حدید کی کام میں لگن بھی دیکھ رہے تھے مگر وہ کبھی کبھی انہیں کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا یا کھویا کھویا سا محسوس ہونے لگتا تھا۔ لیکن آج حدید نے بے دھیانی میں انکو غلط کپڑے پکڑا دیے تھے اور پھر انکی بات پر جس طرح چونک کر انہیں دیکھا تھا۔ اس بات پر سلمان صاحب فکر مند ہو گئے تھے۔

"کیا بات ہے بیٹا! تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟" انہوں نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابو! میں بلکل ٹھیک ہوں' آپ فکر نہ کریں۔ میں بس ذرا کچھ سوچ رہا تھا۔" وہ انکو فکر مند ہوتا ہوا دیکھ کر سچائی سے گویا ہوا۔

"کن سوچوں میں گم رہنے لگے ہو حدید؟" وہ متفکر سے بولے۔

"کچھ نہیں ابو! بس یونہی... آپ پریشان نہ ہوں' میں بلکل ٹھیک ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی بات پر سلمان صاحب نے ہولے سے ہاں میں گردن ہلائی اور پھر وہ بھی اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

"ماہی! مجھے کام کرنے دو یار... کیوں بار بار میرے خیالوں میں آجاتی ہو...؟ کیوں تصور میں آ کر میرا سارا دھیان اپنی طرف موڑ لیتی ہو...؟ اور میں.... گڑبڑ کر دیتا ہوں۔" وہ ماہم کے تصور سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کام بھی کرتا رہا۔

+++

"ماہم بیٹا! رات کے کھانے کی تیاری ابھی سے شروع کر دی...؟ کچھ دیر آرام ہی کر لیتی۔ یونیورسٹی سے آکر کاموں میں لگ جاتی ہو... کچھ دیر آرام بھی کر لیا کرو میری جان۔" نجمہ بیگم اسے وقت سے پہلے کچن میں کام کرتے دیکھ کر محبت سے گویا ہوئیں۔

"امی... ! نجانے کیوں...؟ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے وقت ٹھہر سا گیا ہے' رک سا گیا ہے' گھٹن سی ہونے لگتی ہے۔" وہ اپنے خیالوں میں گم بولے گئی۔

"مگر تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے...؟ ماہم! تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے...؟ ارے ہاں' تم کسی کو بہت مس کر رہی ہو ناں؟" وہ ماں کی باتیں بھی سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ کام بھی کر رہی تھی۔ تبھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکی اس بات پر ماہم نے دھڑکتے دل کے ساتھ چونک کر انکی طرف دیکھا تھا۔ جیسے کے انہوں نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا ہو۔

"امی جی!اا... ایسی تو کوئی بات نہیں۔" وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ اور اپنی جگہ چور سی بن گئی۔

"ماہم! میں تمہیں اچھی طرح سے جانتی ہوں... اور میں وہ وجہ بھی جان چکی ہوں' جس وجہ سے تم بہت کھوئی کھوئی اور اداس سی رہنے لگی ہو..." نجمہ بیگم اسکے شانے پہ ہاتھ رکھ کر بولیں۔

"نن... نہیں تو امی جان! ایسی تو کک... کوئی بات نہیں ہے' آپ کو کیا ہو گیا ہے...؟" ماہم ڈر کے مارے اٹک اٹک کر بولنے لگی۔

"ارے... تم تو پریشان ہی ہو گئی...، میری بچی! میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری دادی اماں کئی دنوں سے تم سے دور ہیں... تم مجھسے زیادہ انسے اٹیچ رہی ہو بچپن سے ہی' اور اتنے دنوں سے وہ وہاں گاؤں میں ہیں' اسی لیے تم اداس ہو...، کیا تم یہ بات نہیں جانتی...؟" نجمہ بیگم کو ماہم کے انداز پر حیرت ہی تو ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اوہ!اچھا!ہاں'ہاں...امی جان...!آپ بلکل صحیح سمجھیں ہیں...."ماہم تھوک نگلتے ہوئے دھڑکتے دل کو سنبھالتی بمشکل مسکراتے ہوئے گویاہوئی تھی۔اسے تو ایسالگا تھا کہ امی اسکے دل تک رسائی پاچکی ہیں۔

"اچھاتم کھانابنالو۔میں ذراباجی کو دیکھ لوں"وہ ماہم کو کچن میں چھوڑ کر خود حدید سلمان کے پورشن کی طرف چلیں گئیں۔جبکہ ماہم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سکون کا سانس لیا۔

+++

وہ کچن سمیٹ رہی تھی تبھی کسی نے پیچھے سے آکر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

ماہم کا دل تیز رفتار سے دھڑکا تھا۔

"ہاتھ ہٹائیں حدی!"وہ آہستہ سے بولی۔

"ارے واہ!کیسے پہچانا؟"حدید سلمان مسکراتے ہوئے اسکارخ اپنی طرف کرتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں گویاہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاہا! یہ ناں پوچھیں...،اچھا آپ یہ بتائیں کہ آپکو کچھ چاہیے تھا کیا....؟" وہ ہولے سے ہنستے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔ وہ اسے اس وقت یہاں کچن میں دیکھ کر یہی سمجھی تھی کہ اسے کچھ چاہیے۔

"ہاں"

"کیا؟"

"تم"

"مطلب" وہ ناسمجھی کے انداز میں اسکی طرف دیکھنے لگی۔

"تھوڑا وقت مل سکتا ہے' آپ کے قیمتی وقت میں سے؟ جب دیکھو کسی نہ کسی کام میں لگی رہتی ہو.... تھکتی نہیں اتنے سارے کام کرنے سے...؟" حدید سلمان اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسکے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تھکتی ہوں مگر....." وہ آدھی بات کے درمیان میں رک گئی۔

"مگر کیا؟" حدید کو اسکا ادھورا جملا حیران اور پریشان ہی تو کر گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں دیکھتے ہی میری ساری تھکن کہیں گم ہو جاتی ہے...، جانتے ہو حدید! میں جان بوجھ کر سارا دن خود کو تھکاتی ہوں' پتا ہے کیوں؟" وہ معصومیت سے بولے جارہی تھی۔

"کیوں؟" وہ اسکے معصوم سے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے اسکی بات دھیان سے سننے لگا۔

"کیونکہ تمہیں دیکھنے کے بعد میرے جسم میں جیسے نئ زندگی' نئ توانائی آجاتی ہے..." وہ اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آرام آرام سے چھڑاتی ہوئی پوری سچائی سے گویا ہوئی۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو ماہی...! میں بھی بلکل ایسے ہی محسوس کرتا ہوں... میرا دماغ.... اور میری آنکھیں' میرا وجود بہت تھک جاتا ہے' مگر تمہیں دیکھتے ہی ایک سکون سا مل جاتا ہے... یوں لگتا ہے جیسے میرا خون بڑھ گیا ہو...." حدید سلمان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ ماہم اسکی آنکھوں میں' اسکی باتوں میں ڈوبتی چلی گئی۔

حدید کے الفاظ ماہم کے دل میں سکون بھرتے چلے گئے۔

وہ دونوں محبت کی حدوں کو پار کر کے اب عشق کی حد میں قدم رکھ چکے تھے۔ اور دونوں کو ہی عشق کی لگن ایسی لگی تھی کہ وہ دونوں ہی دنیا بھولتے جارہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

مہرو پورے سات دن بعد اپنے میکے آئی تھی۔ تمنا بیگم نے پر تکلف سا اہتمام کیا تھا۔

علی بخش کی ساری فیملی دولہا اور دلہن کے ساتھ اس دعوت میں شریک تھی۔

منصور صاحب اور ملہار بھی آج گھر پر موجود تھے۔

کھانے کے بعد وہ ماں کے پاس کچن میں چلی آئی تھی۔

"کیسی ہو اماں؟ تمہاری بہت یاد آ رہی تھی۔ تم لوگ میرے گھر آئے کیوں نہیں...؟" مہرو ماں کے گلے لگتے ہوئے نروٹھے انداز میں بولی۔

"ارے پگلی... میں تو تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ تم تو یہاں کی ریت 'رسم جانتی ہو... سات دن بعد ہی دلہن اپنے میکے آتی ہے 'ہم ایسے کیسے چلے آتے...؟ بیٹا! وہ اب تمہارا گھر ہے 'تم آتی جاتی رہنا۔ مگر اپنے گھر اور سسرال کو ٹائم دو 'انہیں سمجھو...! بے شک ہمارا رہن سہن ایک جیسا ہے مگر ہر گھر کے طور طریقے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں بیٹا....، تم انکے رنگ میں رنگ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاؤ... جیساوہ کرتے ہیں' جیساوہ کہتے ہیں' تم وہ کرو۔ اور کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ دینا میری بچی..." تمنا بیگم اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اسے پیار سے سمجھانے لگیں۔

"اماں! تم فکر مت کرو... میں کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔ اور اماں! وہ سب بہت اچھے ہیں' میرا بہت خیال رکھتے ہیں..." مہرو کے لہجے اور آنکھوں سے خوشی چھلک رہی تھی۔ تمنا بیگم کا دل سکون سے بھر تا گیا۔

"علی بخش! تو تمہارا خیال رکھتا ہے ناں...؟" تمنا بیگم نے مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔

"اماں! وہ تو میرا دیوانہ ہے' پگلا ہے۔ میرے کہنے سے پہلے ہی میری بات کو جان لیتا ہے۔" وہ شرماتے ہوئے اپنی ماں سے اپنا حال دل کہنے لگی' کیونکہ اسکی ماں اسکی دوست بھی تھیں۔

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے کچن سے باہر نکلیں تو سامنے سے آتے ملہار سے مہرو مخاطب ہو کر بولی۔

"ادا! تم کیسے ہو؟ تم بھی نہیں آئے میرے گھر؟" اسکی معصوم سی باتوں پر ملہار مسکرا دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں ٹھیک ہوں ادی...، اور میں تمہارے گھر آؤں گا ایک دو دن میں..." وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

پھر وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے اندر کمرے کی طرف بڑھ گئے جہاں پر سب بیٹھے ہوئے تھے۔

+++

(محبت ابر کی صورت)

دلوں کی سرزمیں پہ گھر کے آتی ہے اور برستی ہے

چمن کا ذرہ ذرہ جھومتا ہے مسکراتا ہے

ازل کی بے نمو مٹی میں سبزہ سر اٹھاتا ہے

محبت ان کو بھی آباد اور شاداب کرتی ہے

جو دل ہیں قبر کی صورت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت ابر کی صورت.

____

آج وہ اسکے ساتھ چھت پر موجود تھی۔

وہ گھر کے سارے کام نپٹا کر فارغ ہوئی تو حدید سلمان نے اسے چھت پر آنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ بنا کسی ڈر بنا کسی خوف کے اسکے پیچھے پیچھے چھت پر چلی آئی۔

"کہو" وہ دونوں چھت پر پڑی چارپائی پر بیٹھ چکے تھے۔ حدید نے اسکے ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھے۔ تبھی وہ اسکی آنکھوں میں تکتے ہوئے سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔

"ماہی! میں تم سے بہت بہت ناراض ہوں۔" وہ بنا کوئی تاثر دیئے گویا ہوا۔

"لیکن کیوں...؟ میں نے کیا کیا ہے...؟" وہ حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھ کر بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ پوچھو کہ کیا نہیں کیا...؟ ہر وقت میرے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہو' کوئی کام نہیں کرنے دیتی' کبھی مسکراتے ہوئے اپنے پاس بلاتی ہو تو کبھی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میرے پاس سے گذر جاتی ہو... جہاں دیکھتا ہوں بس تم ہی تم نظر آتی ہو...! مجھے تو لگتا ہے کہ تم مجھے دیوانہ کرکے ہی چھوڑو گی..." وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔

"اللہ نہ کرے...! خدا تمہیں سلامت رکھے' آمین" ماہم نے گھبراتے ہوئے اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے تم تو ایسے ڈر گئی جیسے میں نے اپنے مرنے کی بات کر دی ہو...!" حدید سلمان نے مزید اسے چھیڑا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتی ہے۔

"حدی...! پلیز..... ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ خدا تمہیں میری عمر بھی دے دے۔ پلیز اب کبھی ایسے الفاظ منہ سے مت نکالنا' ورنہ میں رو دوں گی...!" وہ رونے لگ گئی۔

"ارے ارے...! اچھا بابا آئی ایم سوری... اب ایسی کوئی بات نہیں کروں گا..." اسنے آج پھر سوری کہتے ہوئے ماہم کے کان پکڑے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایسی باتیں مت کیا کرو حدی! میرا دل گھبرانے لگتا ہے... میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی....! تمہاری قسم حدی! اگر کبھی تم نے مجھے چھوڑا یا اپنی نظریں بدلیں 'تو اس دن ہی تمہاری ماہی مر جائے گی..." وہ ایک بار پھر سے رو دی تھی۔

"ارے ارے... یہ کیا؟ میں تو اس چاند کی روشنی میں اپنے چاند کا دیدار کرنا چاہتا تھا مگر تم نے تو بادل لا کر برسات کر دی..." وہ اسکی آنکھوں میں آجانے والے آنسوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر لیتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے لگانے لگا۔

"پھر کبھی ایسی بات تو نہیں کرو گے نا...؟" وہ بڑی بڑی خوبصورت سی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کبھی نہیں میری جان...! اچھا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو اور فٹافٹ ہنس کر دکھاؤ..." اسکی بات پر ماہم فٹ سے ہنس دی۔

"یہ ہوئی نا بات...! ویسے تم ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو۔" حدید نے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے رومنٹک انداز میں کہا۔ جس پر ماہم نے شرماتے ہوئے اپنی لمبی موڑی ہوئی گھنی پلکیں جھکا لیں۔ اسکی اس ادا پر حدید سلمان نہال ہی تو ہو گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا ماہی! میں تمہارے لیے ایک چیز لایا ہوں۔" وہ اپنا سیدھا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہے یہ...؟" وہ اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔

"خود ہی دیکھ لو..." وہ ایک چھوٹی سی ڈبیا اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

ماہم نے اسکے ہاتھ سے وہ ڈبیا لے لی اور اسے کھول کر دیکھا۔ڈبیا کے اندر ایک خوبصورت سی گولڈ کی انگوٹھی تھی۔ماہم انگوٹھی کو دیکھ کر شرماتے ہوئے حدید سلمان کی طرف دیکھنے لگی۔

"پہن لو نا اسے..." وہ اسے اس طرح خاموش بیٹھے دیکھ کر بولا۔

"نہیں حدی! ابھی نہیں...جب وقت آئے خود پہنا دینا'میں منع نہیں کروں گی۔" ماہم نے بڑے پیار سے انگوٹھی کو چومتے ہوئے اسے ڈبیا میں واپس رکھ دیا۔

"لیکن ابھی کیوں نہیں...؟" اسے ماہم کا انکار سمجھ نہ آیا تھا۔

"پاگل! یہ انگوٹھی یونہی نہیں پہنی جاتی...،یہ باقاعدہ ایک رسم کے تحت پہنی یا پہنائی جاتی ہے۔ اگر میں تمہارے کہنے پر اسے پہن بھی لوں'تو کسی کے پوچھنے پر کیا بتاؤں گی؟اس لیے تم فلحال اسے اپنے پاس رکھ دو...جب وقت آئے تو سب کے سامنے...پورے حق سے پہنا دینا مجھے..."

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ساری بات سمجھاتے ہوئے انگوٹھی والی ڈبیا اسکی طرف بڑھادی۔

"چلو ٹھیک ہے... تب تک میں اسے تمہاری امانت کے طور پر اپنے پاس رکھوں گا' اور روز اسے دیکھتا رہوں گا تاکہ میں جلد از جلد اس مقام پر پہنچوں اور تمہیں چاچو سے مانگ سکوں' اور اس دن تمہیں پورے حق سے یہ پہنا سکوں' ٹھیک ہے؟" وہ اس ڈبیا کو ماہم کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اسے اپنی جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔

"ہمم ٹھیک ہے" ماہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جس پر حدید نے تھوڑا اسکے قریب ہوتے ہوئے ماہم کی لٹ کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اسے بل دینے لگا۔ جو کب سے ماہم کے چاند سے چہرے کو چھو رہی تھی۔

"اچھا حدی! ایک بات پوچھوں"

"پوچھو حدی کی جان!" وہ بڑے رومنٹک انداز میں اسکے چہرے کو دیوانوں کی طرح تکتے ہوئے بولا۔

"تمہیں آج کا کھانا کیسا لگا؟" وہ بھی اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس آج کا...؟میں ہر روز اپنی پسند کا کھانا ٹیبل پر دیکھ کر حیران بھی ہوتا ہوں اور خوش بھی...، ویسے ایک بات تو بتاؤ... تمہارے ہاتھ کا ذائقہ اتنا اچھا ہے یا یہ محبت کا ذائقہ ہے...؟"وہ شرارت بھرے انداز میں آنکھ مارتے ہوئے شرارتی نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"پتا نہیں...اچھا اب میں چلتی ہوں 'مجھے کچھ کام ہے" حدید کا موڈ بدلتے دیکھ کر ماہم بھاگنے کا سوچنے لگی۔

"ابھی سے کہاں چل دیں...؟ابھی تو مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں...ابھی تو دل بے قرار کو قرار نہیں آیا...!ابھی تو تمہیں اپنی بے تابی بتانی ہے....ابھی تو تمہاری بے تابی کا پوچھنا ہے...!!"وہ شوخ ہوتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

ماہم ہنستے ہوئے نا'نا میں گردن ہلاتے ہوئے اسکے ہاتھ سے اپنا دودھیا ہاتھ چھڑاتی نیچے کی طرف دوڑ کر سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ جبکہ حدید سلمان خوشی سے مسکراتے ہوئے آسمان کے چمکتے چاند کو دیکھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

یہ چمکتا ہوا چاند ان دونوں کی بے تابی اور لگن کا واحد گواہ تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم...!تم آج یونیورسٹی نہیں جا رہی...؟"نوشین نے اسے سست سا صوفے پر بیٹھے دیکھا تو پوچھنے لگی۔

"نہیں... سر میں بہت درد ہے..." وہ اپنا سر سیدھے ہاتھ سے دباتے ہوئے بولی۔

"اچھا؟ ٹھیک ہے میں تو جا رہی ہوں۔" یہ کہنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے چلی گئی۔ اور چند سیکنڈ بعد نوشین اور زارا' اشعر صدیقی کے ساتھ یونیورسٹی چلی گئی۔

حدید سلمان تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر پہنچا' جہاں اسکے والد سلمان صدیقی اور چاچو ارسلان صدیقی پہلے سے ہی موجود تھے۔ مراد صاحب تو انسے پہلے ہی کالج جا چکے تھے۔ مراد صاحب کی ریٹائرمنٹ میں چند ہی دن رہ گئے تھے۔

حدید سلمان جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگا۔ تبھی اسکی نظر ماہم پر جا پڑی۔ اور اسکا منہ کی طرف جاتا ہوا ہاتھ وہیں رک گیا۔ ماہم اسے اپنے پورشن میں صوفے پر لیٹی ہوئی دکھائی دی۔ حدید فوراً اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا نوالہ پلیٹ میں واپس رکھتا' چائے کا کپ لیے اسکی سمت بڑھ گیا۔

"ماہم! وہ اسکے صوفے سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا اسے غور سے دیکھنے لگا۔ ماہم اسکی آواز سن کر گھبرا کر اٹھ بیٹھی اور خود کو نارمل دکھانے کی کوشش کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بولو؟" وہ اپنے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اسکی طرف دیکھ کر گویا ہوئی۔

"تم...اس وقت گھر پر...؟ کیا بات ہے...سب خیریت؟" اسکے لہجے اور آنکھوں میں ماہم کے لیے بہت فکر تھی۔

"مجھے کیا ہونا ہے...؟ میں بلکل ٹھیک ہوں..." وہ پہلے سے زیادہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

حدید سلمان نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑا۔ جس پر ماہم گھبرا گئی۔

"کیا کر رہے ہو...؟ سب سامنے ہی بیٹھے ہیں...!!" وہ اپنا ہاتھ اسکے مظبوط ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے بولی۔

"اتنا زیادہ بخار ہے...اور کہہ رہی ہو کہ تم بلکل ٹھیک ہو...؟ اسے ٹھیک کہنا بولتے ہیں....؟" وہ غصے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"حدید...! تم بھی نا بس...!! معمولی سا بخار ہی تو ہے...خود ہی ٹھیک ہو جائے گا..." وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی وہاں سے جانے کا سوچنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم...." وہ بے بس سا بولا۔

"مجھے کام ہے'میں چلتی ہوں...، تم بھی تیاری کرو'دیر نہ ہو جائے..." وہ بات بدلتی وہاں سے جانے لگی۔ مگر یہ کیا...؟ اسکا ہاتھ تو حدید سلمان کے مظبوط ہاتھ کی گرفت میں تھا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے....؟ اتنے تیز بخار میں تم کام کرنے جارہی ہو....؟ چلو میرے ساتھ... ڈاکٹر کو دکھا کر آتے ہیں..." وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اس طرف چلا آیا'جہاں وہ سب لوگ موجود تھے۔

"چاچو! آپ لوگ چلیں....! میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں'اسے بہت تیز بخار ہے'اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں...؟" وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا ارسلان صاحب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے بیٹا...! تم اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ'رات سے مجھے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی...، اچھا! اب ہم چلتے ہیں۔" ارسلان صدیقی نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا اور خود اٹھ کھڑے ہوئے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم! میں نے تمھیں کتنا کہا تھا کہ اتنا بخار ہے... کچن کی صفائی مت کرو... لیکن تم بھی... بہت ضدی ہو' سارا کام کرنے کے بعد ہی کچن سے نکلی..." نجمہ بیگم ٹیبل پر سے برتن سمیٹتے ہوئے فکرمندی سے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"حدید بیٹا! اسے لے جاؤ... اور اسے جوس وغیرہ بھی دلا دینا... اسنے کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہے..." نجمہ بیگم مزید بولتی ہوئیں برتن اٹھا کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

"اب تو چلو... ماہی میڈم!" وہ غصے سے کہتا ہوا اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف لے آیا۔

ماہم نے دوپٹہ اچھی طرح سے سر پر اوڑھا۔ جبکہ حدید سلمان اپنی بائیک اسٹارٹ کرنے لگا۔

"حدی!" وہ بہت پیار سے بولی۔ لیکن حدید سلمان کا موڈ خراب تھا۔ وہ اسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

"حدی! سنو تو سہی...." وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر التجائیہ بولی۔

"کیا ہے؟" وہ تھوڑا نرم پڑتے ہوئے بولا۔

"آج بہت اچھے لگ رہے ہو۔" وہ دیوانہ وار اسکی طرف دیکھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"لگتا ہے بخار تمہارے دماغ پر چڑھ گیا ہے'بیٹھو...بائیک پر..."وہ اپنی بھاری آواز میں تھوڑا روب سے بولا۔

پھر کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شہر کے مشہور ہاسپٹل میں موجود تھے۔

ڈاکٹر نے موسم کی تبدیلی بتائی تھی۔اور اسے دوائی بھی دی تھی۔اور آرام کرنے کا بھی کہا تھا۔

حدید سلمان نے اسٹور سے اسکی دوائی خریدی تھی۔وہ چپ چاپ اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

"بیٹھو"وہ بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔ماہم خاموشی سے اسکے پیچھے بیٹھ گئی۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایک اچھے سے ریسٹورنٹ کے سامنے موجود تھے۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں حدی...؟"وہ اسے ریسٹورنٹ میں داخل ہوتا دیکھ کر اسکے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی گویا ہوئی۔

حدید سلمان بنا کچھ بولے اسکا ہاتھ پکڑتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

+++

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمنا بیٹی! میں سوچ رہی تھی کہ اب میں گھر چلی جاؤں... بہت دنوں سے یہاں ہوں' وہاں سب پریشان ہو رہے ہونگے۔ ارسلان تو مجھے کہیں نہیں چھوڑتا... وہ میرے بغیر بہت اداس ہو جاتا ہے... اور ماہم بھی میرے بغیر رہ نہیں سکتی۔ اور سچ پوچھو تو... میں خود ان سب کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ وہاں ہوتی ہوں تو تمہاری یاد ستاتی رہتی ہے... یہاں ہوں تو ان سب کی فکر ہو رہی ہے...!! ملہار بیٹے سے کہہ دو کہ اب مجھے حیدرآباد چھوڑ آئے۔" رقیہ بیگم کچھ دنوں سے جو بات دل ہی دل میں سوچ رہیں تھیں۔ آج اسے زبان پر لے ہی آئیں۔ وہ اپنے بیٹوں اور انکے بچوں پر اپنی جان چھڑکتی تھیں۔ اب پندرہ دن سے ان سب سے دور تھیں تو دل گھبرانے لگ گیا تھا۔

"جی اماں جان...! میں ملہار سے کہہ دوں گی۔ مگر آپ کچھ دن اور میرے پاس رکتیں تو بہت اچھا تھا۔" تمنا بیگم ماں کو اپنے گھر کے لیے پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئیں۔ وہ اچھی طرح سے جانتیں تھیں کے اماں جان ان سب کے بنا رہ نہیں سکتیں۔ مگر وہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھیں۔ اس لیے انہیں اتنے دن تک یہاں پر روکے رکھا۔ مگر اب وہ خود بھی سوچنے لگیں تھیں... کیونکہ کچھ دنوں سے رقیہ بیگم بہت سست اور خاموش خاموش سی لگنے لگیں تھیں۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ناراض کیوں ہو حدید...؟ تمہیں اس لیے نہیں بتا رہی تھی کے تم پریشان نہ ہو جاؤ...!اور تم ناراض ہی ہو گئے..." حدید سلمان اسے ایک ٹیبل تک لے آیا اور اسکا ہاتھ چھوڑ کر اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر خاموش نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

ماہم اسکی ناراضگی برداشت نہیں کر پا رہی تھی سو بھیگتے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"میں نے کچھ کہا...؟" وہ صرف اتنا ہی بولا تھا۔ اور اسے اسی طرح ہی دیکھتا رہا۔

"مان جاؤ ناں.... پلیز...، دوائی دلائی تو ہے.... کھاؤں گی تو جلدی ٹھیک ہو جاؤں گی۔" وہ آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔ تبھی وہاں ویٹر چلا آیا۔

"سلام سر! کیا لیں گے آپ لوگ؟" وہ انکے سامنے مینوں کارڈ رکھتے ہوئے بولا۔

" دو چکن کارن سوپ لاؤ۔" حدید سلمان مینوں کارڈ دیکھے بغیر آرڈر دینے لگا۔

"اوکے سر۔" ویٹر کہنے کے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے۔

حدید سلمان اسے تنگ کر رہا تھا۔ ماہم پریشان سی چپ چاپ بیٹھی رہی۔ وہ اسے مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے چپ ہو کر بیٹھ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ ہی دیر میں انکا آرڈر آ گیا۔

"اور کچھ چاہیے سر...؟" ویٹر پیشاوانہ مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائے حدید سے مخاطب ہوا۔

"نہیں...کچھ چاہیئے ہو گا تو میں تمہیں بلا لوں گا'اب تم جاؤ۔" حدید سلمان یہ چاہتا تھا کہ ویٹر فوراً وہاں سے چلا جائے۔

"منہ کھولو..." ویٹر کے جاتے ہی وہ ماہم سے مخاطب ہوا۔

"کیوں؟" وہ حیرت سے بولی۔

"تمہیں سوپ پلانا ہے۔" وہ اسے وجہ بتاتے ہوئے چمچ میں سوپ لیے اسکے منہ میں ڈالنے لگا۔

ماہم نے چپ چاپ اسکا حکم مانا تھا۔اور حدید سلمان نے اسے پورا سوپ پلا دیا۔ پھر اپنے حصے کا سوپ بھی اسے پلانے لگا۔

ماہم چپ چاپ سوپ پیتی رہی۔ پھر حدید نے بوتل میں سے پانی گلاس میں ڈالا اور پیکیٹ میں سے ٹیبلیٹ نکال کر اسکے منہ میں رکھتے ہوئے گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا۔

ماہم کسی روبوٹ کی طرح اسکے اشارے پر وہ ٹیبلیٹ نگل چکی اور پانی بھی پی لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"گڈ گرل۔" وہ مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ ماہم کی آنکھوں سے آنسوں بہتے چلے گئے۔ اسے حدید کی ناراضگی سے بہت تکلیف پہنچی تھی۔ وہ اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔ اور اسکی ناراضگی ماہم کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں ہوتی تھی۔

"پاگل..." حدید سلمان نے اپنی جیب میں سے ایک خوبصورت سا رومال نکالا اور اسکے سارے آنسو صاف کئے اور رومال کو واپس اپنی جیب میں ڈال دیا۔

"یہ آنسو تمہارا بہت بڑا ہتھیار ہیں.... جو سیدھا میرے دل پر گرتے ہیں۔ ماہم! تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے نا...! ہر وقت کاموں میں لگی رہتی ہو...، جب موسم خراب تھا تو رات کے وقت صفائی کرنے کی کیا ضرورت تھی...؟ اور پھر گھر میں دو عدد لڑکیاں اور بھی تو ہیں.... انہیں بھی کچھ کہا کرو 'اکیلی صرف تمہاری ذمہ داری تو نہیں...." وہ اسکے دودھیا ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بہت نرم لہجے میں شکوہ کناں تھا۔

"تم بہت برے ہو حدی...! بہت تنگ کرتے ہو" وہ اپنے آنسو پیتی فقط اتنا ہی بولی۔

" صحیح ہے 'میں برا صحیح.... مگر میری ماہی تو اچھی ہے ناں...؟ یہی کافی ہے میرے لیے۔" وہ لاپروائی سے مسکراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا!اب گھر چلو...سب پریشان ہو رہے ہونگے۔"وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"چپ!سب کی پریشانی کی فکر ہے...میرے دل کا کچھ خیال نہیں....؟چپ کر کے اسی طرح میرے سامنے بیٹھی رہو.....!!"وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر سامنے بٹھاتے ہوئے بولا۔

"مگر حدید...!"وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"تمہیں مجھسے محبت نہیں ماہم....؟"وہ اچانک سے یہ الفاظ بول اٹھا۔

"کیا؟ یہ تم کیا بول رہے ہو حدید.....؟تم یہ کیسے بول سکتے ہو...؟یہ سوال تم نے کیا کیوں آخر....؟"ماہم کو اس بار حدید کی باتوں پر غصہ ہی آگیا تھا۔

"واہ!تمہیں غصہ بھی آتا ہے'ماہم صاحبہ...؟ویسے تمہارا یہ روپ بھی بہت قاتل ہے۔پہلے وعدہ کرو'آئندہ اپنا بہت خیال رکھو گی....!!ورنہ بیٹھی رہو...میں گھر نہیں لے جاؤں گا..."وہ آرام سے ریلیکس ہو کر کرسی پر پھیل کر بیٹھ گیا۔

"وعدہ کرتی ہوں...اب اٹھو اور گھر چلو پلیز..."ماہم نے فوراً وعدہ کر لیا'کیونکہ حدید سلمان سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ شام تک اسے یہیں بٹھائے رکھتا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ مسکراتے ہوئے بل وہیں رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ماہم کا ہاتھ تھام کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

+++

"نوشین...! میں کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم بہت خاموش سی ہو گئی ہو' کھوئی کھوئی سی رہتی ہو... کیا بات ہے...؟" زارا نے نوشین کو چپ بیٹھے دیکھا تو اس سے پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔

"کچھ نہیں یار...! ویسے کتنے دن ہو گئے' ہم لوگ کہیں باہر گھومنے نہیں گئے۔" نوشین بات کو بدل گئی۔

"ہاں! کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو...، آنے دو شام میں اشعر بھائی کو' بناتے ہیں کوئی پروگرام..." زارا جھٹ سے بولی۔

"ہاں' ٹھیک ہے...، حدید بھائی آئیں تو میں انسے بھی بات کرتی ہوں۔ وہ بھی کام میں اسے بزی ہو گئے ہیں کہ اور کچھ تو یاد ہی نہیں رہا...!" نوشین' حدید کے انداز کے بارے میں سوچتے ہوئے بولی۔

"ہمم ٹھیک ہے۔ ویسے تم نے ایک بات نوٹ کی...؟" زارا کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا؟"نوشین غور سے اسکی بات سننے لگی۔

"ماہم!ہر وقت کچن میں گھسی رہتی ہے...پوری ماسی بن گئی ہے...،اگزامز قریب ہیں اور یہ ابھی سے گھر داری میں الجھ گئی ہے۔"زارا نے بدمزا ہوتے ہوئے کہا۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو زارا...!میں نے بھی دیکھا ہے'وہ ہر وقت کچن میں گھسی کچھ نہ کچھ کرتی ہی رہتی ہے۔مجھے تو یہ کچن وغیرہ کے کام ایک آنکھ نہیں بھاتے۔"نوشین برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔

"خیر چھوڑو...ماہم کو اگر یہ سب پسند ہے تو ہمیں کیا؟تم یہ سوچو کے کہاں چلیں...؟"زارا پرجوش انداز میں گویا ہوئی۔اسکی بات پر نوشین نے ہاں میں گردن ہلائی۔

"اچھا!میں ذرا اپنے کپڑے وغیرہ سلیکٹ کرلوں'باہر جانے کے لیے۔"زارا اسکا دھیان پھر سے باہر کی طرف لگاتی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔جبکہ نوشین اب اشعر صدیقی کے بارے میں سوچنے لگی۔کافی دنوں سے اسنے اشعر کو نہ ٹھیک سے دیکھا تھا اور نا ہی اس سے کوئی بات ہو پائی تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شام کا وقت تھا۔ آج موسم بہت سہانا تھا۔ ماہم حسبِ معمول کچن میں مصروف تھی۔ آج وہ حدید سلمان کی فیوریٹ ڈش "کوفتوں کا سالن" بنا رہی تھی' جسے وہ پراٹھے کے ساتھ شوق سے کھاتا تھا۔

وہ حدید سلمان کے بارے میں سوچ جا رہی اور ساتھ ساتھ کھانا بھی بنا رہی تھی۔ تبھی اسے باہر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ سالن کو ڈھکن لگا کر باہر کی طرف آ گئی۔

اسنے دیکھا کہ ملہار ایک ہاتھ میں دادی اماں کا بیگ اٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے انہیں سہارا دیتے ہوئے اندر آ رہا تھا۔

"ارے واہ...! دادی اماں! آپ آ گئیں...؟" ماہم دوڑ کر رقیہ بیگم کے سینے سے جا لگی۔ اسے دادی کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر بہت خوشی ہونے لگی۔ وہ انہیں کب سے مس کر رہی تھی۔

ملہار جو وہیں پر کھڑا ہوا تھا۔ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھے گیا۔ ماہم جب دادی اماں سے مل چکی تو اسے بھی سلام کیا' جسکے جواب میں ملہار نے فوراً وعلیکم السلام کہا۔

ملہار مسلسل اسے گھورے جا رہا تھا جس پر ماہم نے ایک خفیف سی نظر اس پر ڈالی اور بلا ارادہ اپنا دوپٹہ سر پر پہن لیا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکا یہ انداز ملہار کو کس قدر پسند آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔ان دونوں کو دیکھ کر سب باری باری انسے ملنے لگے۔

رقیہ بیگم کے واپس آنے پر سب بے حد خوش ہوئے تھے۔

+++

"واہ!میر ایار تو عید کا چاند بن گیا ہے۔"ملہار نے پر جوش انداز میں اس سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہا!"اسکی بات پر حدید سلمان ہنس دیا۔

"بیٹھو۔"حدید سلمان نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ارے یار...!میں تو شام سے آیا بیٹھا ہوں....اور جناب دس بجے گھر تشریف لا رہے ہیں...، سنا ہے سدھر گئے ہو...؟"وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔اسکی بات پر حدید سلمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اور وہ بھی اسکے ساتھ وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا۔

ملہار'حدید سلمان کا بہت گہرا دوست تھا۔وہ اسے بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔اور اسکی تبدیلی ملہار کے لیے جہاں خوشی کا باعث تھی وہیں اسے اشد حیرت بھی ہوئی تھی'یہ جان کر کے حدید سلمان اپنے باپ اور چاچو کے ساتھ کام میں انکا ہاتھ بٹانے لگا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہاری حیرت صحیح ہے پیارے....! مگر اس سب میں تیرے اس دوست کا کوئی کمال نہیں....!!" وہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے گویا ہوا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں' جان میری! کھل کر بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو؟" ملہار کو اسکا انداز کچھ بدلا بدلا سا لگا۔

"ملہار...! مجھے.... محبت ہوگئی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے اس راز کا انکشاف کرنے لگا جو اسنے اب تک اپنے دل میں چھپا کر رکھا ہوا تھا۔

"سچ...؟ کون ہے وہ نازنیں...؟ جس نے میرے فولاد جیسے یار کو موم بنا دیا ہے۔" ملہار نے شرارتی نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پر حدید سلمان کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہے ایک چاند سا چہرہ...، جس نے میری زندگی میں روشنی ہی روشنی بکھیر دی ہے...!! میرا ہر راستہ روشن ہوگیا ہے۔" وہ ایک جذب سے بولے گیا۔ اسکی آنکھیں اور اسکا لہجہ بہت بدلہ ہوا تھا۔

"مجھے نہیں بتاؤ گے...؟" وہ متجسس ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں ہی تو بتاؤں گا' ایک تم ہی تو ہو' جس سے میں اپنے دل کی ہر بات شیئر کرتا ہوں۔ ویسے تم اسے جانتے ہو...!!" وہ ملہار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"اب بتا بھی دو... ظالم...!" ملہار نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بڑے جوشیلے انداز میں پکڑا اور اسکی آنکھوں میں اس عکس کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگا' جس نے اسکے دوست کو رانجھا بنا دیا تھا۔ اور وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس رانجھے کی ہیر کون ہے؟ ملہار تجسس سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"ماہم!!!" وہ مسکرا کر بولا۔ اسکے تصور میں ماہم کا مسکراتا چہرہ آکر ٹھہر گیا۔ جبکہ ملہار کے دل پر تو جیسے قیامت آکر گذر گئی۔ وہ بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے مسکرا دیا۔

اچھی ہے ناں؟" حدید سلمان نے ملہار کی رائے لینا چاہی۔

"بہت اچھی...!!!" وہ اک سرد آہ بھرتے ہوئے گویا ہوا۔

"لیکن... کیا وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے...؟" ملہار کے اندر ایک موہوم سی امید تھی کہ شاید حدید کی محبت یکطرفہ ہو.... ماہم ایسا نہیں چاہتی ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں'میری جان!وہ بھی اس ناچیز پر دل و جان سے مرتی ہے...!!لیکن پلیز بھائی...یہ سب تم اپنے تک ہی رکھنا...کسی اور کو پتانہ چلے۔میرا تو خیر ہے'مگر یہ ماہم کی عزت و مان کا مسئلہ ہے'وعدہ کرو...یہ بات تمہارے منہ سے کبھی نہیں نکلے گی؟"حدید سلمان اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"پاگل ہو تم بھی...تمہاری عزت'میری عزت ہے...!!!تم نے ایک بار کہہ دیا'تو سمجھو مجھے قسم لگ گئی۔اچھا اب یہ بتاؤ کے شادی کا کب تک ارادہ ہے...؟"ملہار خود پر قابو پا چکا تھا۔وہ ماہم اور حدید کی خوشی میں خوش تھا۔

"بس یار...!اس پروجیکٹ پر کام چل رہا ہے۔"حدید سلمان مسکراتے ہوئے ریلیکس ہو کر بولا۔

"مثلاً...؟"

"مثلاً یہ کہ...میں سنجیدگی سے کام میں لگ گیا ہوں'تا کہ جلد از جلد اس قابل بن سکوں کے گھر والوں سے بات کروں۔"وہ پوری سچائی سے اپنے دل کی ساری باتیں اسے بتاتا چلا گیا تھا۔اسے اپنے اس کزن سے بہت محبت تھی۔اور بھروسہ بھی تھا۔وہ اس سے کافی مخلص تھا۔حدید سلمان نے کئی بار اسکی محبت اور خلوص کو محسوس کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میری دعا ہے کہ اللہ پاک تم دونوں کی دلی آرزو جلدی سے پوری کرے۔ تمہیں ہر خوشی ملے... آمین!" وہ سچے دل سے ان دونوں کو دعا دینے لگا۔

"ثم آمین...!" حدید سلمان خوش ہوتے ہوئے اسے سینے سے لگانے لگا۔

پھر وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔

ملہار جب بھی آتا تھا۔ حدید سلمان اسے بہت اھمیت دیتا تھا۔ اور اس بار بھی حدید سلمان کی یہی کوشش تھی کہ ملہار کو کوئی شکایت نہ ہو... حالانکہ وہ پوری طرح سے ماہم کا غلام بن چکا تھا۔ مگر اس وقت وہ ملہار کے بارے میں سوچنے لگا۔

+++

رقیہ بیگم کے آنے سے سب گھر والے بہت خوش تھے۔ سارے بیٹے ماں سے باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ جبکہ تینوں بہوئیں کام کاج میں لگی ہوئی تھیں۔ لڑکیاں ساری اپنے اپنے کمروں میں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان نے ملہار کی وجہ سے دو دن گھر میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیونکہ ملہار بہت کم کم ہی یہاں آتا تھا۔ سو وہ اسے یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ مگر... کل سے اسنے ماہم سے بات ہی نہیں کی تھی۔ سب گھر والے ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ وہ بھی کاموں میں لگی ہوئی تھی۔ اور شاید ملہار کی وجہ سے وہ حدید سے دور دور ہی تھی۔ یا پھر حدید سلمان کو ایسا لگ رہا تھا۔

بلآخر اسے ماہم سے بات کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا۔

+++

"تم بہت خوش قسمت ہو حدید...! کے ماہم جیسی لڑکی نے تمہارا انتخاب کیا۔ مجھے دیکھو...!! میں نے کتنا کچھ سوچ لیا تھا کے یہاں سے جاتے ہی اماں سے کہوں گا کہ ماموں سے ماہم کو مانگ لیں۔ مگر.... اس سب کی تو نوبت ہی نہیں آئی...! میرا قصہ تو یہی پر ختم ہو گیا دوست...!!! تم دونوں خوش رہو... مجھے بھلا اور کیا چاہیے...؟ ماہم کی خوشی اگر تم ہو تو خدا تم دونوں کی محبت کو کامیاب کرے...، میں یہ راز... کبھی اپنی زبان پر نہیں لائوں گا کہ اس کمبخت دل نے کبھی ماہم کی چاہ کی تھی.... یا اللہ!!!... ! تجھ سے دعا ہے..... کہ ماہم کے نصیب میں حدید کا ساتھ لکھ دے....، ماہم کو ہر وہ چیز ہر وہ خوشی نصیب کر جسکی وہ چاہ کرے۔ میں اسے بہت خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے مولا...!ماہم کو کبھی کوئی دکھ نہ دینا.... کوئی دکھ نہ دینا۔" وہ اپنی آنکھوں میں آجانے والے آنسوں کو جلدی سے صاف کرتا'ان دونوں کی خوشیوں کی دعائیں مانگتا رہا۔کیونکہ محبت خود غرض نہیں ہوتی.... محبت صرف پانے کا نام نہیں.... محبت تو سامنے والے کی خوشی دیکھتی ہے'اسکا بھلا سوچتی ہے....!! سچی اور پاک محبت ایسی ہی ہوتی ہے۔اور ملہار کی محبت بھی ایسی ہی تھی۔

+++

آج پھر وہ چھت پر موجود تھے۔

جس طرح چاند کی روشنی بڑھتی جارہی تھی۔ٹھیک اسی طرح انکی محبت بھی بڑھتی جارہی تھی۔

"ایک بات کا جواب تو دوماہی...!" حدید اور ماہم چھت پر دیوار سے ٹیک لگائے چاند کو تکے جا رہے تھے۔ تبھی حدید سلمان اچانک سے بولا۔

"پوچھو؟" وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم! میں... جیسے جیسے تمہاری طرف دیکھتا جاتا ہوں.... میری طلب اور تمہیں دیکھے جانے کی حسرت مزید بڑھتی جاتی ہے۔ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟" وہ حیران ہوتے ہوئے سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

" کبھی کبھی تم بہت عجیب اور مشکل باتیں کرنے لگتے ہو حدی...! تمہاری اس بات کا میں کیا جواب دوں بھلا...؟" وہ اسے حیرانی سے تکتے ہوئے متفکر سے لہجے میں گویا ہوئی۔

"میں جو کچھ بھی بولتا ہوں ناں ماہی...! یہ الفاظ میں خود نہیں بولتا۔ خدا کی قسم... یہ الفاظ مجھسے تمہاری محبت کہلواتی ہے۔ میں خود پریشان ہو جاتا ہوں۔ کبھی تو تمہاری طلب اتنی بڑھ جاتی ہے کہ سانس لینا بھی محال لگتا ہے۔ اور کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ تم میرے بہت قریب ہو.... میری سانسوں سے بھی زیادہ قریب!!" اسنے بڑی شدت سے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے لفظوں کی حقیقت کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

+++

مراد صاحب ریٹائر ہوئے تو انہیں اپنے بچوں کی شادیوں کی فکر ستانے لگی۔ اشعر کیونکہ اب خود کفیل تھا۔ اور زارا کے بھی اگزیمز ہو چکے تھے۔ اب وہ گھر پر ہی تھی۔ سو مراد صاحب نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فراغت پاتے ہی پہلی فرصت میں یہ معاملہ اپنی والدہ کے آگے رکھا۔اور انسے انکی رائے پوچھنے لگے۔

بڑوں کے بیچ ہونے والی بات نجانے کیسے ینگ جنریشن تک بھی پہنچ ہی گئی۔

اشعر صدیقی کی شادی کا ذکر سنتے ہی نوشین بہت ڈسٹرب ہوگئی تھی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس لیے وہ پریشان ہوتے ہوئے روہی پڑی۔وہ لڑکی تھی' نہ تو اپنی پسندیدگی کہ بارے میں اشعر صدیقی سے بات کرسکتی تھی اور ناہی اپنے گھر والوں سے۔عجیب بے بسی سی بے بسی تھی۔

بے تحاشہ رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور چہرہ دونوں ہی سرخ ہوچکے تھے۔

"آجاؤ..." دروازے پر ہونے والی دستک پر اسنے اپنی آنکھیں ہاتھ سے رگڑتے ہوئے آنے والے کو اندر بلایا۔

"نوشین!میری پیاری بہن...!مجھے ایک کپ چائے اور ایک سر درد کی ٹیبلیٹ لادو پلیز...!"وہ اپنی دھن میں بولتا اسکے بیڈ پر چوکڑی مار کر بیٹھ گیا۔

حدید سلمان کی نظر جب اپنی لاڈلی بہن کے چہرے پر پڑی تو اسکا دل دھک سے رہ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نوشین...؟"اسنے حیرت سے اسے پکارا...اور نوشین جو اس سے اپنا چہرہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی'حدید کے اس طرح بلانے پر پریشان ہوا ٹھی۔

"ہاتھ ہٹاؤ...تم تو رہی تھیں...؟میری بات کا جواب دو'ادھر دیکھو میری طرف...!"وہ چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹاتا از حد فکر مندی سے بولا۔

"کچھ نہیں...حدید بھائی!"نوشین سے کوئی بات نہیں بن پا رہی تھی۔وہ بہت پریشان تھی سو بھائی کا پیار دیکھ کر اسنے اپنا سر حدید سلمان کے سینے سے ٹکا دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔

حدید سلمان نے اپنی پیاری اور اکلوتی بہن کو اس طرح سے بے تحاشہ روتے ہوئے دیکھا تو وہ بے حد پریشان ہو گیا۔

"نوشین...!اس طرح سے کیوں رو رہی ہو...؟آخر ہوا کیا ہے؟کسی نے کچھ کہا ہے کیا...؟بولو میری بہن؟"اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے چپ کروائے...؟وہ بس اسکا سر تھپک رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوشین نے آہستہ آہستہ خود کو سنبھالا۔ پھر وہاں سے جانے کا سوچنے لگی۔ وہ حدید سلمان سے یہ بات نہیں کر سکتی تھی۔

"نوشین! تمہیں میری قسم! بتاؤ کے تمہارے بے تحاشہ بہنے والے آنسوؤں کی وجہ کیا ہے....؟"

حدید سلمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھ دیا۔

نوشین اپنے بھائی کی اس جذباتیت پر تڑپ ہی تو اٹھی۔

"بھائی....وہ!....مم...میں...اا...اشعر..." نوشین ٹوٹے پھوٹے الفاظ بول کر پھر رونے لگی۔

"اشعر کیا...؟ بولو...نوشین...! میرا دماغ پھٹ جائے گا....!! مجھے سب کچھ سچ سچ بتاؤ کہ بات کیا ہے.....؟" وہ بہت شدت سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوں پینے کی کوشش کرنے لگا۔

"میں اشعر سے محبت کرتی ہوں..." وہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے بمشکل یہ الفاظ بول پائی۔

"اور اشعر...؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے بولا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"انکا مجھے پتہ نہیں... مگر بھائی...! اگر اشعر میرے نہ بنے تو میں جی نہیں پاؤں گی... کچھ کھا کر مر جاؤں گی...!!!" نوشین پھر سے رونے لگی۔ جبکہ حدید سلمان پر تو جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اسے گماں بھی نہ تھا کہ نوشین.... اشعر سے محبت کرتی ہے... اور وہ بھی اتنی شدت سے...!!! لیکن... معاملہ اشعر صدیقی کا تھا... اور حدید سلمان... اشعر صدیقی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔

"تم نے یہ بات اشعر کو بتائی ہے...؟ اور مجھے یہ تو بتاؤ کے اس طرح سے رونے کی آخر وجہ کیا تھی؟" حدید سلمان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ بس اپنی چھوٹی بہن کو اس اذیت میں مبتلا دیکھ کر خود بھی تڑپ اٹھا تھا۔ کیونکہ وہ خود مریض عشق تھا' محبت کا گھائل تھا۔ وہ اس تکلیف 'اس شدت سے بخوبی واقف تھا' جسے دنیا محبت کہتی ہے۔

"نہیں بھائی! کبھی ہمت نہیں ہو سکی کہ میں یہ بات انسے کرتی...، بھائی! پلیز... آپ اشعر سے انکی مرضی پوچھیں... اور کسی طرح ان تک میرا حال دل بھی پہنچا دیں.... کے میں انہیں بہت چاہتی ہوں اور انہیں کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی...!!" نوشین نے بڑے جذباتی انداز میں اس سے اپنی کیفیت بیان کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم پریشان مت ہو....میں کروں گا بات اشعر سے۔ مگر...مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ تم اشعر کو اتنا چاہتی ہو...اور مجھے خبر بھی نہیں...! خیر...تم اپنے بھائی پر بھروسہ رکھو...! میں تمہیں تمہاری خوشی ہر قیمت پر دلا کر رہوں گا...یہ میرا وعدہ ہے تم سے...!! تم بس اپنے آنسو صاف کر لو...میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا..." حدید سلمان اسے حوصلا دیتا ہوا وہاں سے سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

+++

"میری پیاری دادی اماں! آپ آخر کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہیں...؟ کل سے آپکو دیکھ رہی ہوں۔" ماہم رات کو دادی اماں کو دوائی دیتے ہوئے انہیں اپنی سوچوں میں گم دیکھ کر فکر مندی سے انکے ساتھ بیٹھتے ہوئے انسے پوچھنے لگی۔

"ہے کچھ...مگر تم یہ سب چھوڑو...اور سو جاؤ۔" دادی اماں بات بدلتے ہوئے دوائی کھانے کے بعد بیڈ پر لیٹ گئیں۔ وہ ابھی کسی فیصلے پر نہ پہنچی تھیں تو اسے کیا بتاتیں...وہ تو بس یہ سوچ رہیں تھیں کہ سب بچے گھر کے ہی تھے...رشتے اگر گھر میں ہی ہو جاتے تو اچھا تھا۔ مگر وہ کسی پر اپنی مرضی تھوپنا نہیں چاہتیں تھیں۔ کیونکہ یہ انکا زمانہ نہیں تھا...اب ایسے معاملات میں بچوں کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مرضی جاننا بہت ضروری تھا۔ وہ کروٹ بدل کر سوتی بن گئیں۔ جبکہ ماہم جو شام سے حدید سلمان سے بات کرنے کے لیے مچل رہی تھی۔ چھت کی طرف بڑھ گئی۔

+++

"کیا بات ہے حدی! آج تمہاری آنکھیں اور تمہارے ہونٹ دونوں ہی بہت خاموش ہیں... طبیعت تو ٹھیک ہے ناں...؟" ماہم کافی دیر سے اسکے ساتھ کھڑی تھی۔ حدید سلمان اسے بہت کھویا کھویا اور پریشان سا لگا تو وہ اس سے پوچھنے لگی۔

"ماہم...! کیا بتاؤں تمہیں...؟ میں ٹھیک ہوں 'بس نوشین کی وجہ سے ڈسٹرب ہوں ذرا..." وہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے بولا۔

"کیوں؟ کیا ہوا ہے نوشین کو...؟" وہ حیرت سے گویا ہوئی۔

"ماہی! وہ... اشعر کو پسند کرتی ہے... مگر...." وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"مگر کیا؟" ماہم جلدی سے بولی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مگر اشعر کا کچھ پتہ نہیں...کے وہ کیا چاہتا ہے...؟نوشین کا کہنا ہے کہ وہ اشعر کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی....!میں سوچ رہا ہوں کے اگر اشعر کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہو تو...؟"وہ ساری بات اسے بتانے کے بعد سوالیہ نظر اسکے چہرے پر ٹکاتے ہوئے بولا۔

"یہ سب تمہیں نوشین نے خود بتایا...؟ مجھسے تو اسنے آج تک اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔"ماہم کو نوشین کے بابت حدید سلمان سے یہ سب سن کر بہت حیرت ہوئی تھی۔اور دکھ بھی کے نوشین نے اسے غیر سمجھا۔

"میں اسکے کمرے میں پہنچا تو وہ بہت رو چکی تھی۔میرے پوچھنے پر بھی جب اسنے کچھ نہ بتایا تو میں نے اسے اپنی قسم دے ڈالی۔پھر وہ سب کچھ بتاتی چلی گئی۔اب میں یہ سوچ رہا ہوں کے اشعر سے بات کروں...تو کیسے کروں؟نوشین میری بہن ہے'اشعر سے اپنی بہن کی خود سے بات کرتے تھوڑا عجیب سا لگ رہا ہے...مگر بات کرنی بھی ضروری ہے...کے کہیں دیر نہ ہو جائے...!میں کسی صورت بھی نوشین کو دکھی نہیں دیکھ سکتا...،اشعر کو نوشین سے شادی کرنی ہوگی...!!!"حدید سلمان بہت جذباتی اور اٹل لہجے میں گویا ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو... مگر خدا کرے... اشعر بھائی کی زندگی میں کوئی اور لڑکی نہ آئی ہو...، پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میری دعا ہے کہ اشعر بھائی تمہاری بات مان کر نوشین کو اپنا بنالیں.... اور تمہارے چہرے سے اداسی کے بادل ہٹ جائیں... اور میرا چاند پھر سے پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگے۔" وہ اسکے ہاتھوں کو تھام کر ہولے سے مسکرا کر بولی۔

"آمین...! تم نے دعا کر دی... اب تو مسئلہ ہی کوئی نہیں۔ نجانے کیوں مجھے لگتا ہے کہ ماہم! اگر تم میرے لیے کوئی دعا کرو گی تو وہ دعا خدا کی بارگاہ میں قبولیت ضرور پائے گی...." حدید سلمان مسکرا کر اسکے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہری نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

اشعر! مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے...! میری بات بہت اہم ہے... اور میں چاہتا ہوں کہ تم اسے غور سے سنو..."رات کو جب اشعر صدیقی کھانا کھانے کے بعد اپنے روم میں چلا گیا تو کچھ ہی دیر بعد حدید سلمان بھی اسکے پیچھے اسکے روم میں چلا آیا۔ وہ دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اسنے فوراً ہی اشعر صدیقی سے بات کرنا چاہی۔

"ایسی کیا بات ہے جو تم اس طرح کہہ رہے ہو...؟" اشعر صدیقی کو حدید سلمان کے الفاظ الجھانے لگے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے یہ بتاؤ کے کیا تمہاری زندگی میں کوئی ہے...؟" حدید سلمان نے بہت سنجیدگی سے یہ جملا بولا تھا۔

"نہیں تو... مگر تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو...؟" اشعر کو حدید کے سوالوں پر حیرت ہونے لگی۔

"شکر ہے خدا کا...! یار اشعر! یہ جو بہنیں ہوتیں ہیں ناں.... ان میں بھائیوں کی جان بسی ہوئی ہوتی ہے' انکی آنکھ میں آنے والا آنسو بھی بھائیوں کے لیے ایک پہاڑ کی طرح ہوتا ہے...، باقی لوگوں کے بارے میں تو میں صحیح سے نہیں جانتا مگر... میں اپنی بہن سے بہت محبت کرتا ہوں.... اور اسکی خوشی مجھے ہر بات سے زیادہ عزیز ہے...!"

"حدید! کھل کر بولو... یوں پہیلیاں نہ بجھواؤ یار.... آخر کہنا کیا چاہتے ہو...؟" اشعر صدیقی کو ابھی تک حدید سلمان کی ایک بات بھی سمجھ نہ آئی تھی۔

"بات دراصل یہ ہے کے...." وہ بات کرتے کرتے رک گیا۔

"ہاں' ہاں کہو' رک کیوں گئے؟" اشعر صدیقی بڑے غور سے اسکی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بات دراصل یہ ہے کے.... میں نہیں چاہتا کہ میری بہن نوشین اس گھر سے رخصت ہو کر غیر لوگوں میں جائے... اور میری آنکھوں سے دور ہو...، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ...." وہ ایک پل کو سانس لینے کے لیے رکا تھا۔ اشعر صدیقی کو اسکے آدھے جملوں نے مزید پریشان کر دیا تھا۔

"نوشین... تمہیں پسند کرنے لگی ہے...! گھر میں جب تمہاری شادی کا ذکر چلا تو وہ پگلی رونے لگ گئی کہ کہیں تمہیں کسی اور سے منسوب نہ کر دیا جائے....، یار اشعر...! میں تم سے کزن ہونے کے ناطے... اپنی بہن کی خوشیاں مانگتا ہوں یار... پلیز انکار نہ کرنا...!!" حدید سلمان صوفے سے اٹھ کر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا۔

"کیا ہو گیا ہے یار تمہیں....؟ میں خوش ہوں کہ تم نے مجھے اس لائق سمجھا کے اپنی بہن کے لیے میرا انتخاب کیا۔ اور نوشین بہت اچھی لڑکی ہے' اسکا ساتھ پا کر مجھے بہت خوشی ہو گی... مگر یار حدید...! میری بھی ایک شرط ہے...!!" اشعر صدیقی حدید سلمان کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا ہوا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے اشعر...! تم بس یہ بتاؤ کہ تمہیں نوشین قبول ہے ناں...؟"

حدید سلمان مارے خوشی کے اشعر صدیقی کو بھینچ کر سینے سے لگاتے ہوئے گویا ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں! مجھے منظور ہے۔" اشعر صدیقی مسکراتے ہوئے بولا۔

"شکر ہے اس پروردگار کا کے اسنے مجھے سرخرو کر دیا... ورنہ میں اپنی معصوم بہن کو کیا منہ دکھاتا؟" حدید سلمان بے حد خوش ہوتے ہوئے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن... میری شرط والی بات تو ادھوری ہی رہ گئی... تم نے میری شرط کے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں؟" اشعر صدیقی نے بڑی حیرت سے حدید سلمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری جان بھی مانگو تو... حاضر ہے... میرے بھائی!" حدید پر جوش انداز میں گویا ہوا۔

"ہاہاہا! مجھے تمہاری جان نہیں چاہیئے....، جس طرح تم اپنی بہن سے محبت کرتے ہو... اسی طرح مجھے بھی اپنی بہن زارا سے بہت پیار ہے۔ مجھے بھی اپنی بہن کے فیوچر کی فکر ہے' اور میری نظر میں تم سے بڑھ کر بھلا کون ہو سکتا ہے..." وہ اسے اپنی سوچ بتانے لگا۔

"میں... میں کچھ سمجھا نہیں؟" حدید سلمان واقعی اشعر صدیقی کے لفظوں کے معنی سمجھ نہیں پایا تھا۔ وہ تو بس نوشین کی خوشی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میری بھی یہی شرط ہے کہ تمہیں بھی میری بہن زارا سے شادی کرنی پڑے گی....!!!" اشعر صدیقی بیڈ سے اٹھتے ہوئے حدید سلمان کے قریب آکر اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہری نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"شش...شادی؟زارا سے؟" حدید سلمان کے تو جیسے حوش ہی اڑ گئے تھے۔

"ہاں!اس طرح سے گھر کی لڑکیاں گھر میں ہی رہیں گی اور سب کو بہت خوشی بھی ہو گی ہمارے اس فیصلے سے...!تم کیا کہتے ہو؟" اشعر کو کیا پتا تھا کے وہ اس سے اسکی زندگی ہی تو مانگ رہا تھا۔ مگر سوال صرف حدید کی زندگی کا نہیں تھا بلکہ بات اسکی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیاری بہن کی زندگی کی اور خوشیوں کی تھی۔

حدید سلمان اس وقت اپنی سانسوں کو ٹوٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔اشعر صدیقی اسکے جواب کا منتظر تھا۔اور خوشیاں نوشین کی جھولی میں گرنے کے لیے بے تاب تھیں۔

بس بات تھی حدید سلمان کے دل کی...!جسے مار کر دفن کرنا تھا...اور یہ کام حدید سلمان کو خود کرنا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کی خوشیوں کی خاطر اسے اپنے دل کا خون کرنا ہی پڑا۔ وہ ہاں میں گردن ہلاتا ہوا سپاٹ چہرہ لیے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ اشعر صدیقی مسکرا کر رہ گیا۔

+++

وہ اپنے کمرے میں آ چکا تھا۔ کمرے میں تو ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔ مگر اسکے اندر ایک گہرا سناٹا سا چھا گیا تھا۔

وہ اپنے ارمانوں کی لاش اٹھائے بڑی مشکل سے چلتے ہوئے صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

"ماہم...!میری پیاری ماہم....!میں... تمہارا گنہگار ہوں...!مجھے پتہ ہے کہ میں معافی کے بھی لائق نہیں ہوں....اور تم سے معافی مانگنے کی ہمت بھی مجھ میں نہیں ہے۔ بس میں خاموش رہوں گا... اپنے لب سی لوں گا اور کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔ مگر میں تمہارا مجرم ہوں ماہی...! مجھے معاف کر دینا... مجھے معاف کر دینا...!!" حدید سلمان تڑپ اٹھا تھا۔ اسکا دل آہ و پکار کر رہا تھا۔ مگر وہ اپنے دل کی ایک بھی نہیں سن رہا تھا کیونکہ وہ اشعر کو ہاں کر چکا تھا۔ اور اب مکرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ہاں مگر اسے ایک بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی کہ اسنے ماہم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسی معصوم سی لڑکی کے ساتھ کیے تمام وعدے توڑ ڈالے تھے۔ ساری قسمیں توڑ ڈالیں تھیں۔ اس معصوم لڑکی کے سارے سپنے 'ساری آرزوئیں اپنے قدموں تلے روند ڈالیں تھیں۔ مگر یہ سب اسنے اپنی خوشی سے نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی چھوٹی بہن کی خوشیوں کی خاطر اپنی خوشیوں کی قربانی دی تھی۔ اپنے ارمانوں کا خون کیا تھا۔ کیونکہ اشعر صدیقی نے شرط ہی ایسی رکھی تھی کے حدید سلمان کے سامنے کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا۔ سوائے اسکے کہ وہ بھی اشعر کی بہن کو اپنا لے۔

مگر اس سارے معاملے میں ماہم بالکل بے قصور تھی۔ اسے کس جرم کی سزا دی جا رہی تھی... یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

حدید سلمان یہ فیصلہ کرنے کے بعد اپنا چین 'اپنا سکون اور اپنی ساری خوشیاں کھو چکا تھا۔ وہ بلکل خالی دامن رہ گیا تھا۔ وہ ایک ایسا بادشاہ تھا جو کسی دوسرے کی خوشیوں کی خاطر اپنا سب کچھ دان کر چکا تھا۔ اور خود ایسا فقیر بن چکا تھا جسکا کاسہ کسی طرح سے بھی بھرا نہیں جا سکتا تھا۔

اسکی پوری کائنات اجڑ چکی تھی۔ وہ اپنی بہن کی خوشیاں تو حاصل کر چکا تھا مگر اپنی سب سے قیمتی چیز اپنی ماہم کی محبت ہار گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہ قسمت کے اس کھیل میں حدید سلمان اپنا سب کچھ ہار چکا تھا.... سب کچھ...!!!

+++

مراد صاحب نے جب اشعر سے شادی کے بارے میں پوچھا تو اشعر صدیقی نے اپنی مرضی بتانے کے ساتھ ساتھ زارا کے بہتر فیوچر کی صلاح دیتے ہوئے مراد صاحب کو زارا کا رشتہ حدید سلمان سے طے کرنے کا کہہ دیا۔

مراد صاحب تو خود بھی یہی چاہتے تھے کے انکے بچوں کے رشتے اگر گھر کے بچوں سے ہی طے پا جائیں تو بہت اچھا ہے... کیونکہ باہر کے لوگوں پر انہیں بھروسہ نہ تھا۔لوگ دکھنے میں کچھ اور ہوتے ہیں اور نکلتے کچھ اور ہیں۔

پھر وہ اشعر صدیقی کو شاباشی دیتے ہوئے اپنی والدہ کو اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے انکے کمرے میں چلے گئے۔

رقیہ بیگم نے جب وہ سب سنا تو انہیں بھی بے حد خوشی ہوئی۔ پھر انہوں نے سب بیٹوں کو ساتھ بٹھا کر یہ دونوں رشتے طے کر دیئے۔ اور شادیاں جلدی کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب بڑوں کو انکا یہ فیصلہ بہت مناسب لگا تھا۔ مگر ارسلان صاحب اپنی بیٹی ماہم کے لیے تھوڑے سے فکرمند تھے۔ جس پر دونوں بھائیوں نے انہیں یقین دلایا کے وہ سب ماہم کے لیے بھی کسی اچھے لڑکے کا انتخاب کریں گے۔ اور اللہ پاک ماہم کا نصیب ضرور اچھا کرے گا۔ ارسلان صاحب اپنے بھائیوں کی باتوں پر کافی حد تک مطمئن سے ہو گئے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ انکی بیٹی نصیبوں والی ہے۔ یقیناً اللہ پاک نے اسکے لئے بھی کچھ بہتر ہی سوچ رکھا ہو گا۔

اماں جان نے بھی انہیں تسلی دی تھی کہ وہ ماہم کے لیے پریشان نہ ہو.... انکی نظر میں ایک دو اچھے لڑکے ہیں... مگر فلحال... جو رشتے طے پا چکے ہیں.... انکی شادیوں کی تیاری جلد از جلد کی جائے۔

+++

ماہم ان سب باتوں سے بلکل انجان 'کل سے یہی سوچ رہی تھی کہ حدید صبح جلدی کام پر چلا گیا تھا اور رات کو آکر سو گیا تھا... اور آج بھی وہ جلدی نکل گیا اور وہ تو اسے دیکھ بھی نہ سکی تھی۔ بس اب تو رات ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کو سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔ سب بہت خوش نظر آرہے تھے۔ نوشین اور زارا کے علاوہ گھر کے سارے افراد اس وقت یہاں موجود تھے۔

ماہم بھی اپنی ماں کے ساتھ ٹیبل پر کھانے کے لوازمات رکھنے میں لگی ہوئی تھی۔ اسنے روز کی طرح آج بھی حدید سلمان کی فیوریٹ ڈش ضرور بنائی تھی۔

"بیٹا مراد! پھر تم نے کونسی تاریخ سوچی ہے شادی کی؟" رقیہ بیگم منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے اپنے بڑے بیٹے سے مخاطب ہوئیں۔

"اماں جان! میں نے تو کچھ نہیں سوچا... بس جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے۔ آپ جو بھی تاریخ طے کریں۔" مراد صاحب کھانا کھاتے ہوئے انکی بات کا جواب دینے لگے۔

یہاں پر موجود باقی سارے افراد ان دونوں کی باتیں دھیان سے سننے لگے۔ اشعر صدیقی مسکراتے ہوئے حدید سلمان کی طرف دیکھنے لگا۔ جبکہ حدید سلمان کے چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس تو پھر ٹھیک ہے... آج چاند کی تیسری تاریخ ہے' چاند کی چودہ تاریخ کو انکا مایوں اور مہندی... اور سولا تاریخ کو نکاح...!! تم سب کیا کہتے ہو...؟" رقیہ بیگم اپنی بہوئوں اور بیٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"جیسے آپکا حکم اماں جان...! ہمیں کوئی اعتراض نہیں..." سلمان صدیقی مسکراتے ہوئے مراد صاحب سے اٹھ کر گلے ملنے لگے۔ جس پر سب کے چہرے خوشی سے جھلملانے لگے۔ رقیہ بیگم بھی بہت خوش تھیں۔ رقیہ بیگم کی تینوں بہوئیں بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگیں۔

انکے سب بچے اس فیصلے پر بہت خوش تھے۔ اور انکو خوش دیکھ کر رقیہ بیگم مطمئن سی ہو گئیں تھیں۔

+++

(محبت درد کی صورت)

گزشتہ موسموں کا استعارہ بن کے رہتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شبان ہجر میں روشن ستارہ بن کے رہتی ہے

منڈیروں پر چراغوں کی لوئیں جب تھرتھراتی ہیں

نگر میں ناامیدی کی ہوائیں سنسناتی ہیں

گلی میں جب کوئی آہٹ کوئی سایہ نہیں رہتا

دکھے دل کے لئے جب کوئی دھوکہ نہیں رہتا

غموں کے بوجھ سے جب ٹوٹنے لگتے ہیں شانے تو

یہ ان پہ ہاتھ رکھتی ہے

کسی ہمدرد کی صورت

گزر جاتے ہیں سارے قافلے جب دل کی بستی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فضا میں تیرتی ہے دیر تک یہ

گرد کی صورت

محبت درد کی صورت۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہم کو بس یہ سمجھ آ سکا تھا کے اشعر کا رشتہ طے ہو گیا ہے۔اب وہ حدید سلمان سے مل کر اس ساری حقیقت کو جاننا چاہتی تھی۔ مگر حدید تو اسے کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔جب رات گہری ہونے لگی تو ماہم کی پریشانی اور فکر میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔اور وہ کچھ سوچ کر حدید کے کمرے کی طرف چلی آئی۔

"کیا کروں...؟اس وقت حدید کے کمرے کا دروازہ کھٹ کھٹانا صحیح تو نہیں لگ رہا.... مگر اسکے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں...؟مجھے حدید سے یہ پوچھنا ہے کہ آخر وہ دو دن سے مجھسے ملا کیوں نہیں...؟"یہی سوچ کر ماہم نے اسکے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان کی آنکھوں سے بھی نیند دور تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں گم کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔ تبھی اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟" حدید سلمان کو رات کے اس وقت اپنے دروازے پر دستک ہونے پر حیرت ہوئی۔ اسنے فوراً دروازہ کھول دیا۔

"سب خیریت...؟ تم اس وقت یہاں؟" اسے ماہم کو اس وقت اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر بہت حیرت ہوئی۔

"خیریت ہے...، مگر مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔ کیا میں اندر آسکتی ہوں...؟" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔

"آخر ہوا کیا ہے.... جو تم اس وقت میرے روم میں چلی آئی ہو...؟" حدید سلمان اسے اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے گویا ہوا۔

"یہ تو تم بتا سکتے ہو ناں حدی...؟" وہ اندر آکر اسکے بیڈ پر ٹک گئی۔ جبکہ حدید سلمان پریشان ہوتے ہوئے دروازہ بند کرنے لگا کہ کہیں کوئی رات کے اس پہر ماہم کو اسکے کمرے میں دیکھ نہ لے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا بتاؤں؟" وہ انجان بنتے ہوئے اس سے نظریں چرانے لگا۔

" دو دن ہو گئے ہیں حدی...! تم نے نہ تو مجھسے کوئی بات کی اور نا ہی مجھسے میرا حال پوچھا...؟ اور یہ اشعر بھائی کا رشتہ کس کے ساتھ طے ہوا ہے' مجھے تم نے کچھ بتایا نہیں...؟ تم تو انسے نوشین کے لیے بات کرنے گئے تھے نا؟" وہ پریشان ہوتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں! کر لی بات....، اور اشعر کا رشتہ نوشین سے ہی طے ہوا ہے...!" وہ نارمل سے لہجے میں گویا ہوا۔

"شکر ہے خدا کا...! ویسے بڑے کنجوس ہو... مجھے اتنی بڑی خوشی کے بارے میں نا ہی بتایا اور نا ہی مٹھائی کھلائی۔! آخر کیوں؟" وہ اسکا ہاتھ پکڑتی شکوہ کناں تھی۔

"بھئی' میں نے سوچا گھر میں سب کو پتہ چل گیا ہے تو تمہیں بھی خبر ہو چکی ہو گی' کزن!" وہ "کزن" لفظ پر زور دیتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"اچھا! تم چھت پر چلو... وہاں بات کرتے ہیں..." ماہم اٹھتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑ کر بولی۔

"کیوں؟" وہ حیرت سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدید! مجھے تم سے بات کرنی ہے 'سنا تم نے...؟" وہ اس وقت حدید کی باتوں کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ اور حیرت زدہ بھی۔

"دیکھو ماہم! مجھے صبح کام پر بھی جانا ہے...، میں رات کو دیر تک جاگ نہیں سکتا... اور پھر کچھ دنوں میں شادیوں کی تیاریاں شروع ہو جائیں گیں 'تو اسکے لیے چھٹی کرنی پڑے گی... تو پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرو....!! میں سونا چاہتا ہوں..." وہ اپنی بات مکمل کرتا اسکے لئے دروازہ کھول کر اسکی طرف دیکھنے لگا۔ جسکا مطلب تھا کہ وہ اب جا سکتی ہے۔ اور ماہم پر تو حیرت اور صدمے کی کیفیت طاری ہونے لگی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ حدید سے اسکے اس رویے کے بارے میں سوال کرے...؟ یا فوراً یہاں سے چلی جائے۔

"تمہارے اس رویے کی وجہ جان سکتی ہوں 'حدید...؟" وہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتی 'اپنی آنکھوں سے بہنے کے لیے بے قرار آنسوؤں کو روکتی فقط یہی بول سکی۔

"میری اور زارا کی شادی!!" وہ اس سے نظریں ملائے بغیر بولا۔ ماہم پر تو گویا آسمان آ کر گرا۔ زمین اسکے پیروں کے نیچے سے سرک چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہاری شادی...؟؟ حدید.... تمہاری شادی...؟؟؟" ماہم اسکا گریبان پکڑ کر بے اعتباری سے روتی ہوئی گویا ہوئی۔

"ماہم! پلیز...! یہاں سے چلی جاؤ...، اور پلیز..... دوبارہ میرا چھت پر انتظار مت کرنا..." حدید یہ الفاظ بول کر رخ موڑ گیا۔ جبکہ ماہم صدمے کی کیفیت میں حدید کی پیٹ کو تکتی رہی۔ آنسوں ایک طوفانی ریلے کی صورت اسکی آنکھوں کے بند توڑ کر نکلتے چلے گئے۔ اسے اب مزید یہاں ٹھہرنا مشکل لگنے لگا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

اسکے جاتے ہی حدید سلمان دروازہ بند کر کے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ وہ آج زندگی میں پہلی بار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اسنے اپنی بہن کی خوشیوں کی خاطر ایک معصوم لڑکی کا دل توڑ دیا تھا۔ وہ بیوفانہ ہوتے ہوئے بھی بیوفا بن چکا تھا۔ وہ دھوکے باز تو نہیں تھا مگر... اسکی وجہ سے ماہم کی زندگی' اسکی خوشیاں' اسکے خواب سب ریزہ ریزہ ہوتے چلے گئے تھے۔

انکی محبتوں کا گلشن اجڑ چکا تھا۔ انکا ایک ایک خواب سوکھے پتے کی طرح بکھرتا چلا گیا۔

چند ہی دنوں میں گھر کی صورت ہی بدل گئی۔ حدید سلمان اور اشعر صدیقی کے کمروں کو نئے سرے سے سیٹ کیا جارہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سارے رشتہ داروں اور عزیزواقارب میں شادی کے کارڈز بھیجے جاچکے تھے۔ تمنا بیگم کو فون پر ان دونوں شادیوں کی دعوت دی گئی تھی۔ تمنا بیگم یہ بات سن کر بہت خوش ہوئیں تھیں۔ انہوں نے ملہار کو بھی بتایا کہ اشعر اور حدید کی شادی کی دعوت ملی ہے۔ملہار یہ سن کر بہت خوش ہوا، وہ حدید اور ماہم کے بارے میں سوچ کر مسکرانے لگا کہ چلو کسی کے دل کی کلی تو کھلی...! کسی کے ارمان تو پورے ہونے جارہے ہیں....! کسی کے سپنے تو سچ ہونے جارہے ہیں۔ جہاں یہ سب سوچ کر اسے بہت خوشی ہوئی وہیں دل کے اندر کچھ ٹوٹنے کا احساس بھی ہوا تھا۔ مگر پھر وہ حدید اور ماہم کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کرنے لگا کہ وہ دونوں بہت خوش رہیں۔ اللہ پاک !انکی خوشیاں ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔

اسے ماہم اور حدید کی خوشیاں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھیں۔

+++

ماہم اس وقت کس قیامت سے گذر رہی تھی یہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا۔

گھر کے سب لوگ بہت خوش تھے۔ اور وہ دونوں دلہنیں بھی بہت خوش تھیں۔ ماہم ان دونوں کی کزن تھی' بہن تھی۔ وہ اپنی ساری باتیں اپنی فیلنگز اسی سے ہی شیئر کررہی تھیں۔ اور اسکی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماں اور خالہ بھی ہر معاملے میں اسکی رائے لے رہیں تھیں۔ اسے شاپنگ وغیرہ میں بھی ساتھ ساتھ لے جایا جارہا تھا۔ اسے دونوں دولہا کی اکلوتی سالی کہہ کر چھیڑا بھی جارہا تھا۔ وہ رونا چاہتی تھی۔ بے حساب رونا چاہتی تھی۔ مگر سب کی خوشیوں میں شامل ہونے کے لیے جھوٹ موٹ کی مسکراہٹ کا سہارا لیے وہ سب کے کاموں میں انکا ہاتھ بٹا رہی تھی۔

آیان اور شایان نے اسے الگ پریشان کر رکھا تھا۔ وہ سارا دن کام کرتی' سب کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی اور رات کو اپنے بستر پر گرتے ہی بے آواز روتی' تڑپتی' سسکتی' سلگتی رہتی۔ اسے سب سے زیادہ دکھ اس بات کا تھا کے حدید بلکل بدل گیا تھا۔ وہ آنکھ اٹھا کر اسکی طرف دیکھتا تک نہیں تھا۔ وہ بہت مجبور تھی' بے بس تھی۔ وہ اپنے لب سیئے اس ستمگر سے کوئی شکوہ کیئے بغیر چپ سادھے ہوئے تھی۔ وہ سمجھ چکی تھی کے یقیناً گھر والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے.... اور حدید نے اپنی بہن کی خاطر اپنی محبت کی قربانی دے ڈالی ہے۔ مگر اسکے بارے میں سوچا تک نہیں...! کے اس قسمت کی ماری کا کیا بنے گا...؟ وہ کیسے جیئے گی' وہ کیسے ہنسے گی؟ اسکے جینے کی وجہ تو حدید سلمان کی محبت تھی.... وہ ظالم اس بات سے بے خبر تھا کہ ماہم پل پل مر رہی ہے....!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو دن بعد مایوں اور مہندی کی تقریب شہر کے ایک بڑے سے ہال میں منعقد کی گئی تھی۔ تقریباً ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی۔

+++

نوشین کو حدید سلمان نے یہی سمجھایا تھا کہ وہ اپنی پسندیدگی کا اظہار کسی اور کے سامنے نہ کرے۔ حدید نے اپنی طرح سے یہ رشتہ طے کروادیا ہے۔ وہ اسکی بات اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ حدید سلمان نے اشعر کی شرط کے متعلق نوشین کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ نوشین کو کسی بھی قسم کی شرمندگی ہو۔ حدید سلمان نے بڑی خاموشی سے بہن کی محبت کا بھرم رکھا تھا اور اپنی محبت کو قربان کر دیا تھا۔

کل کا دن اسکی آزمائش کا دن تھا۔ اور آج بھی اسنے کڑے دل سے اپنی کچھ شاپنگ کی تھی۔ اشعر صدیقی اور ارسلان چاچو اسکے ساتھ تھے۔

اسکی ماں جہاں بہت خوش تھیں وہیں حد درجہ حواس باختہ بھی.... اچانک سے دونوں بچوں کی شادیاں ایک ساتھ ہو رہیں تھیں۔ اور دونوں کی تیاری کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ سلمیٰ بیگم کی طرح نگار بیگم کی بھی یہی حالت تھی۔ آج تو اشعر اور حدید کے ننھیال والے بھی پہنچ چکے تھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم کی حالت بہت بری تھی۔ وہ رونا چاہتی تھی مگر اسے رونے کی بھی فرصت نہیں مل رہی تھی۔ گھر کے بہت سارے کام اور مہمانوں کی آؤ بھگت میں لگ کر وہ اپنے آپ سے بھی دور ہو چکی تھی۔

شام تک تمنا بیگم اور منصور صاحب بھی پہنچ چکے تھے۔ تمنا بیگم کو دیکھ کر بھائی 'بھابھیاں اور اماں جان سب بہت خوش ہوئے تھے۔

"مراد بھائی! آپکو بہت مبارک ہو...!" تمنا بیگم خوش ہوتے ہوئے اپنے بھائی کو مبارکباد دینے لگیں۔ پھر انہوں نے باری باری سب بھائیوں اور بھابھیوں کو مبارکباد دی تھی۔ منصور صاحب نے بھی ان رشتوں پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔

ملہار سومرو کسی کام کی وجہ سے پیچھے رک گیا تھا۔ مہرو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اسی لیے اسنے شرکت نہیں کی تھی۔

+++

آج کی رات حدید سلمان اور ماہم ارسلان پر بہت بھاری تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید کو پتا تھا کے کل تک اسکی زندگی بدل کر رہ جائے گی۔ وہ کل سے ایک ایسی لڑکی کے سنگ بندھ جائے گا' جسکی اہمیت اسکی زندگی میں کل تک صرف ایک کزن کی تھی۔ مگر ایک دن بعد وہ اسکے نام سے جڑ جائے گی۔ اور اسکی محبت' اسکی توجہ اور اسکے تمام تر حقوق کی حقدار بن جائے گی۔ لیکن آج کی رات وہ اپنی محبت کا ماتم کرنا چاہتا تھا.... رونا چاہتا تھا۔ اور نجانے کیسے اسکے قدم خود بخود چھت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ جب چھت پر پہنچا تو اسکی نظر چاند پر جا پڑی۔

چاند اپنے جوبن پر تھا۔ اور پوری آب و تاب سے روشن تھا۔

حدید سلمان نے ایک سرد آہ بھری اور چاند کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم تو میری سچی محبت کے امین ہوناں....؟ بس تم ہی وہ ہو جسے میں اپنی حالت بتا سکتا ہوں...! میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا... اشعر نے شرط ہی ایسی رکھی کے میں مجبور ہو گیا۔ میں اگر انکار کرتا تو اشعر' نوشین کے لیے کبھی نہ مانتا اور یہ جان کر کے اشعر نے انکار کر دیا ہے تو نوشین کا ہنستا کھیلتا دل ٹوٹ جاتا... اور وہ پگلی نجانے کیا کر بیٹھتی...؟ میں اپنی بہن کو تل تل مرتے نہیں دیکھ سکتا...!! اس لیے مجھے اشعر کی شرط ماننا پڑی۔ تم گواہ رہنا.... کے میں نے کیونکر اپنی محبت کا گلا گھونٹا...!! میں نے کیونکر اپنے ساتھ ساتھ کسی اور کی خوشیاں بھی برباد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دیں....، لیکن میرے دوست...!میں نے اس لڑکی کے سامنے بالکل بھی اچھا بننے کی کوشش نہیں کی...بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ وہ مجھسے نفرت کرے....اتنی نفرت کے وہ مجھے بھول جائے....اور کسی اور کو اپنا کر وہ ایک نئ اور خوشیوں بھری زندگی شروع کرے۔میں کوشش کروں گا کے میں اپنی یہ مکار شکل اسے کم ہی دکھاؤں....!بلکہ اس سے بہت دور چلا جاؤں تاکہ میری پرچھائی بھی اس تک نہ پہنچ سکے۔میں نے اسے بیچ راستے پر لا کر چھوڑ دیا...میرے مالک...!مجھسے یہ کیا ہو گیا...؟میں جب اسکے درد کا سوچتا ہوں تو میرا دل پھٹنے لگتا ہے۔مگر....میں کروں بھی تو کیا؟وہ مجھے بے وفا سمجھ کر شاید خود کو سنبھال لے...!!میرے مالک!تو ماہم کی زندگی میں خوشیاں لکھدے...،اسکی زندگی کی حفاظت فرما....وہ ایسا کوئی کام نہ کر بیٹھے کے میں خود کو کبھی معاف نہ کر سکوں۔میں اسے بتا نہیں سکتا کہ میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں'اسے کھونے کے بعد میری زندگی میں کچھ بھی نہیں مالک....کچھ بھی نہیں...!!ہو سکے تو مجھے تھوڑا سکون عطا کر میرے مالک!کے میں بہت بے بس اور مجبور ہوں...،اور ایک اور احسان کر'مجھے ماہم کی نظروں میں اس قدر گرا دے کہ وہ مجھسے نفرت کرنے پر مجبور ہو جائے....مجبور ہو جائے...!!!"وہ زمین پر بیٹھ کر خدا کے حضور گڑگڑا کر روتے ہوئے اپنے لیے سکون اور ماہم کی خوشیوں کی دعائیں مانگ رہا تھا۔وہ اس بات سے بالکل انجان تھا کہ ماہم اسے چھت کی طرف

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتا دیکھ کر اسکے پیچھے پیچھے چلی آئی تھی۔ وہ حدید سلمان کو اپنے سامنے شرمندہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اسکے دل میں حدید سلمان کی محبت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ خوشی اسے اس بات کی تھی کے وہ بے وفا نہیں تھا۔ قسمت اور حالات نے اسے مجبور کر دیا تھا۔

ماہم درد بھری مسکراہٹ اور روتی ہوئی آنکھوں سے اس پر ایک نظر ڈال کر دبے قدموں کے ساتھ وہاں سے واپس چلی گئی۔ اسے اپنے محبوب کا مان رکھنا تھا۔ وہ اسکی راہ کی رکاوٹ نہیں بننا چاہتی تھی۔ وہ اسے کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی.... سو اب اسنے یہ سوچ لیا تھا کہ وہ حدید کے سامنے آنے سے گریز کرے گی' تاکہ وہ کوئی درد اور تکلیف نہ محسوس کرے۔ اسے کسی قسم کی شرمندگی نہ ہو' بلکہ وہ زارا کے ساتھ ایک نارمل زندگی شروع کر سکے۔

وہ حدید سلمان کے لیے اور اپنے لیے سکون کی دعا مانگنے لگی۔ اور اپنے لیے ہمت بھی کے وہ حدید کو کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ سکے۔

+++

رات اسنے پوری رات جاگ کر گذاری تھی۔ اور فجر کی نماز پڑھ کر حدید اور نوشین کی خوشیوں کی دعائیں مانگیں تھیں۔ اور اپنے لیے خدا سے صبر اور سکون مانگا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دعا ختم کرنے کے بعد وہ اپنی آنکھوں میں آجانے والے آنسوں صاف کرتی' جائے نماز اپنی جگہ پر رکھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اسے سمجھ تو کچھ نہیں آرہا تھا مگر یہ پتا تھا کے آج اسے بہت سارے کام کرنے ہیں۔

پھر وہ گھر میں موجود مہمانوں کے لیے ناشتے کا بندوست کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد اسکی ماں بھی کچن میں چلی آئیں۔ انہیں اپنی اس بیٹی پر اس وقت ٹوٹ کر پیار آرہا تھا' جو کافی دنوں سے اس گھر اور گھر کے مکینوں کی خوشیوں کے لیے دن رات کاموں میں لگی ہوئی تھی۔ اسنے کسی کو بھی کسی کام کے لیے انکار کرنا نہیں سیکھا تھا۔ جو بھی اسے کچھ کہتا ماہم انکار نہ کرتی۔ وہ بچپن سے ہی ایسی تھی۔ محبتیں بانٹنے والی' بے لوث اور بے غرض۔

+++

"جلدی کرو زارا...! ہمیں پارلر جانا ہے' وہاں بہت ٹائم لگے گا... پھر وہیں سے ہی ہم تینوں کو ہال پہنچنا ہے۔" ماہم اس وقت زارا کے کمرے میں موجود تھی۔ اور اسے جلدی پارلر جانے کے لیے کہنے لگی۔ نوشین تو بلکل ریڈی بیٹھی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ تینوں ارسلان صاحب کے ساتھ پارلر پہنچیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بیٹا! میں اب چلتا ہوں... تم لوگ تیار ہو جاؤ تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ میں تمہاری امی اور آیان کو بھیج دوں گا... تم لوگ انکے ساتھ ہال میں پہنچ جانا...، ٹھیک ہے بیٹا...؟ میں اب چلتا ہوں۔"

ارسلان صاحب ماہم کو سب سمجھا کر خود وہاں سے چلے گئے۔ کیونکہ ان لوگوں کی اپائنٹمنٹ تھی۔ سو پارلر میں پہنچتے ہی انہیں تیار کرنا شروع کر دیا گیا تھا۔ وہاں پر موجود لڑکیوں کو دلہنوں کی مایوں اور مہندی کی ڈریسز بہت پسند آئیں تھیں۔ ان لڑکیوں نے دل کھول کر انکی ڈریسز کی تعریف کی تھی۔ جس پر زارا اور نوشین بہت خوش ہوئیں تھیں کیونکہ وہ خود گئیں تھیں اپنی شاپنگ کرنے۔

دونوں دلہنوں کی ڈریسز میں تھوڑا فرق تھا۔ لیکن جولری دونوں نے ایک جیسی ہی پسند کی تھی۔ یہ جولری پھولوں کی تھی۔ جس میں پھولوں والے ہار' بالیاں اور پھولوں کی لڑیوں والے ٹیکے بھی تھے جو انکو ماتھے پر پہنائے گئے تھے۔ اور ہاتھوں میں گجرے بھی پہنائے گئے تھے۔

ماہم نے بالوں اور ہاتھوں میں گجرے نہیں پہنے تھے' بس دنیا کی وجہ سے کانوں میں بالیاں پہن لیں تھیں۔ اسکا سوٹ بہت سادہ سا تھا۔ پیلے دوپٹے اور پیلی شلوار کے ساتھ شرٹ اسنے بلیک پہنی تھی۔ وہ جب یہ ڈریس خرید رہی تھی تو زارا اور نوشین نے اسے ٹوکا تھا اور یہ بھی کہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ " بلکل سادہ سا سوٹ ہے...!" مگر ماہم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ بس مسکرا کر رہ گئی تھی۔

وہ تینوں جب تیار ہو گئیں تو ماہم نے اپنے والد کو فون کر دیا۔

+++

تمام لوگ ہال میں موجود تھے۔ہر طرف رنگ برنگے آنچل لہراتے نظر آرہے تھے۔ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔ہال بہت خوبصورت تھا۔اور کافی مہنگا بھی۔دیکھنے والے دیکھ کر رہ گئے تھے۔اور کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ مہندی کے فنکشن پر اتنا خرچہ کر ڈالا...؟

دونوں دولہا پہلے سے ہی اسٹیج پر موجود تھے۔رقیہ بیگم اور انکی دونوں بڑی بہوئیں وہیں اسٹیج پر موجود تھیں جبکہ نجمہ بیگم دلہنوں کو لینے گئی ہوئیں تھیں۔

کچھ ہی دیر میں ہال میں دلہنوں کے پہنچنے کا شور مچ گیا۔سب ان دونوں دلہنوں کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔

تمنا بیگم سب سے پہلے انکی طرف بڑھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماشاءاللہ...!بہت پیاری لگ رہی ہیں دونوں'اور تم بھی۔" وہ زارااور نوشین کی تعریف کرنے کے بعد ماہم کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔ جس پر ماہم پھیکی سی ہنسی ہنس دی۔وہ ان دونوں کو ساتھ لیے اسٹیج پر پہنچیں۔اتنے میں نگار بیگم بھی وہاں آگئیں اور ان دونوں دلہنوں کو اپنے اپنے دولہا کے ساتھ بٹھادیا۔

حدید سلمان کی نگاہ بے اختیار ماہم کی طرف اٹھی تھی'جو اپنے دل کی حالت سب سے چھپاتی ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے ہوئے تھی۔ مگر اسکے چہرے اور آنکھوں میں لکھی غم کی تحریر حدید سلمان باآسانی پڑھ سکتا تھا۔وہ ایک سرد آہ بھرتا نظریں پھیر گیا۔ماہم نوشین کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

نوشین کا جوڑا لیمن اور اورنج کلر کا تھا۔اور زارا کا جوڑا گرین اور یلو کلر کا تھا۔دونوں نے پھولوں کے گجرے اور پھولوں کی جولری پہن رکھی تھی۔وہ دونوں بے حد حسین لگ رہیں تھیں۔

حدید سلمان نے بلیک اینڈ گولڈن کلر کی شیروانی اور وائیٹ پجامہ پہن رکھا تھا۔اور اشعر صدیقی نے لائیٹ مہرون کلر کی شیروانی اور وائیٹ پجامہ پہناہوا تھا۔وہ دونوں بھی بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم نے طے کیا ہوا تھا کہ وہ حدید سلمان کی طرف نہیں دیکھے گی۔ مگر دل تھا کہ اس دشمن جاں کو دیکھنے کے لیے مچل رہا تھا۔ یہ وہ ہی حدید سلمان تھا جسے دیکھ کر وہ اپنی آنکھوں اور دل کی پیاس بجھایا کرتی تھی۔ مگر آج اس وقت وہ کسی اور کے سنگ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ قسمت کی ستم ظریفی بھی کتنی ظالم ہوتی ہے... کے ہنستے مسکراتے لوگوں کو دکھوں کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔

"چلیں سب دولہا اور دلہن کی مہندی کی رسم کریں اور انہیں مٹھائی بھی کھلائیں..." یہ نگار بیگم کی چھوٹی بہن تھیں' جو سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر بول پڑیں تھیں۔

"ہاں'ہاں کیوں نہیں..." سلمٰی بیگم بھی مہندی کی پلیٹ ماہم کی طرف بڑھاتے ہوئے بولیں۔

"چلو ماہم! دونوں جوڑوں کے ہاتھوں پر مہندی لگائیں۔ مگر دلہنوں کے ہاتھوں پر پتے رکھ کر پھر اس پر مہندی کی رسم کرنا' کیونکہ انہیں پھر مہندی کے ڈیزائینز بھی بنوانے ہیں' یہ تو بس رسم کرنی ہے!" کوئی رشتے دار خاتون بولیں تھیں۔

ماہم نے مجبوراً مہندی والی پلیٹ خالہ کے ہاتھ سے لے کر زارا اور نوشین کی رسم کرنے لگی۔ بڑی مشکل سے حدید کی طرف دیکھنے سے گریز کرتی نوشین کو مہندی لگانے کے بعد وہ وہاں سے ہٹنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بیٹا! بھائی کو بھی تو مہندی لگاؤ ناں!" اسکی ماں نے اسے حدید کو مہندی لگائے بغیر وہاں سے ہٹتے دیکھا تو اسے ٹوکنے کے سے انداز میں گویا ہوئیں۔ جس پر ماہم نے ایک درد بھری نظر حدید سلمان پر ڈالی۔ اسکا دل رونے لگا۔ حدید سلمان نے بھی اسی پل اسے دیکھا تھا۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں تو جیسے قیامت ہی آگئی تھی۔

"امی...! مجھے مہندی کی خوشبو سے ایلرجی ہے 'بس مٹھائی کھلانے کی رسم کریں!" حدید سلمان نے بے اختیار یہ الفاظ بولے۔ وہ خود کو اور ماہم کو مزید اذیت سے بچانا چاہتا تھا۔ ماہم نے ایک سلگتی نظر حدید سلمان پر ڈالی تھی۔ جس پر حدید سلمان چور سا بن گیا۔

پھر باقی سب نے باری باری انکی مہندی کی رسم ادا کی اور انکو مٹھائی بھی کھلائی۔

ماہم نوشین اور اشعر کو مٹھائی کھلانے لگی۔

"کزن! تم ہم دونوں کو کیا گفٹ دینے والی ہو...؟" اشعر صدیقی مذاق کے انداز میں ماہم سے مخاطب ہوا۔ نوشین بھی مسکرا کر ماہم کی طرف دیکھنے لگی۔

"اللہ پاک میرے حصے کی خوشیاں بھی آپ دونوں کو دے دے... اس سے بڑھ کر میں آپ دونوں کو کچھ نہیں دے سکتی..." وہ اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو اپنے اندر دھکیل کر بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور مجھے کیا دے رہی ہو...؟" زارا نے بھی کھنکتے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔

"اپنی ساری کائنات...، خدا تمہیں خوش رکھے آمین" وہ بمشکل مسکرا کر بولی۔ زارا بھی مسکراتے ہوئے حدید سلمان کی طرف دیکھنے لگی۔ جو نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔ ماہم کا ہر لفظ ہر جملا حدید سلمان کے دل کو تیر کی طرح کاٹنے کا کام کر رہا تھا۔

رسم ختم ہوتے ہی کھانا لگ گیا تھا۔ سب کھانے میں مگن ہو گئے تھے۔ مراد صاحب اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ تمنا بیگم اور منصور صاحب رقیہ بیگم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔

پھر باری باری سب اپنوں نے اسٹیج پر آکر دونوں جوڑوں کو دعائیں دیں اور انہیں مٹھائی بھی کھلائی۔

کھانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ ان لوگوں کی بھی گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ کچھ دیر بعد یہ سب لوگ بھی گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

اگلا دن کسی کا کام کاج میں تو کسی کا گپ شپ میں گذر گیا۔ اور وہ سورج بھی طلوع ہو ہی گیا جسکے ڈھلنے کے بعد ان دونوں کی خوشیوں اور آرزوؤں کی بھی شام ہو جانی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھانے کے بعد سارے کزنز دونوں لڑکوں کو بہت تنگ کر رہے تھے۔ دونوں دلہنیں پارلر جانے کے لیے نکلنے والی تھیں۔

ماہم کے گلے سے کھانے کا ایک نوالہ بھی نہیں اتر سکا تھا۔ وہ سب سے چھپ کر کچن میں آکر کھڑی ہو گئی۔ اسکا دل بار بار بھر آرہا تھا۔ آج اسکا حدید... ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے بیگانہ ہونے جارہا تھا۔ وہ زارا کا بننے جارہا تھا۔ وہ زارا' جسکی حدید سلمان سے کبھی نہیں بنی تھی۔ اور وہ' جس نے ہر نماز میں ہر دعا میں اسے مانگا تھا وہ خالی ہاتھ اور خالی دامن رہ گئی تھی۔ اور اپنا یہی خالی پن اور تنہائی ماہم کو بے آواز رلائے جارہی تھی۔ وہ دیوار سے ٹیک لگائے چپ چاپ آنکھیں بند کیے روئے جارہی تھی۔

حدید سلمان کو پانی کی طلب ہوئی تو وہ کچن کی طرف چلا آیا کہ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پیئے' مگر یہاں کا منظر دیکھ کر وہ بنا پانی پیئے وہاں سے واپس پلٹ گیا۔ حدید سلمان ماہم کو جس حال میں دیکھ کر آیا تھا' اسکی بے سکونی مزید بڑھ گئی تھی۔ وہ چاہ کر بھی پیچھے نہیں مڑ سکتا تھا۔ مگر ماہم کی حالت بھی اس سے برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔ اسے خود پر بہت غصہ آنے لگا... اور اسنے اپنے بیڈ سے تکیے اٹھا کر فرش پر پھینکے.... اور خود پریشان سا ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

ملہار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس شادی میں شرکت نہیں کرے گا...! مگر شام تک اسکی سوچ بدل گئی۔ اور وہ اپنے دوست حدید سلمان کی خاطر گاڑی میں بیٹھ کر کچھ دیر میں ہی حیدر آباد پہنچ گیا۔ مگر وہاں پہنچ کر اسے وہاں کے چوکیدار سے پتا چلا کہ سب لوگ تو میرج ہال پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ چوکیدار سے صحیح ایڈریس معلوم کرتا میرج ہال کے لیے روانہ ہو گیا۔

+++

ہال کھچا کھچ لوگوں سے بھر چکا تھا۔

زارا نے مہرون اور سی گرین کلر کے امتزاج والا شرارا پہنا تھا۔ اور خوبصورت سی جولری اور میچنگ چوڑیاں پہنے بہت حسین لگ رہی تھی۔ جبکہ حدید سلمان نے آج آف وائٹ کلر کی شیروانی اور پجامہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی گولڈن پگڑی بھی پہن رکھی تھی۔ شیروانی پر گولڈن ذری کا کام کیا ہوا تھا۔ جو اس پر بہت جچ رہی تھی۔ وہ کسی سلطنت کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ وہ زبردستی اپنے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے بیٹھا تھا۔ مگر اسکا چاند سا چہرہ اترا ہوا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوشین نے ڈارک ریڈ 'اور بینج کلر اور گولڈن کنٹراس کا غرارا پہنا تھا۔وہ بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ اور اشعر صدیقی نے اسکن کلر کی شیروانی اور وائٹ پجامہ پہن رکھا تھا اور ساتھ ہی ریڈ کلر کی پگڑی بھی پہن رکھی تھی۔ وہ بھی بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

دونوں کپلس بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ جو بھی انہیں دیکھتا تعریف کیئے بنارہ نہ پاتا۔

چاروں ایک ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔ تبھی سلمٰی بیگم اوپر اسٹیج پر آئیں اور ان چاروں کی بلائیں لیں اور انکی دائمی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگیں۔

ماہم نے آج بلیک کلر کی خوبصورت سی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ دنیا کا بھی سوچا تھا اور دل کی بات بھی مانی تھی۔ دل چاہتا تھا کہ کالا لباس پہنا جائے۔ لیکن فنکشن کی مناسبت سے اسنے لائٹ سی جولری اور لائٹ سا میک اپ کیا تھا۔وہ سادہ سے روپ میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی۔

حدید سلمان اور ماہم ایک کڑے امتحان سے گذر رہے تھے۔ دونوں کے لب خاموش تھے اور آنکھیں بجھی بجھی سی تھیں۔

مولوی صاحب بھی اسٹیج پر آچکے تھے۔ نکاح پڑھوانے کے لیے۔ ٹھیک اسی وقت ملہار بھی وہاں پہنچا۔وہ پہلے سب بڑوں سے ملا پھر بڑی تیزی سے حدید کی طرف بڑھا 'جو خاموش سا بیٹھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مراد صاحب اور سلمان صاحب بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ دلہنوں کے گھونگھٹ نکالے گئے تھے۔ نکاح کے بعد ہی انکے گھونگھٹ اوپر اٹھائے جانے کا سوچا گیا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو میری جان..."ملہار اشعر صدیقی سے ملنے کے بعد حدید سلمان کو بھینچ کر گلے سے لگاتے ہوئے پرجوش انداز میں گویا ہوا تھا جس پر حدید سلمان نے صرف ہلکی سی مسکراہٹ پر اکتفا کیا۔ تبھی مولوی صاحب نکاح کی اجازت طلب کرنے لگے۔

"شروع کریں مولوی صاحب۔" مراد صاحب نے مولوی صاحب کو اجازت دی۔

مولوی صاحب نے پہلے اشعر اور نوشین کا نکاح پڑھوایا۔ سب نے مل کر انکی خوشیوں بھری شادی شدہ زندگی کی دعائیں مانگیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے گلے ملنے لگے۔ پھر حدید سلمان اور زارا کا نکاح پڑھنا شروع کیا گیا۔

"حدید سلمان ولد سلمان صدیقی آپکو زارا ولد مراد صدیقی سے نکاح قبول ہے...؟"مولوی صاحب کے پوچھنے پر حدید سلمان بمشکل خود کو ہاں کہنے کے لیے تیار کرنے لگا۔ جبکہ ملہار کو مولوی صاحب کے دلہن کے غلط نام لینے پر حیرت ہی تو ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدید! یار یہ مولوی صاحب دلہن کا نام تو غلط لیئے جا رہے ہیں... میں انہیں روکتا ہوں...!"

ملہار حدید سلمان کو مولوی صاحب کی غلطی بتاتے ہوئے خود انہیں صحیح نام بتانے کے لیے اٹھنے لگا۔ جس پر حدید سلمان نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔ اور ہولے سے سر کو نفی میں ہلایا۔ اس وقت حدید سلمان کی آنکھوں میں گہری خاموشی تھی۔ اور چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

"مگر حدید...؟" ملہار نے حیرت سے حدید کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ملہار...! چپ رہو!" حدید سلمان نے ایک دم سے ملہار کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں اسے روکا۔

"مگر یار... تمہاری شادی تو ماہم سے ہو رہی تھی ناں...؟" ملہار بہت دھیمی آواز میں حدید سلمان سے استفسار کرنے لگا۔

"ملہار! قسمت نے نام بدل دیا ہے' خدا کے لیے چپ کر جاؤ...!" حدید سلمان نے بڑی دردیلی التجا کی تھی ملہار سے۔ جس پر ملہار شاکڈ ہی تو رہ گیا تھا۔ تبھی مولوی صاحب پھر سے اپنے الفاظ دہرانے لگے۔

"آپکو یہ نکاح قبول ہے...؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی قبول ہے۔" حدید سلمان نے گہری سانس کھینچتے ہوئے بڑی مشکل سے قبول ہے کہا تھا۔ملہار نے حدید سلمان کی آنکھوں میں حیرت سے دیکھا'جہاں سوائے درد اور گہرے اندھیرے'خاموشی کی صورت نظر آئے۔ملہار کو حیرت اور دکھ کا جھٹکا لگا تھا۔ تبھی ملہار کی نظر کچھ فاصلے پر موجود ماہم پر پڑی۔جو وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہ تھی۔

ملہار کے لیے حدید سلمان کی شادی اس وقت ایک معمے سے کم نہ تھی۔وہ پھر حدید سے کوئی سوال کیئے بنا خاموش بیٹھا رہا۔جب تک دونوں نکاح ہو گئے۔

پھر سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔اور باری باری ایک دوسرے سے ملتے رہے۔

نکاح کے بعد سب لوگوں میں چھوہارے بانٹے گئے۔اور کچھ ہی دیر بعد کھانا لگ گیا تھا۔

حدید اور اشعر کے کچھ کزنز نے ڈانس بھی کیا تھا۔لڑکیوں نے بھی ڈانس مقابلہ کیا تھا۔سب بڑا ہلہ گلہ مچا رہے تھے۔پھر وہ لوگ حدید اور اشعر کو بھی نیچے بلا لائے اور زبردستی انسے بھی ڈانس کروانے لگے۔

رقیہ بیگم اپنے بچوں کو اتنا خوش دیکھ کر انکی بلائیں لینے لگیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماشاءاللہ...!خدا ہمیشہ خوش رکھے اور نظر بد سے بچائے..." نگار بیگم اپنے بیٹے اور داماد کو دعائیں دینے لگیں۔

"آمین بھابھی جان!" سلمیٰ بیگم نے بھی انکی دعا میں آمین کہا۔ اور انہیں گلے سے لگا کر پھر سے مبارک دینے لگیں۔ تمنا بیگم اور نجمہ بیگم بھی انکے قریب چلیں آئیں۔

باقی لوگ بھی یہ ڈانس دیکھ کر محضوظ ہو رہے تھے۔

حدید سلمان بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا۔ وہ اپنی کیفیت کسی پر بھی عیاں نہیں کر سکتا تھا۔ مگر ملہار کی نظریں اسے ٹٹولتی اور کھوجتی ہوئیں لگ رہیں تھیں۔ اور حدید یہی سوچ رہا تھا کے کاش... وہ اپنی محبت کے بارے میں ملہار کو بھی نا ہی بتاتا تو اچھا تھا۔

ملہار بھی غمزدہ سا تھا۔

حدید سلمان نے ایک نظر اسٹیج پر بیٹھی اپنی چھوٹی بہن پر ڈالی۔ جسکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ حدید سلمان مطمئن سا مسکرا دیا۔ تبھی اسکی نظر کچھ ہی فاصلے پر موجود اس چہرے پر جا پڑی۔ جو بے حد اداس تھا'غمزدہ تھا۔ اسکے چہرے سے اسکے دل کا حال عیاں ہو رہا تھا۔ حالانکہ اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی... مگر وہ مسکراہٹ جھوٹی تھی'دکھاوہ تھی۔ ماہم اس وقت کس حالت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تھی... یہ حدید کے سوا کون جان سکتا تھا۔ حدید سلمان نے اپنی نم ہوتی آنکھیں جھپکتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ وہ اب ماہم کو دیکھنے اور اسکے بارے میں کچھ بھی سوچنے کا حق کھو چکا تھا۔ سو ایک آہ بھر کر رہ گیا۔

کچھ دیر بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ حدید سلمان اور اشعر صدیقی کی گاڑیاں خوبصورت پھولوں کی لڑیوں سے سجائیں گئیں تھیں۔

"ماہم بیٹا! تم زارا اور حدید کے ساتھ انکی گاڑی میں بیٹھو۔ آیان اور شایان اشعر کی گاڑی میں انکے ساتھ بیٹھیں گے۔" امی نے ماہم کو حکم جاری کیا تھا' جسے سن کر ماہم تڑپ ہی تو اٹھی تھی... مگر وہ زبان پر تالے لگا کر چپ رہی۔

"یا اللہ...! میرا اور کتنا ضبط آزمایا جائے گا...؟" وہ دل میں بول اٹھی۔

سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔ وہ بھی مرے مرے قدموں کے ساتھ پچھلی سیٹ پر زارا اور حدید کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ وہ دل ہی دل میں یہی سوچ رہی تھی کہ انسان اپنی قسمت کے ہاتھوں کس قدر مجبور ہوتا ہے...! جو کرنا نہیں چاہتا وہ ہی کرنا پڑتا ہے۔ جس سے دور رہنا چاہتا ہے.... بار بار وہ ہی چہرہ' وہ ہی انسان اسکے سامنے لایا جاتا ہے۔ آخر دل کسی کو کیوں چاہتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے....؟جب مقدر میں ہی وہ شخص لکھا نہ ہو...!! جسے چاہا جائے اسے پا نہ سکیں' بھلا اس سے بڑھ کر درد بھی کوئی ہو سکتا ہے...؟ جسے آپ اپنی جان سے بڑھ کر پیار کریں' اسے آپ کی ہی نظروں کے سامنے کسی اور کے نام کر دیا جائے...! اسکی ساری محبت' اسکے سارے حقوق کسی اور کے نام کر دیے جائیں...! لیکن ماہم کو یہ کون سمجھاتا کے اسی کو تقدیر کہا جاتا ہے۔ جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ وہ بالکل کامیاب ہو چکا ہے' سب کچھ اسکے حق میں ہو رہا ہے! ٹھیک اسی وقت تقدیر ایسا پلٹا کھاتی ہے کے سب کچھ تہس نہس ہو جاتا ہے۔ سارا مان' سارے وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں...! اور دیکھنے والا بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔

ماہم کے ساتھ بھی یہی تو ہوا تھا۔ وہ حدید سلمان کو چاہتی تھی اور حدید سلمان بھی اسے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ مگر تقدیر نے پل بھر میں ان دونوں کے سارے خواب چکنا چور کر دیے تھے۔ حدید سلمان کسی اور کا بن گیا تھا۔ اور ماہم زندگی کے اس سفر میں نہ صرف اپنی محبت ہاری تھی بلکہ اپنا سب کچھ ہار چکی تھی....سب کچھ...!!

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ جب رات دیر گئے گھر پہنچے تو وہاں بھی کچھ رسمیں کی گئیں۔ اشعر صدیقی کی کزنز ماہم کا ہاتھ پکڑ کر اشعر کے کمرے کے دروازے پر کھڑی ہو گئیں اور اسے اندر جانے کی اجازت نہیں دے رہی تھیں۔ ماہم بھی مسکرا کر انکی ہاں میں ہاں ملائے جا رہی تھی۔ پھر ان لڑکیوں نے نیگ وصول کیا اور اسکے بعد اشعر صدیقی کو کمرے میں جانے دیا۔ اور اسی طرح سے حدید سلمان کے کمرے کے آگے بھی یہی سین کیا گیا۔

"دولہا بھائی! جب تک آپ ہمیں ہماری ڈیمانڈ کے مطابق نیگ نہیں دیں گے' آپ کو اندر نہیں چھوڑا جائے گا!" زارا کی کزن ماہم کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے پکڑے کھڑی تھی۔ ماہم چاہ کر بھی یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی تھی۔ سو آنکھیں جھکائے چپ کھڑی رہی۔

حدید سلمان اتنی بڑی رقم کا سن کر سوچنے لگا کہ کیا کیا جائے...؟ مگر پھر ماہم کی حالت کو دیکھتے ہوئے بلا چوں چراں اسنے انہیں انکی ڈیمانڈ کے مطابق نیگ دے دیا۔

"ارے واہ دولہا بھائی...! آپ کو تو اندر جانے کی بڑی جلدی ہے...! لگتا ہے' زارا کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہا جا رہا آپسے...؟ ہاہاہا!" زارا کی ایک شریر سی کزن دوسری کزن کی طرف آنکھ دبا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر ہنستے ہوئے حدید سلمان کو چھیڑنے لگی۔ حدید سلمان جتنا جلدی جان چھڑانا چاہ رہا تھا۔ لڑکیوں نے اتنا ہی اسے تنگ کرنے کا سوچا۔

"میں تھک گیا ہوں.... پلیز مجھے اب جانے دیں...!" حدید سلمان بہت بے چارگی سے گویا ہوا۔

"ٹھیک ہے 'ٹھیک ہے...! کیا یاد کریں گے... جائیں!" زارا کی وہ کزن جو ماہم کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔ شریر سی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ جس پر حدید سلمان نے دل ہی دل میں رب کا شکر ادا کرتا کمرے میں داخل ہوا۔ اور زارا کی ساری کزنز ہنستے مسکراتے ہوئے چلیں گئیں۔ جبکہ ماہم اپنا بوجھ اٹھانے من من ہوتے قدموں سے بمشکل اپنے کمرے تک پہنچی۔

+++

وہ جسے پانے کی اسنے دعائیں مانگیں تھیں۔ وہ آج اسکا بن چکا تھا۔ اشعر صدیقی نوشین کو محبت لٹاتی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"ماشاءاللہ! آج تو بلکل چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہو...! یا پھر میں نے تمہیں اس طرح پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں...؟" اشعر صدیقی نوشین کا ہاتھ تھامتے اسے اپنے قریب کرتے رومنٹک انداز میں اسکی طرف جھکا۔ جس پر نوشین شرماتے ہوئے نظریں جھکاتی چلی گئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے بھئی' اپنے شوہر سے کیسی شرم...؟ میں نے تو سنا تھا کے میڈم بہت چاہتیں ہیں مجھے!" وہ مزید اسے تنگ کرنے لگا۔ جبکہ نوشین اس وقت اسکی قربت اور اسکی سنگت میں اپنا آپ بھول گئی تھی۔

"اففف...! یہ شرم' یہ حیا.... کتنا قاتل ہے یہ روپ...!! تمہارے ہاتھوں سے مہندی کی کتنی اچھی خوشبو آرہی ہے۔ دل چاہ رہا ہے کہ تمہیں خود میں چھپالوں!" وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اس پر اپنی محبت کی برسات کرنے لگا۔ نوشین اسکی محبت کی برسات میں بھیگتی چلی گئی۔

+++

حدید سلمان جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ کچھ دیر کے لیے جو سب بھول چکا تھا... وہ تلخ حقیقت زارا کے روپ میں اسکے سامنے تھی۔ اسکے سمجھ نہیں آرہا تھا' کل سے وہ خود کو اس بات کے لیے تیار کرچکا تھا کے زارا ہی اب اسکی ہمسفر ہے اور وہ زارا کو کوئی دکھ نہیں دے گا۔ وہ اسکے سارے حقوق اسے دے گا۔ اس سے کسی قسم کی ناانصافی نہیں کرے گا۔ یہ سچ تھا کہ حدید اپنے حصے کی محبت کرچکا تھا۔ اور وہ دن جو اسنے ماہم کی محبت کے سنگ گزارے تھے۔ وہ ابھی بھی حدید سلمان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے لیے جینے کی وجہ تھے 'اسکا قیمتی سرمایہ تھے۔ کیوں کہ گیا وقت تو کبھی پلٹ کر نہیں آتا۔ اسکے وہ دن کبھی نہیں لوٹیں گے۔ مگر وہ زارا پر کچھ بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اگر زارا اس سے بدگمان ہو گئی تو اس سے گھر کا ماحول اور سب رشتے ڈسٹرب ہونگے۔ اور اس سب کا بہت گہرا اور برا اثر نوشین کی زندگی پر پڑتا۔ اور حدید سلمان اپنی بہن کو ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ سو وہ اپنے دل پر جبر کرتا مسکرا کر زارا کی طرف بڑھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو...! یہ تمہاری منہ دکھائی..." حدید سلمان بیڈ پر بیٹھتے ہوئے زارا کی تعریف کرتے ہوئے اسے منہ دکھائی میں وہ انگوٹھی پہنانے لگا جو اسنے ماہم کے لیے خریدی تھی۔ اسکا دل دہائی دینے لگا۔ مگر حدید سلمان نے اپنے دل پر یہ وار بھی کر ہی ڈالا۔

"تھینکس...!" زارا انگوٹھی کو دیکھ کر ہولے سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"دیکھو زارا...! آج سے پہلے ہم صرف کزنز تھے۔ مگر آج سے ہم ایک ایسے رشتے میں بندھ چکے ہیں جو بہت خاص ہے' بہت اہمیت کے لائق ہے....! تمہیں کیا پسند ہے' تم مجھ سے کیا چاہتی ہو... یہ سب تم مجھے بلا جھجک بتا سکتی ہو۔ تم میری شریکِ حیات ہو۔ میرا فرض ہے کہ میں تمہاری ہر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خواہش کا نہ صرف احترام کروں بلکہ اسے پورا بھی کروں...!" وہ دھیمے لہجے میں زارا سے مخاطب تھا۔

"افففف حدید...! تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو....؟ ہم دوست ہیں یار......اور میں نے تم سے کوئی لمبی چوڑی توقعات نہیں باندھ رکھی۔ بس مجھے تم سے محبت اور اعتبار کے سوا کچھ نہیں چاہیے....! لیکن ایک بات میں بتا دوں....! مجھے گھومنے پھرنے کا بہت شوق ہے' اور میں تمہارے ساتھ ہنی مون پر کسی خوبصورت سی جگہ پر جانا چاہتی ہوں...!" زارا جذباتی انداز میں حدید سلمان کے ہاتھ تھامتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

"ضرور....! اور کچھ ؟" حدید سلمان مسکراتے ہوئے بولا۔

"اور....جو تم کہو!" زارا مسکراتے ہوئے اسکے سینے سے لگ گئی۔ حدید سلمان چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکا۔ کیونکہ وہ زارا کی حق تلفی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اسکا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔

نجانے کیسے آنسو کا ایک قطرہ اسکی آنکھ سے نکل کر باہر آ گیا جسے حدید سلمان نے اپنے سیدھے ہاتھ کی مٹھی کی پشت سے صاف کیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سارے بچے گھر کے تھے اور گھر میں ہی تھے۔ سو اس لیے ناشتے کا پر تکلف سا اہتمام کیا گیا تھا۔ سب مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ماہم ابھی نہیں اٹھی تھی۔ نجمہ بیگم نے بھی اسے سونے دیا کیونکہ وہ تھکی ہوئی تھی۔ بہت دنوں سے وہ مسلسل کافی ساری ذمہ داریاں اپنے اوپر لیے ہوئے تھی۔

سب لوگوں کو اٹھتے اٹھتے دن کا ایک بج گیا تھا۔ سو اس وجہ سے ناشتہ اور کھانا ایک ساتھ کھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

دونوں دولہا اور دلہن اپنے اپنے کمروں سے بڑے فریش سے نکلے تھے۔

حدید سلمان نے اپنے جذبات پر کافی حد تک قابو پا لیا تھا۔ وہ خود غرض ہر گز نہیں تھا۔ ہاں مگر اسے اندر ہی اندر ایک دکھ ضرور کھائے جا رہا تھا کہ ماہم کے دل کو بہت گہری چوٹ پہنچی تھی۔ اسکے بھروسے کو ٹھیس پہنچی تھی۔ مگر تقدیر کا لکھا کون مٹا سکتا ہے۔ اس معاملے میں ہر کوئی بے بس ہوتا ہے۔ حدید سلمان بھی تقدیر کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا۔

"آجاؤ میرے بچوں...! ادھر آؤ...، تم لوگ یہاں بیٹھو... اور اشعر میرے بچے...! تم لوگ ادھر آکر بیٹھو..." رقیہ بیگم جس کرسی پر براجمان تھیں... ان دونوں جوڑوں کو انہوں نے اپنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اردگرد بیٹھنے کا کہا اور وہ لوگ مسکراتے اور شرماتے ہوئے اپنی اپنی چیئر کھینچتے ہوئے وہیں انکے پاس بیٹھنے لگے۔

"بھئی 'نگار...!بچوں کو ناشتہ نکال کر دو...، اور سلمٰی تم میرے بیٹوں کو ناشتہ نکال کر دو ورنہ یہ سب خاموش بیٹھے رہیں گے۔ نجمہ بیٹی تم جلدی سے فریش جوس لے کر آؤ... جسے جوس پینا ہو وہ جوس پیئے' میں تو پھیکی چائے ہی پیوں گی وہ بھی کھانے کے بعد۔ ارے تمنا! تم کیوں یوں چپ بیٹھی ہو؟ منصور اور ملہار کو بھی ناشتہ نکال کر دونا..." رقیہ بیگم نے سب کو کام میں لگا دیا تھا۔ چند مہمان ابھی سو رہے تھے۔ انکے لئے کھانا رکھ دیا گیا تھا۔

سبھی ناشتے اور کھانے کا مزہ لے رہے تھے۔

کھانے اور ناشتے کی ساری چیزیں باہر سے ہی منگوائی گئیں تھیں۔ کیونکہ سب لوگ تھکے ہوئے تھے۔ سو اس لیے گھر میں صرف چائے اور جوس بنایا گیا تھا باقی حلوہ پوری 'قیمہ بھرے پراٹھے' مرغ چھولے 'نان پائے اور چند اور کھانے کی چیزیں سب کچھ باہر سے منگوایا گیا تھا۔

"نجمہ بیٹی! ماہم نظر نہیں آرہی... کیا ابھی تک سو رہی ہے...؟" رقیہ بیگم کو اچانک سے ماہم کا خیال آیا کہ وہ کافی دیر سے انہیں کہیں نظر نہیں آرہی تو انہوں نے اپنی بہو سے پوچھ ہی لیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی امی جان! وہ ابھی سو رہی ہے۔ میں نے سوچا کے تھکی ہوئی ہے' اس لیے میں نے اسے اٹھایا نہیں۔ کیوں کہ وہ اٹھتے ہی پھر سے کام میں لگ جاتی۔ اس لیے کچھ دیر آرام کر لے گی تو اسکی تھکن دور ہو جائے گی۔" نجمہ بیگم گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے بولیں۔

"چلو صحیح کیا...، رات بھر کروٹیں بدلتی رہی تھی۔ شاید صبح کے وقت آنکھ لگی ہو اسکی...؟" رقیہ بیگم کی بات پر حدید سلمان کا سارا دھیان ماہم کی طرف چلا گیا۔ دل اسکو ایک نظر دیکھنے کی ضد کرنے لگا۔

"بیگم! مجھے چائے دے دیں... بہت کچھ کھا لیا ہے' بس آدھا کپ چائے ہو جائے۔" مراد صاحب اپنے دونوں بچوں کے چہروں پر خوشی اور سکون دیکھ کر بہت خوش تھے۔ سو خوشی میں انسے کھانا بھی ٹھیک سے کھایا نہیں گیا۔

"سلمٰی! میری چائے کمرے میں ہی لے آؤ...، میں اخبار بھی پڑھ لوں۔" سلمان صاحب بھی ہاتھ صاف کرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تمنا بیگم اور اسکے شوہر تو پہلے ہی اٹھ چکے تھے۔

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رقیہ بیگم بھی اپنے کمرے میں چلیں آئیں تھیں۔وہ کمرے میں آکر ماہم کو اٹھانے لگیں۔انہیں اب ماہم کی فکر ہونے لگی تھی۔کیونکہ ماہم کبھی بھی دیر تک سونے کی عادی نہیں تھی۔

"ماہم...!میری بچی...اب اٹھ جاؤ...،دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے....!دن کے تین بج گئے 'تم ابھی تک سو رہی ہو میری جان!اب اٹھ جاؤ۔"وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے اسکا بازو ہلانے لگیں تو جیسے انہیں کرنٹ سا لگا تھا۔ماہم کا سارا جسم انگاروں کی طرح دہک رہا تھا۔رقیہ بیگم باہر کی طرف نکل گئیں کے کسی کو کہہ کر ڈاکٹر کو بلایا جا سکے۔

"نجمہ بیٹی....ارے او نجمہ بیٹی....!"وہ کانپتی ہانپتی اپنے چھوٹے بیٹے کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

"جی اماں جان...!کیا بات ہے...آپ اتنی گھبرائی ہوئیں کیوں ہیں...؟"نجمہ بیگم اپنی ساس کو اس حال میں دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئیں۔

"کیا بات ہے اماں جان!سب خیر تو ہے ناں؟"ارسلان صاحب بھی کمرے سے نکل آئے۔

"بیٹا...!وہ ماہم کو بہت تیز بخار ہے'اسکا پورا جسم جل رہا ہے...جلدی سے ڈاکٹر کو بلاؤ..."وہ بے حد فکرمندی سے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی میں ابھی فون کرتا ہوں ڈاکٹر کو!" وہ انکو تسلی دینے کے بعد ڈاکٹر بابر کو فون کرنے لگے۔

ڈاکٹر بابر انکے فیملی ڈاکٹر تھے۔

کچھ ہی دیر میں سب کو یہ بات پتا چل گئی کے ماہم کو بہت تیز بخار ہے اور وہ بے حوش ہے۔

حدید سلمان نے جب سنا تو جیسے اسکی جان پر بن آئی تھی۔ وہ پہلے ہی اسکی طرف سے بہت فکر مند تھا۔ مگر بہت مجبور بھی۔

"یہ ڈرپ منگوا دیں' اور پلیز مریض کے کمرے میں زیادہ بھیڑ نہ کریں۔ بس ایک یا دو لوگ ہی موجود رہیں تو بہتر ہو گا' کمزوری ہونے کی وجہ سے بے حوش ہیں' شاید کچھ دنوں سے انکے پیٹ میں خوراک بھی نہیں گئی' کیا وجہ تھی؟" وہ سلمان صاحب اور ارسلان صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"جی... ایسی تو کوئی بات نہیں ڈاکٹر صاحب! ہاں شادی کا گھر تھا... یہ بچی کام کاج میں لگی ہوئی تھی... ہو سکتا ہے کہ ٹھیک سے کھانا وغیرہ نہ کھا سکی ہو... اور تو کوئی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ... یہ ٹھیک تو ہو جائے گی ناں' کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے ناں...؟" ارسلان صاحب گھبراتے ہوئے ڈاکٹر صاحب سے ماہم کے بارے میں پوچھنے لگے۔ وہ ماہم کی ایسی حالت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ کر پریشان ہی تو ہو گئے تھے۔ انہیں اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا۔ وہ انکی بہت اچھی' پیار کرنے والی اور سعادت مند' فرمانبردار بیٹی تھی۔

"دیکھیں ارسلان صاحب! آپ پریشان نہ ہوں... انشاءاللہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے ایسا ہوا ہو...! خیر یہ بہت جلد حوش میں آجائے گی۔ فلحال آپ سب لوگ اسے آرام کرنے دیں۔ اور ہاں! یہ ڈرپ ختم ہو جائے تو اسے آرام سے اتار لیجیئے گا۔ میں اب چلتا ہوں۔" ڈاکٹر صاحب ماہم کو ڈرپ لگانے کے بعد جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ارسلان صاحب ڈاکٹر صاحب کی بات پر ہاں میں گردن ہلانے لگے۔

"چلیں ڈاکٹر صاحب! میں آپکو چھوڑ دوں۔" حدید سلمان جو کافی دیر سے وہاں خاموش کھڑا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو باہر چھوڑنے کے لیے انکے ساتھ چل دیا۔

"وہ ٹھیک تو ہے ناں ڈاکٹر صاحب...؟" وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئے تو حدید سلمان نے اپنے تڑپتے اور مچلتے ہوئے دل کی بات مان کر ڈاکٹر صاحب سے پوچھ ہی لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی' جی... وہ ٹھیک ہیں' بس کمزوری کی وجہ سے بے حوش ہو گئیں تھیں۔ کچھ ہی دیر میں حوش آجائے گا۔ بس آپ لوگ انکے کھانے پینے کا خاص خیال رکھیئے گا۔" ڈاکٹر بابر حدید سلمان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی بخش جواب دینے کے بعد اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے۔ جبکہ حدید سلمان کچھ دیر وہیں کھڑا سوچتا رہا۔ وہ ماہم کے لیے بہت پریشان ہو گیا تھا۔ پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا دادی اماں کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اس وقت اسے صرف ماہم کا خیال تھا۔

+++

شام تک سارے مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔ بس تمنا بیگم ابھی یہیں تھیں۔ انہیں ایک دو دن ابھی یہاں رکنا تھا۔ کیونکہ وہ بہت دنوں بعد یہاں آئیں تھیں۔ اور اس وقت وہ بھی بہت پریشان تھیں۔

ماہم کو جب حوش آیا تو اسنے دادی اماں کو اپنے پاس بیٹھے ہوئے پایا۔ وہ فکرمندی سے ماہم کی طرف ہی دیکھے جا رہیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اسکا سر گھومنے لگا۔ اور وہ سر کو تھام کر بیٹھ گئی۔ اسکا سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔ اور ہونٹ خوشک ہو چکے تھے۔

"لیٹی رہو... میری بچی..! کیا ہو گیا تھا تمہیں...؟ اچانک سے اتنا بخار کے بے حوش ہی ہو گئیں تھیں تم...!" رقیہ بیگم بھری بھری آنکھوں کے ساتھ اسے سینے سے لگاتی ہوئیں بولیں۔

"آپ پریشان نہ ہوں دادی اماں...! میں ٹھیک ہوں اب!" وہ انکی پریشانی دیکھ کر اپنے خوشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے ہولے سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"یہ لو پانی پی لو...، ویسے کتنے دنوں سے کھانا نہیں کھایا تم نے...؟" حدید سلمان اسے پانی کا گلاس پکڑاتا شکایتی نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔ جبکہ ماہم چپ رہی۔

"تم جانتی ہو ناں.... سب تم سے کتنا پیار کرتے ہیں....؟، تمہاری ذرا سی تکلیف پر تڑپ کر رہ جاتے ہیں' پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟" اسے ماہم پر اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا۔ مگر وہ نرم لہجے میں اسے سمجھانے لگا۔

"مجھے پتہ ہے کہ سب میرا بہت خیال رکھتے ہیں...! آپکو بتانے کی ضرورت نہیں ہے...!!" نا چاہتے ہوئے بھی ماہم کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم بیٹا! حدید ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے...، مانا کہ گھر میں بہت کام تھا' ذمہ داریاں تھیں... مگر اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے کے انسان کام میں لگ کر اپنا کھانا پینا سب بھول جائے...؟ نہیں میری بچی...! یہ سب تو چلتا ہی رہتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان کو اپنی جان کی فکر ہونی چاہیے...، کیونکہ جان ہے تو جہان ہے...!!" رقیہ بیگم اسے پیار سے سمجھانے لگیں۔

"مغرب ہو رہی ہے' میں نماز پڑھ لوں۔ نفل بھی پڑھنے ہیں...!" رقیہ بیگم اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور ڈالتیں اٹھتے ہوئے بولیں۔ جس پر ماہم ہاں میں گردن ہلاتے ہوئے انہیں کمرے سے جاتا دیکھ کر رہ گئی۔

"تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ تم یہاں سے جاؤ...!" دادی اماں کے جاتے ہی وہ حدید سلمان سے مخاطب ہوئی۔

"میں چلا جاؤں گا...، مگر پہلے تم مجھسے وعدہ کرو کہ تم آئندہ اپنا بہت خیال رکھو گی... اور ایسی کوئی غلطی دوبارہ نہیں کرو گی...؟" حدید سلمان مجبور سا اسکی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وعدہ...؟ہاہاہا!حدید سلمان صاحب...!وعدے تو ٹوٹ جایا کرتے ہیں...!!پھر وعدہ کرنے کا فائدہ...؟"وہ زخمی سی ہنسی ہنستے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔اسکی ہنسی میں اتنا درد تھا۔ اور اسکی نظروں میں ایسی شکایت تھی کے حدید سلمان کی نظریں جھکتی چلیں گئیں۔اور اس سے پھر کچھ بولا ہی نہیں گیا۔وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔اسکے جاتے ہی ماہم پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اسنے سوچا تھا کہ وہ حدید سے شکایت کا ایک لفظ بھی نہ بولے گی۔ مگر اسے دیکھ کر وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔اور اس سے تلخی سے بات کی تھی۔ جبکہ وہ اسکی مجبوری سے اچھی طرح واقف تھی۔اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ حدید اسکی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس وقت اسکے پاس آیا تھا۔سب کچھ چھوڑ کر اسکے لیے فکر مند سا'اسے اپنے ہاتھوں سے پانی دیا تھا۔اور بدلے میں اسنے اسکے ساتھ کیا کیا تھا۔ماہم یہ سب سوچ کر خود کو کوستی ہوئی پھر سے رونے لگی کیوں کہ سوائے رونے کے وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔وہ کبھی اپنی قسمت پر روتی تو کبھی حدید سلمان کی بے بسی پر آنسو بہاتی تھی۔وہ اب روتی سسکتی ہی رہتی تھی۔کیونکہ رونا تو اب اسکا مقدر بن چکا تھا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم میری جان! اب تمہاری طبیعت کیسی ہے...؟" نجمہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگاتی ہوئی بہت محبت اور فکرمندی سے گویا ہوئیں تھیں۔

"امی! میں کتنی بار بتا چکی ہوں کے اب میں بلکل ٹھیک ہوں...!! شاید تھکن کی وجہ سے یہ سب ہو گیا... ورنہ تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ سب اتنا پریشان نہ ہوں..." وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ اس وقت ماہم کے کمرے میں اسکے ابو اسکے تایا' چچا وغیرہ سبھی لوگ موجود تھے۔

تمنا پھپھو بھی کچھ دیر پہلے ہی اسکے پاس سے اٹھ کر گئیں تھیں۔

"شکر ہے خدا کا...! بیٹا! تم نے تو اچانک ہم سب کو بہت پریشان کر دیا تھا۔ اپنا خیال رکھا کرو...!" سلمان صاحب اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے تھے۔ جس پر ماہم نے پیار سے انکی طرف دیکھا تھا۔ اسکے چچا اور تایا بھی اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان میں ماہم کو اپنے ابو جیسی ہی شفقت اور محبت محسوس ہوتی تھی۔ ماہم بھی انکی بہت عزت کرتی تھی۔ وہ اتنی محبت پا کر بہت خوش ہونے لگی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اففف حدید! میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں..." زارا نے اسکے شانے کو ہلاتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ چونک ہی تو گیا تھا۔

"ہمم' ہاں' کیا کہا...؟ سوری میں نے سنا نہیں..." حدید سلمان سوچوں کے سمندر سے باہر نکلتے ہوئے گویا ہوا۔

"میں یہ پوچھ رہی تھی کے ماہم حوش میں آگئی ہے...؟" زارا نے پھر سے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"ہاں...! حوش میں تو آگئی ہے۔" وہ گہری سانس کھینچتے ہوئے بولا۔

"اچھا؟ چلو پھر اسکی عیادت کو چلتے ہیں۔" وہ جلدی سے بولی جس پر حدید سلمان ہاں میں سر ہلا کر رہ گیا۔

+++

"ماہم بیٹی! اپنی دوائی اور خوراک کا بہت خیال رکھنا... ٹھیک ہے...؟" مراد صاحب بھی اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خاص خیال رکھنے کی ھدایت دے کر چلے گئے۔ سلمان صاحب بھی اسکا سر تھپ تھپا کر مراد بھائی کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دیکھو بیٹا! اتنی لاپروائی اچھی نہیں ہوتی۔ تمھیں اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔ اور جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ شاباش..." ارسلان صاحب بھی اپنی بیٹی کا ماتھا چومتے ہوئے اسے خیال رکھنے کا کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔

چچی اور تائی بھی اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر گئیں تھیں۔

امی نے بھی اسے سمجھایا کہ وہ آرام کرے گھر کے کاموں کو وہ خود دیکھ لیں گیں۔

سب باری باری اسے سمجھا کر اسے ھدایت دے کر اسکے کمرے سے جا چکے تھے۔

وہ اپنی لیٹنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجائیں..." ماہم نے دستک دینے والے کو اندر آنے کا کہا۔

"کیسی ہو یار...؟" زارا اندر آتے ہی ماہم کے گلے سے لگاتی ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہوں۔" ماہم پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ تبھی اسکی نظر حدید سلمان پر پڑی جو زارا کے ساتھ ہی آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہمم اچھی بات ہے کے تم اب ٹھیک ہو... ورنہ تو سب کافی پریشان ہو گئے تھے۔" زارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ہاں 'بس پتا نہیں کیا ہو گیا تھا...؟ شاید مسلسل کام کرنے کی وجہ سے..." وہ زارا کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔ وہ اس وقت حدید کی طرف بلکل بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

"تبھی تو ہم کہتے تھے کے اتنا کام مت کرو... لیکن تمہیں تو شوق ہے کام کرنے کا...! مجھے تو کوفت ہوتی ہے کچن میں جاتے ہوئے...، تم پتا نہیں اتنا سارا کام کیسے کر لیتی ہو...؟" زارا سٹائل سے ہاتھ ہلا ہلا کر اس سے بات کر رہی تھی۔ تبھی ماہم کی نظر زارا کے ہاتھ کی انگوٹھی پر پڑی۔

"یہ انگوٹھی تو بہت پیاری ہے۔" ماہم نے زارا کے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کی تعریف کی۔

"ٹھنکس...، یہ حدید نے مجھے منہ دکھائی میں دی ہے۔" زارا کھنکتے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔

"ہمم! پیار سے دیئے ہوئے تحفے بہت انمول ہوتے ہیں... مگر یہ ہر کسی کو نہیں... قسمت والوں کو ملتے ہیں...! اور تم بہت خوش قسمت ہو...!! اللہ پاک تمہیں ہمیشہ اسی طرح ہی ہنستا مسکراتا رکھے۔ دکھوں کی کبھی پرچھائی نہ پڑے تمہاری خوشیوں پر...، اللہ تمہیں میری خوشیاں بھی دے دے۔" ماہم مسکراتے ہوئے زارا کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔ مگر وہ دیکھ حدید کو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان مجرم نہ ہوتے ہوئے بھی چپ چاپ مجرموں کی طرح خاموش کھڑا رہا۔

+++

اسکی اذیت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا جب اسنے زارا کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی دیکھی جو حدید اسکے لئے لایا تھا۔

"جب وہ ہی اسکا ہو گیا تو یہ انگوٹھی کیا معنی رکھتی ہے...؟" وہ اندر ہی اندر اپنے دل سے مخاطب تھی۔ وہ اور بھی کچھ بول رہی۔ تبھی اسکے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ دروازے کی دستک پر نجانے کیوں ماہم کا دل دھڑک اٹھا۔ اسے لگا شاید حدید ہے... مگر وہاں حدید نہیں بلکہ ملہار موجود تھا۔

"وہ... میں آپکی طبیعت پوچھنے آیا تھا۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟" وہ اس سے احترام سے بات کرتے ہوئے اندر آنے کی اجازت طلب کرنے لگا۔

"جی آیئے..." ماہم ٹھیک سے بیٹھتے ہوئے اسے اجازت دینے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اب کیسی طبعیت ہے آپکی...؟" وہ اپنے دل کے ہاتھوں پہلی بار اتنا مجبور ہوا تھا۔ اور پہلی بار وہ اس طرح سے ماہم کے کمرے میں موجود تھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں...، بس شاید تھکن کی وجہ سے...!" ماہم بات بناتے ہوئے ملہار کی طرف دیکھنے لگی۔ ملہار کی آنکھوں میں اسکے لیے بہت فکر تھی' احساس اور بھی نجانے کیا تھا جسے ماہم سمجھ نہ سکی۔

"خدا آپکو سلامت رکھے۔ دیکھیں... وقت کسی بھی طرح کا ہو آخر گذر ہی جاتا ہے' کبھی تھکن اور کبھی تنہائی دے کر چلا جاتا ہے...! مگر انسان کو اپنے آپ کو مضبوط رکھنا چاہیے... اسے ہر طرح کے وقت اور حالات کا مقابلہ کرنا آنا چاہیے۔ اپنا خیال رکھیئے گا...، میں اب چلتا ہوں" وہ اپنی بات مکمل کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ ماہم اسکے کہے لفظوں کے بارے میں سوچتی رہی کہ وہ کہہ کر کیا گیا ہے...؟ مگر اسکی کسی بھی بات کا سرا ماہم کے ہاتھ نہ لگ سکا۔ سو وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کو سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔ حدید کی نظریں بھٹک کر ماہم کی طرف اٹھ رہیں تھیں۔ وہ دل کے ہاتھوں بہت مجبور اور بے بس تھا۔ اسکی یہ حالت ملہار کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی اور ملہار اداسی سے مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کے حدید نے مجبوری کا سودا کیا ہے 'ضرور کوئی بہت بڑی وجہ ہو گی جو اسنے ماہم کو چھوڑ کر زارا کو اپنایا ہے۔

ماہم سوپ پی رہی تھی۔ وہ چاہتی تو اپنے کمرے میں رہتی مگر وہ سب کی خوشی کی خاطر سب کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پر موجود تھی۔ سبھی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ ملہار نے بڑے غور سے ماہم کی طرف دیکھا۔ وہ حدید کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ بلکل انجان بنی بیٹھی تھی۔ ملہار کو ان دونوں کی تکلیف دکھ دینے لگی تھی۔ اتنا سب کچھ یوں اچانک ہو گیا تھا اور وہ ان دونوں کی خوشیوں کے لیے کچھ بھی نہ کر سکا تھا۔

ان دونوں کو اس طرح سے دیکھ کر ملہار کو بہت اذیت ہو رہی تھی۔ سو اسنے سوچ لیا کہ یہ سب بار بار دیکھنے سے بہتر ہے کے کل وہ واپس اپنے گاؤں چلا جائے۔ کیونکہ اب مزید یہاں ٹھہرنا اسکے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب لوگ کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ سلمیٰ بیگم اور نجمہ بیگم برتن اور کچن سمیٹنے لگیں۔

+++

"تم نے بتایا نہیں کہ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں؟" زارا حدید سلمان سے مخاطب تھی۔ وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھے۔

"حدید....!" حدید نے جب اسکی بات کا کوئی بھی جواب نہیں دیا تو زارا اسکا شانا ہلانے لگی۔

"ہاں... تم نے کچھ کہا؟" وہ ایسے چونکا کے زارا بھی ایک لمحے کے لیے حیران ہی ہو گئی کے اسے کیا ہوا ہے...؟

"کیا ہوا... تم ٹھیک ہو حدید...؟" وہ بہت فکرمندی سے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتی پیار سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں... مگر تم کیا کہہ رہی تھیں؟" وہ پھر سے اس سے پوچھنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ڈیئر ہسبینڈ...!میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہم لوگ اپنے ہنی مون کے ٹرپ کے لیے کہاں جا رہے ہیں...؟"وہ اسکے گلے میں بانہیں ڈال کر دوبارہ سے اپنا سوال دہراتے ہوئے اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"ہاں'تم بتاؤ...تم کہاں جانا چاہتی ہو...؟"وہ اپنے اندر کے وسوسوں سے چھٹکارا پاتے ہوئے اپنا پورا دھیان زارا کی طرف کرتے ہوئے بولا۔اسکا دل ماہم کی طرف سے بہت پریشان تھا۔وہ بہت ویک ہو گئی تھی'بیمار ہو گئی تھی...اور یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا ورنہ وہ کتنی خوش تھی۔

"افففف...!تم نے ابھی تک کچھ سوچا ہی نہیں...؟اچھا!میں ہی سوچتی ہوں۔"زارا اسکے شانے پر اپنا سر رکھتی سوچنے لگی۔جبکہ حدید سلمان کا دل سلگنے لگا۔حدید سلمان کو زارا کی قربت اکثر ایک اذیت میں مبتلا کر دیا کرتی تھی۔مگر وہ چاہ کر بھی اسے خود سے الگ نہیں کر سکتا تھا۔کیونکہ وہ بہت مجبور تھا۔

"یورپ چلیں....؟وہ بہت خوبصورت جگہ ہے۔میں تمہارے ساتھ اور تمہاری محبت کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں حدید...!پلیز یہ ٹرپ لمبا ہونا چاہیے....کم از کم تین چار ماہ....!!"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں'یہی صحیح ہو گا...کے ہم کچھ وقت سب سے دور رہ کر ایک دوسرے کو وقت دیں...!میں کل ہی کسی طرح سے امی سے بات کرتا ہوں...ٹھیک ہے؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"شو شویٹ..."وہ اسکے بال بگاڑتی ہوئی پیار سے بولتے ہوئے اسکے سینے سے لگ گئی۔حدید سلمان چاہ کر بھی اسے تھام نہ سکا۔اور ناہی اسے خود سے دور کر سکا۔

زارا اس سے بہت محبت کرنے لگی تھی۔وہ اسکا ساتھ پا کر بہت خوش تھی۔

حدید سلمان اپنی بے بسی پر چپ سادھ کر رہ گیا۔

اگلے دن ملہار اور منصور صاحب گاؤں واپس چلے گئے۔جبکہ تمنا بیگم مزید کچھ دنوں کے لیے یہیں رک گئیں تھیں۔ماہم اب پہلے سے بہتر تھی۔وہ دادی اماں کے ساتھ ساتھ پھپھو کا بھی بہت خیال رکھ رہی تھی۔ماہم سب کی خوشیوں کی خاطر خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔وہ بہت سے رشتوں سے جڑی تھی۔حدید کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ تھے جو اسے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے تھے۔اور وہ ان سب کو دکھی نہیں کر سکتی تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر اور نوشین نے بھی ہنی مون کا پروگرام سیٹ کیا تھا۔وہ لوگ پندرہ دنوں کے لیے شمالی علاقہ جات کے ٹرپ پر روانہ ہو رہے تھے۔اشعر صدیقی کا کاروبار نیا تھا۔اس لیے اس سے زیادہ چھٹیاں اسکے لئے ٹھیک نہیں تھیں۔

حدید سلمان اور زارا نے بھی یورپ جانے کی پوری تیاری کر لی تھی'بس کاغذات بننے میں کچھ دن لگے تھے۔پھر کچھ دن بعد دونوں کپلس اپنے اپنے ہنی مون کے ٹرپ پر روانہ ہو گئے۔

دو تین دنوں کے بعد تمنا بیگم بھی واپس اپنے گاؤں چلی گئیں تھیں۔

ان سب کے جانے کے بعد ماہم بہت اداس سی رہنے لگی تھی۔سب کچھ بہت بدل گیا تھا۔کچھ بھی تھا وہ اسکی آنکھوں کے سامنے تو رہتا تھا۔مگر جب سے وہ آنکھوں سے دور ہوا تھا اسکا جینا محال ہو گیا تھا۔کچھ اچھا نہیں لگتا تھا اسے۔وہ ابھی بھی اپنے کمرے میں بلکل اکیلی گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی۔اسے یاد آیا اس دن وہ نوشین اور زارا بیٹھیں باتیں کر رہیں تھیں۔کیونکہ اگلے دن ان لوگوں کی روانگی تھی۔وہ ابھی باتیں کر ہی رہیں تھیں کہ اشعر صدیقی کسی کام کی وجہ سے نوشین کو بلانے وہاں چلا آیا۔نوشین فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور اشعر کے ساتھ اٹھلاتی ہوئی اوپر اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔زارا بھی کسی کام سے وہاں سے چلی گئی۔جبکہ ماہم وہیں چپ چاپ بیٹھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہاں سے اٹھنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسی وقت اسنے حدید سلمان کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اور وہ سمٹ کر بیٹھ گئی۔ پھر نجانے کیا ہوا کہ حدید سلمان کچھ ہی فاصلے پر آکر رک گیا اور چند پل وہیں کھڑے رہنے کے بعد وہیں سے واپس پلٹ گیا۔ یقیناً وہ ماہم سے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ مگر ماہم نے اسکے ساتھ سلوک ہی ایسا کیا تھا کے وہ بنا کچھ بولے واپس پلٹ گیا۔ اور ماہم تب سے لے کر اب تک یہی سوچے جا رہی تھی کے حدید آخر کیا بات کرنا چاہتا تھا۔ وہ کیا کہنا چاہتا تھا...؟، مگر اسکے پاس کسی بھی سوال کا جواب نہیں تھا۔ وہ اپنا دکھتا سر تھام کر بیٹھ گئی۔

+++

"ہمارا ملک اتنا خوبصورت ہے 'اتنا حسین ہے' یہ آج سے پہلے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میں نے....، یا پھر یہ تمہارے ساتھ کا اثر ہے... کہ سب اتنا حسین اور پر کشش سا دکھ رہا ہے۔" نوشین اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ناران اور کاغان کی خوبصورت وادیوں کی سیر کرتے ہوئے گویا ہوئی۔

"تمہاری بات بھی کافی حد تک ٹھیک ہے نوشی کے... جب انسان کے اندر کا موسم خوشگوار ہوتا ہے 'حسین ہوتا ہے تو باہر کی ہر شے اسے حسین نظر آتی ہے۔ مگر یہ سچ میں بہت خوبصورت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مقامات ہیں...، یہاں پر کچھ دن قیام کے بعد تمہاری صحت پر بھی کافی اچھا اثر پڑے گا۔" اشعر اسکی بات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

" کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر تم نہ ملتے تو میں تو شاید مر ہی جاتی...!" وہ اسکے شانے پر سر رکھ کر جذباتی انداز میں گویا ہوئی۔

"ایسا نہیں کہتے...! مریں تمہارے دشمن...!! اور ہاں' اس سب کے لیے تمہیں حدید کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ اسی نے مجھے تمہاری محبت کے بارے میں بتایا اور مجھے اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے فورس بھی کیا" اشعر پوری سچائی کے ساتھ گویا ہوا۔

"اففف! یہ آپ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے... آئیں اندر چلتے ہیں... مجھے ٹھنڈ سی محسوس ہو رہی ہے..." وہ ایک کپکپی لیتے ہوئے اسے بازو سے تھامے اس ہوٹل کی طرف بڑھ گئی' جہاں انکا قیام تھا۔

+++

یورپ جیسی حسین جگہ پر آکر بھی حدید سلمان کا دل اندر سے خالی خالی تھا۔ اسکے دل میں زارا کے لیے محبت کا جذبہ نہیں تھا۔ مگر وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور تھا۔ وہ کیا کرتا...؟ قسمت نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ جہاں ایک طرف فرائض تھے تو دوسری طرف اسکی محبت! مگر اسکی پوری کوشش تھی کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔

"کافی رومینٹک جگہ ہے.... اور میرا موڈ بھی بہت رومینٹک ہے۔ چلو باہر چلتے ہیں..." وہ حدید کو اپنے ساتھ لیے ہوٹل سے باہر چلی آئی۔

"واؤ... کتنا پیارا موسم ہے ناں... ڈیئر ہسبینڈ؟"

"ہمم...!" وہ خالی خالی نظروں سے اس خوبصورت سے موسم کو دیکھ کر ہاں میں گردن ہلانے لگا۔

"چلو کچھ کھاتے ہیں... آجاؤ..." زارا حدید سلمان کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی۔ اور وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چل دیا۔

پھر ان لوگوں نے وہاں بہت سے دن گذارے۔ زارا بار بار اس سے اپنی محبت کا 'اپنی بے قراریوں کا کھل کر اظہار کرتی.... جبکہ حدید سلمان بس ہمم'ہاں کر کے خاموش ہو جاتا... اور خود کو سرزنش کرتا کہ "وہ تم سے کتنی محبت کرتی ہے' اور تم.... تم ہو کے اتنے دنوں میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے دل میں اسکے لیے جگہ نہیں پیدا کر سکے...؟بہت غلط بات ہے.... حدید سلمان...!بہت غلط بات ہے۔"کوئی اسکے اندر سے بولا تھا۔

"کہاں سے لاؤں وہ دل....؟جو ماہم کے سوا کسی اور کی چاہ کرے...!!کہاں سے لاؤں وہ آنکھیں...؟جو ماہم کے سوا کسی اور کو دیکھیں...!!کہاں سے لاؤں وہ جذبات اور احساسات...؟جو ماہم کے لیے میرے دل میں اپنے آپ پیدا ہوئے تھے...!"وہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے ایک پل کو چپ ہو گیا۔اور پھر بولا۔

"مجھے تو...مجھے تو اب اپنے آپ سے نفرت سی ہونے لگی ہے...!اپنے وجود سے'اپنے ہاتھوں سے'اپنی باہوں سے....کے یہ سب میرے بس میں ہو کر بھی مجبور ہیں....،ان...ان ہاتھوں سے میں نے ماہم کے ہاتھوں کو تھاما تھا...اور اسے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا۔ان آنکھوں سے میں نے اسے دیکھا تھا اور اسے اپنانے کے سپنے سجائے تھے۔ان باہوں میں بھرا تھا اسے'اس دل میں سمایا تھا اسے۔اور پھر اسے تڑپتا'روتا'سسکتا بیچ راستے میں اکیلا چھوڑ کر میں...میں ایک اچھی اور خوشیوں بھری زندگی گذار رہا ہوں..."وہ ایک تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ سرد آہ بھرتا خود سے ہمکلام تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود سے الجھتے الجھتے اسے رات کے 3 بج چکے تھے۔ اسنے نظریں گھما کر بیڈ کی لیفٹ سائیڈ دیکھا جہاں زارا میٹھی نیند سو رہی تھی۔ جبکہ حدید سلمان کی آنکھوں سے تو نیند اڑ چکی تھی۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر واشروم میں گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگا۔

+++

"یا اللہ! مجھے سکون عطا فرما...، اور میرا حدید اپنی زندگی اور اپنی ہمسفر کے ساتھ خوش رہے۔ میرے مالک! میں اسکی سچی خوشیاں مانگتی ہوں تم سے...، یہ سچ ہے کہ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں 'سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے باوجود بھی میرا دل اس سے اور اسکی محبت سے دستبردار ہونا نہیں چاہتا۔ میرے مالک...! مجھے لگتا ہے کے اگر میں نے اسے یا اسکی محبت کو بھولنے کی کوشش کی تو میں جی نہیں پاؤں گی...، میرے مالک! اسکی محبت ہی میرے جینے کی وجہ ہے' اور یہ تم سے بڑھ کر اور کون جان سکتا ہے میرے پروردگار... کے دلوں میں محبت بھی تو تم نے ہی ڈالی ہے...! یہ پودہ بنا کسی آبیاری کے اگتا اور پھلتا پھولتا ہے تو یہ سب تمہاری ہی عطا ہے' تمہاری ہی رضا ہے۔ میرے مالک! تم نے ہی میرے دل میں اسکی محبت ڈالی... میرے دل میں اسے پانے کی چاہ پیدا کی' پھر اسے کسی اور کا بنا دیا اور میں دیکھتی رہ گئی۔ یہ سب جو ہوا.... ضرور اس میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری ہی بہتری ہو گی۔ تم نے اسکا ساتھ کسی اور کے نصیب میں لکھ دیا میں چپ رہی...!بس مجھسے اسکی محبت نا چھین میرے مالک...!میں نہیں جی سکتی...!!بس مجھے سکون عطا فرما...اور میرے حدید کو ہمیشہ خوش رکھنا' آمین..." وہ گڑ گڑا کر رب سے اپنے لیے سکون اور حدید کے لیے خوشیاں مانگ رہی تھی۔ اسکی محبت خود غرض نہیں تھی... مگر وہ اپنی محبت کے آگے بہت مجبور تھی۔ سب کچھ جاننے کے بعد بھی اسے یہی لگتا تھا کہ حدید سلمان اب بھی اسکا ہے۔

+++

اس وقت وہ دونوں وادی سوات کے دلفریب مناظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"کتنا مزا آرہا ہے یہاں....!میرا دل چاہ رہا ہے کہ ہم یہاں سے کبھی نہ جائیں...،اشعر....!کیا ہم یہاں پر سیٹل نہیں ہو سکتے....؟مجھے واپس حیدر آباد نہیں جانا....!!حیدر آباد میں رکھا ہی کیا ہے' جو ہم واپس جائیں؟میں بور ہو جاؤں گی۔ پھر وہ ہی سیم روٹین...!افففف!" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"نوشی!ایک بات کہوں؟"

"ہمم' کہو؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دیکھو'نوشی...!خالق کائنات کی بنائی ہوئی ہر چیز بہت اچھی ہے... مگر اس پاک و برتر ذات نے انسان کو اشرف المخلوقات کا لقب دے کر سب سے افضل کر دیا ہے۔اور انسان کی خوشی اسکی راحت کی خاطر اسے کیا کچھ نہیں عطا کیا.... تبھی تو اس رب کریم نے سورہ رحمٰن میں انسانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے کے...(تم میری کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے...؟)اس رب نے ہمیں رشتے دیئے'اسنے ہمیں کھانے کے لیے کئی اقسام کی اشیاء دیں' پھل اور گوشت اور نجانے کیا کیا عطا کیا'دودھ جیسی نعمت دی اور ہمیں جسم دیا'اس میں توانائی دی' آنکھیں دیں اور ان میں روشنی بھر دی تاکہ ہم اسکی تخلیق کردہ ہر چیز کو دیکھ سکیں۔تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اسکی تخلیق کردہ چیزوں اور خوبصورت مناظر سے نہ صرف لطف اندوز ہوں بلکہ رب کی حمد و ثناء کریں'اسکا شکر ادا کریں کیونکہ اسنے ہمیں یہ سب کچھ عطا فرمایا'بنامانگے'بنا گڑگڑائے'بناروئے اور التجا کیے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ پاک ذات ہم پر کتنی مہربان ہے کہ مانگنے سے پہلے ہی ہمیں اتنا کچھ عطا کیا ہے....!!پھر بھی ہم شکر نہیں کرتے۔یا اللہ!ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرما'آمین...!"وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔نوشین کی بات پر اشعر صدیقی نے بہت اچھے طریقے سے اسے سمجھایا اور اسے خدا کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم صحیح کہہ رہے ہو اشعر...! ہم اللہ پاک کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے..." وہ ان مناظر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔ جس پر اشعر صدیقی کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

انہیں یہاں رہتے ہوئے ہفتہ گزر چکا تھا۔ اس سے پہلے انہوں نے کچھ اور مقامات کی سیر کی تھی۔ مگر ابھی وہ دونوں کچھ دن اور اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ایسے حسین نظاروں کے سنگ گذارنا چاہتے تھے۔ وہ کھل کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتے تھے۔

نوشین کا حسن پہلے سے بھی سوا ہو گیا تھا۔ ایک تو اشعر کا ساتھ اور دوسرے ایسے حسین مقامات۔ وہ ان لمحوں 'ان گھڑیوں کو قید کرنا چاہتی تھی۔

وہ لوگ جہاں جہاں بھی گئے تھے وہاں سے شاپنگ بھی کی تھی اور سیلفیاں بھی بنائیں تھیں۔ اشعر اور نوشین دونوں بہت خوش تھے۔ اشعر کی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی اور نوشین اتنی محبت پا کر بہت خوش تھی۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی خوشیوں کی قیمت کس نے چکائی ہے....؟

پھر وہ دونوں کھانا کھانے کے بعد سیر کرنے کے لیے چلے گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

گھر میں عجیب سا سناٹا محسوس ہونے لگا تھا۔ آیان اور شایان تو اپنی اسٹڈیز کی وجہ سے ہاسٹل میں ہی شفٹ ہو گئے تھے۔ بس مہینے میں ایک آدھ بار ہی گھر کا چکر لگاتے تھے۔ مراد صاحب ریٹائر ہو چکے تھے۔ اور وہ اپنے کمرے میں ہی رہتے تھے۔ رسائل و اخبارات اور اچھی کتابوں کا مطالعہ کرنا انکا شوق تھا۔ اور وہ زیادہ تر اپنی اسٹڈی میں ہی رہتے تھے۔

سلمان صاحب اور ارسلان صاحب اپنے کام میں ہی مصروف رہتے تھے۔ وہ صبح جاتے تھے اور رات کو دس گیارہ بجے کے بعد ہی گھر لوٹتے تھے۔ اور گھر کی خواتین سب اپنے اپنے کاموں میں لگیں رہتیں تھیں۔ رقیہ بیگم بھی اب کچھ بیمار سی رہنے لگیں تھیں۔ وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی رہتیں اور عبادت میں وقت گزارا کرتی تھیں۔

ماہم بہت چپ چاپ رہنے لگی تھی۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اسکی محبت دور ہو گئی تھی بلکہ اسکی فرینڈز' کزنز اور اسکی خوشیاں سب اس سے دور ہو گئے تھے۔ وہ اچانک سے اس بھرے گھر میں تنہا ہو گئی تھی۔ زارا اور نوشین سے اب پہلے کی طرح باتیں نہیں کر سکتی تھی۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی شادی شدہ زندگی میں اس قدر مصروف ہو گئیں تھیں کہ اتنے دنوں میں ان میں سے کسی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے بھی اسے ایک کال تک نہیں کی اور نہ پوچھا۔اگر ان میں سے کسی کی کال آتی بھی تو بس گھر کے بڑوں سے بات چیت کرنے کے بعد فون بند کر دیے جاتے تھے۔کال ڈسکنیکٹ کر دی جاتی تھی۔کوئی بھی ماہم کا نہیں پوچھتا تھا۔اسکے اپنے چھوٹے بھائی بہت بزی ہو گئے تھے۔دونوں اب یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس بن چکے تھے۔

گھر کا کام بھی کب تک کیا جا سکتا ہے 'ٹی وی بھی کتنا دیکھا جا سکتا ہے...؟اس دنیا میں انسان کا نیم البدل کوئی نہیں 'کچھ بھی نہیں۔وہ بہت اکیلی ہو گئی تھی۔دادی اماں اسے اس طرح دیکھ کر پریشان سی اسکے بارے میں سوچتی رہتیں تھیں۔پھر انہوں نے اپنے بیٹے اور بہو سے بات کر کے اسے کچھ دنوں کے لیے تمنا بیگم کے پاس بھیج دیا۔ماہم نا'نا کرتی رہی مگر رقیہ بیگم اپنے فیصلے پر ڈٹیں رہیں اور ماہم کو ہالا بھجوا کر ہی دم لیا۔

+++

تمنا بیگم اپنے بھائی ارسلان اور ماہم کو یوں اچانک دیکھ کر تھوڑی پریشان تو ہوئیں مگر پھر جلدی ہی خود پر قابو پاتے ہوئے خوشی کا اظہار کرنے لگیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا کے میرا بھائی ارسلان اور ماہم بیٹی یہاں یوں اچانک سے آئے ہیں..." انکی آواز اور آنکھیں دونوں ہی خوشی سے بھر آئی تھیں۔

"بس تمنا بہن! کام کی وجہ سے مصروفیت ہی اتنی رہتی ہے کے کہیں بھی آنا جانا نہیں ہوتا میرا...، آج بھی امی جان کے حکم دینے پر یہاں چلا آیا ہوں..." وہ سچائی سے بولے۔ تمنا بیگم ان دونوں کو لیئے کمرے میں چلی آئیں۔

"آپکو تو پتہ ہے کہ اشعر اور حدید والے اپنے اپنے ٹرپ سے ابھی تک نہیں لوٹے....! نوشین بیٹی اور زارا بیٹی کے جانے کے بعد یہ پگلی بہت اداس اور چپ چاپ سی رہنے لگی ہے...! امی بیچاری بہت خیال رکھتی ہیں اسکا...، اسکی ماں اور خالہ تو سارا وقت گھر کے کام وغیرہ میں لگی رہتی ہیں۔ میرے دونوں بیٹے بھی پڑھائی کی وجہ سے ہاسٹل شفٹ ہو چکے ہیں۔ اب گھر پر رہ گئی ہے صرف ماہم...! اور یہ اگر اسی طرح اکیلی چپ چاپ بیٹھی رہے گی تو بیمار پڑ جائے گی۔ بس اسی وجہ سے اسے یہاں لے کر آیا ہوں کہ ماحول کی چینجنگ اور آپکی محبت اور ساتھ پا کر یہ بہتر ہو جائے گی۔ ان لڑکیوں کے واپس آنے سے پہلے ہی میں اسے لے جاؤں گا۔ اور بہن! میں صرف ایک رات

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہی یہاں رکوں گا' صبح ہوتے ہی واپس چلا جاؤں گا..." ارسلان صاحب نے پوری تفصیل سے انہیں ساری بات بتائی۔

"کوئی بات نہیں ارسلان! جیسے تمہیں ٹھیک لگے...، باقی یہ تو میری بیٹی ہے' اب یہ اپنی پھپھو کے پاس آگئی ہے تو دیکھنا.... کیسے ہنستی بولتی ہے۔" وہ بڑے مان سے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرانے لگیں۔

"السلام علیکم! ارے ماموں آپ یہاں.... اچانک؟ مجھے بتاتے میں خود ہی لینے آجاتا آپ لوگوں کو..." ملہار جیسے ہی گھر میں اندر داخل ہوا اسے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ آوازوں پر غور کرتا کمرے میں پہنچا۔ جہاں اپنے ماموں اور ماہم کو دیکھ کر اسے خوشی ہوئی وہیں اسے حیرت بھی ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ لوگ یہاں شاز و نادر ہی آتے تھے۔

"بس بیٹا! اچانک پروگرام بن گیا۔ اور کسی کو بھی بنا بتائے ہم یہاں چلے آئے۔ اصل میں ماہم کی طبیعت کچھ صحیح نہیں رہتی...بس اس وجہ سے اسے یہاں لایا ہوں کہ ہوا پانی چینج ہو گا تو شاید اسکی صحت بھی ٹھیک ہو جائے۔" انہوں نے اپنی بتائی بات پھر سے دہرائی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے ماموں...! آپ کل میرے ساتھ چلیے گا میں آپکو گاؤں اور زمینوں کی سیر کرواؤں گا۔" وہ ارسلان صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پرجوش انداز میں گویا ہوا۔

"نہیں بیٹا! میں تمنا بہن کو ابھی یہی بتا رہا تھا کے میں کل صبح ہی روانہ ہو جاؤں گا...، حدید بھی نہیں ہے... کام میں پہلے ہی بہت ہرج ہو چکا ہے...! سب کچھ ورکرز پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ سلمان بھائی پریشان ہونگے بس اس وجہ سے میں کل واپس چلا جاؤں گا۔ آج کی رات یہیں پر ہوں۔ اچھا منصور بھائی نظر نہیں آرہے...؟"

"ماموں جان! وہ تو دوسرے گاؤں گئے ہوئے ہیں' دو تین دن کے بعد ہی آئیں گے۔" ملہار ایک سادہ سی نظر ماہم پر ڈالتے ہوئے بولا۔ ماہم اسے بہت کمزور اور چپ چپ سی لگ رہی تھی۔

رات کو تمنا بیگم نے کھانے پر بہت کچھ بنالیا۔ ارسلان صاحب نانا کرتے رہے اور تمنا بیگم انہیں چیزیں اٹھا اٹھا کر دے رہیں تھیں۔ ماہم ہوں ہاں کے سوائے ابھی تک کچھ نہ بولی تھی۔ ملہار کو اس وقت حدید پر بہت غصہ آرہا تھا کے کچھ بھی تھا... اسے ماہم کا دل نہیں توڑنا چاہیے تھا۔ وہ دل میں سوچ کر رہ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صبح ناشتے کے بعد ارسلان صاحب واپس چلے گئے تھے۔ ملہار خود انہیں حیدر آباد جانے والی وین میں بٹھا کر آیا تھا۔ اسے کچھ کام تھا سو وہ خود بھی گھر واپس نہیں گیا اور وہیں سے اپنے کام کے لیے نکل گیا۔

لائیں پھپھو بستر میں بچھا دیتی ہوں' آپ اکیلی کب سے کام کیئے جا رہی ہیں..." ماہم پھپھو کے ہاتھ سے رلی لے کر خود چارپائی پر رلی بچھانے لگی۔

"بیٹا! سارا دن فارغ بیٹھی رہتی ہوں...، ملہار کسی کام کو ہاتھ لگانے ہی نہیں دیتا۔ اسنے کام کے لیے ایک عورت رکھی ہوئی ہے' کل تم لوگوں کے آنے سے پہلے ہی وہ چلی گئی تھی۔ اور آج اسنے بچہ بھیجا تھا یہ بتانے کے لیے کہ اسے بہت بخار ہے اور وہ آج نہیں آئے گی۔ خیر تم سناؤ... پڑھائی مکمل ہو گئی تمہاری...؟" وہ اسے بستر ٹھیک کرتے دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"پڑھائی تو مکمل ہو ہی گئی۔ نوشین اور زارا نے ایم اے مکمل ہوتے ہی پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیا تو میں بھی آگے نہیں پڑھ سکی' میں نے تو صرف بی اے ہی کیا ہے وہ دونوں مجھسے سینئر تھیں، اب میں اکیلی تو جا نہیں سکتی تھی یونیورسٹی..." ماہم باتوں ہی باتوں میں اسی چارپائی پر بیٹھ چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"السلام علیکم...!کیا باتیں ہو رہی ہیں.... پھپھو' بھتیجی میں ؟"ملہار نے ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ہولے سے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"بس بیٹا!ماہم سے اسکی پڑھائی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔"تمنا بیگم اپنے ساتھ ملہار کے لیے جگہ بناتی ہوئی بولی۔

ملہار کو ماہم کو اپنے گھر میں چلتے پھرتے دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔مگر وہ یہ کب جانتا تھا کہ وہ ماہم نہیں بلکہ اسکی پرچھائی ہے'وہ اب ایک زندہ لاش ہی تو بن چکی تھی۔بس سب کی آنکھوں کا دھوکا تھا کے وہ ماہم ہے'مگر وہ اب وہ پہلے والی ماہم تھی ہی کب....؟.!!

+++

"حدی...!"وہ ابھی ابھی فریش ہو کر آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا کے اچانک پیچھے اسے آواز سنائی دی۔

"ماہم!"اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر وہ کہیں بھی نہیں تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدی...!میں یہاں ہوں..." حدید سلمان نے سر گھما کر آئینے کی طرف دیکھا تو نظر ہٹانا ہی بھول گیا۔ کیونکہ آئینے کے سامنے ہی ماہم کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"ماہم!تم...؟" حدید سلمان نے آئینے پہ ہاتھ رکھ کر ماہم کو چھونا چاہا مگر تب تک وہ غائب ہو چکی تھی۔ حدید سلمان نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی۔ پھر وہ اپنا سر تھام کر بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔

"ماہم...!تم کیوں بار بار چلی آتی ہو...؟" وہ اور بھی کچھ کہہ رہا تھا تبھی زارا وہاں چلی آئی۔

"یہ لو حدید...!تمہاری کافی۔" زارا کبھی کبھی اپنے ہاتھوں سے کافی یا چائے بنا لیا کرتی تھی۔ اور ابھی بھی وہ حدید سلمان اور اپنے لیے کافی بنا کر لے آئی تھی۔

"حدید...!کیا ہوا میں تم سے بات کر رہی ہوں....؟" زارا کے بلانے پر جب اس نے جواب نہیں دیا تو زارا کافی کے منگ بیڈ کی سائیڈ والی ٹیبل پر رکھ کر حدید سلمان کے پاس آکر بیٹھی اور حدید سلمان کا شانا ہلانے لگی۔

"ہں...ہاں...کیا ہوا...؟" حدید سلمان چونکتے ہوئے زارا کی طرف دیکھتے ہوئے پریشان ہوتے ہوئے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں کیا ہوا ہے...؟"زارا اسکی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

"کچھ نہیں...مجھے کیا ہونا ہے...؟"وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔

"میں کب سے تمہیں آوازیں دے رہی ہوں...،میں کافی بنا کر لے آئی تھی مگر تم پتا نہیں کہاں کھوئے ہوئے تھے...؟"زارا منہ بناتے ہوئے گویا ہوئی۔

"اوہ...سوری..."وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہوتے ہوئے اس سے سوری کرنے کے بعد کافی کا منگ اٹھا کر پینے لگا۔

"کافی بہت اچھی ہے..."وہ زارا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کافی کی تعریف کرنے لگا۔

"تھینکس"زارا ہولے سے مسکرائی۔

"ارے تم بھی لو نا کافی..."حدید سلمان اسے کافی کا منگ ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولا۔جس پر زارا نے کافی کا منگ اسکے ہاتھ سے لے کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے حدید سلمان کو عجیب سی نظروں سے دیکھا۔حدید سلمان کبھی کبھی اسے بہت عجیب سا لگتا تھا۔کسی کسی وقت وہ اتنا کھویا ہوا ہوتا تھا کہ زارا کو بہت حیرت ہوتی تھی۔اور حدید اسے کیا بتاتا کے وہ چاہے کہیں بھی چلا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے... محبت سائے کی طرح اسکے ساتھ رہتی ہے۔ماہم کا خیال اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔

کبھی جو محبت اسکے دل کا چین تھی' سرور تھی وہ محبت اب اسکی جان کا روگ بن چکی تھی' ایسا روگ جو شاید اسکے دل و دماغ پر اس طرح سے قابض ہو چکا تھا کہ محبت کے اس حصار کو توڑنا حدید سلمان کے بس کی بات نہ تھی۔ کبھی کبھی اسے اپنا آپ بلکل خالی خالی سا لگتا اور کبھی ماہم کی محبت کا احساس اسکے خاموش ہونٹوں پر مسکان بن کر ابھرتا۔ قسمت نے اسکی ہنستی مسکراتی زندگی میں ایسا زہر گھول دیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔وہ بہت بے بس و بے قرار سا لمحوں کسی ان دیکھے نکتے میں کھویا رہتا تھا۔ کبھی وہ سوچنے لگتا کہ جیسے وہ پاگل ہونے والا ہے۔ عشق کی آگ اور اسکے شعلے اسکے دل کو راکھ بنائے جا رہے تھے۔اسکے اندر سے جینے کی آرزو لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی جا رہی تھی۔

کبھی وہ سوچنے لگتا کہ محبت آخر کیا ہے...؟

جو کبھی تو انسان کو قیمتی ہیرے کا روپ دیے دیتی ہے تو کبھی... اسے بیکار سے پتھر سے بھی حقیر کر دیتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ نہ رانجھا تھا نہ فرہاد اور نہ ہی وہ قیس تھا۔ مگر وہ اچھی طرح سے جان چکا تھا کے محبت کینسر کی طرح اسکے اندر پھیل چکی تھی اور بڑی تیزی کے ساتھ اسنے حدید سلمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

اسے خوشی اس بات کی تھی کے کوئی اس سے سچی محبت کرتا ہے! اور دکھ اس بات کا تھا کہ وہ اپنی سب سے قیمتی چیز کو اپنے ہی ہاتھوں گنوا بیٹھا ہے۔

کبھی کبھی اسکے دل سے ایک صدا آتی تھی کہ...

محبت کو کبھی بے توقیر نہ سمجھنا...!

یہ چاہے تو قطرے کو سمندر کر دے!

یہ چاہے تو آدمی کو قلندر کر دے!

یہ چاہے تو انسان کو صحرا نشین کر دے...!

اگر یہ دان دینے پر آئے تو تمہیں ایسے سانچے میں ڈھال دے کے تم کندن بن جاؤ!

اور اگر یہ چاہے تو تم سونے سے پتھر بن جاؤ!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت ہی بناتی ہے!

محبت ہی مٹاتی ہے!

محبت انسان کو فناہ کر دیتی ہے!

کبھی بنا دیتی ہے کسی کو درویش!

کبھی انسان کو پیمبر بنادیتی ہے۔

یہ محبت ہی ہے کے عطا پر آئے تو خدا سے ملا دے!

اور اپنی پر آئے تو برباد کر دے'نادار کر دے!

وہ عجیب الجھنوں میں الجھتا درد بھری آہ بھر کر رہ جاتا۔اور اسے سکون حاصل کرنے کا کوئی سرا ہاتھ نہ آتا۔وہ زارا کو کیا بتاتا...؟اسے تو خود نہیں پتہ تھا کہ وہ عشق کی لگن میں کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہے۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہرو نے جب سنا کے ماہم آئی ہوئی ہے تو وہ بھی اس سے ملنے چلی آئی۔ حالانکہ اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ چھٹا مہینہ چل رہا تھا۔ سب نے اسے احتیاط کرنے کا کہا تھا۔ مگر ماہم کی آمد کا سن کر وہ خود کو اس سے ملنے سے روک نہ پائی تھی۔

دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئیں تھیں۔ مہرو نے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی۔ ماہم نے ہامی بھر لی تھی۔ وہ مہرو کو انکار کر کے اسے دکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔

شام تک مہرو اپنے گھر واپس چلی گئی تھی۔

"آج میری بیٹی بہت خوش نظر آ رہی ہے....؟، بس اسی طرح خوش رہا کرو۔ دیکھو بیٹا! ہر لڑکی کو ایک نہ ایک دن اپنا گھر بسانا پڑتا ہے۔ اور جب اسے شوہر اور اپنا گھر ملتا ہے تو وہ بس وہیں کی ہو کر رہ جاتی ہے۔ گھر کی ذمہ داریاں 'شوہر کی ذمہ داریاں' پھر آہستہ آہستہ بچوں اور گھر داری میں لگ کر وہ اپنے میکے کے رشتوں سے بہت دور ہو جاتی ہے۔ محبت کم نہیں ہوتی... بس مصروفیت کی وجہ سے وہ اپنے گھر کی ہی ہو کر رہ جاتی ہے۔ شروع شروع میں مجھے بھی سب گھر والے بہت یاد آتے تھے۔ کئی بار تو میں انہیں یاد کر کے رو پڑتی تھی۔ منصور سائیں مجھے سمجھاتے تھے۔ انہوں نے زندگی کے سفر میں میرا بہت ساتھ دیا ہے۔ پھر ملہار اور مہرو کی پیدائش کے بعد میں ایسی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصروف ہوئی کے یاد تو آتی تھی سب کی مگر میں انکے لیئے دعا کر کے رہ جاتی۔" آج تمنا بیگم نے اپنا دل کھول کر رکھ دیا تھا اسکے سامنے۔ ماہم کی نظر میں اپنی پھپھو کی قدر اور محبت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ اسنے اپنی جگہ سے اٹھ کر پھپھو کو سینے سے لگا لیا۔ تمنا بیگم آسودہ سی ہنسی ہنس دیں تھیں۔

ملہار جو اپنی ماں کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ پھپھو اور بھتیجی کی محبت دیکھ کر وہیں دروازے پر ہی کھڑا مسکرانے لگا۔ آج ماہم اسے خوش نظر آرہی تھی۔ اسکا دل یہاں آکر بہل گیا تھا۔

ملہار بنا کچھ کہے چپ چاپ وہیں سے واپس پلٹ گیا۔

+++

کیا بات ہے...؟ تم نے بریک فاسٹ کیوں نہیں کیا زارا...؟ "حدید سلمان دیکھ رہا تھا کے کل سے زارا کی طبیعت کچھ صحیح نہیں تھی۔ اسنے رات کا کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا نہیں لگ رہا .... لگتا ہے بی پی پروبلم ہے !... تم پریشان نہ ہو !... میں کھالوں "
گی۔ "زارا حدید کی پریشانی کے ڈر سے جلدی سے بولی۔

اچھا میں تمہارے لیے فریش جوس لے کر آتا ہوں'وہ پی لو ... پھر کچھ کھا لینا ... "
ٹھیک ہے...؟ "وہ اسے جوس کا کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ زارا مسکرانے لگی۔
زارا کو حدید کا یوں کیئر کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ حدید سلمان سے محبت کرنے لگی
تھی۔ اور حدید سلمان بھی اسکا بہت خیال رکھتا تھا۔

+ + +

اشعر اور نوشین گھر واپس آچکے تھے۔ اشعر صدیقی نے اپنے آفس جانا شروع کر دیا تھا۔ جبکہ
نوشین اپنے کمرے میں وقت گزارا کرتی۔ کبھی ٹی وی دیکھتی تو کبھی اشعر سے فون پر باتیں
کرتی۔ کچن وغیرہ کے کاموں سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسکا دل ہرگز نہیں کرتا تھا کے وہ
کچن کا رخ کرے یا اشعر کے لیے اپنے ہاتھوں سے کچھ بنائے۔ البتہ اشعر کے آتے ہی وہ کہیں نہ
کہیں باہر گھومنے پھرنے اور ڈنر کرنے کے لئے نکل جاتی تھی۔ اسے کسی قسم کی روک ٹوک نہیں
تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

(محبت درد کی صورت)

گزشتہ موسموں کا استعارہ بن کے رہتی ہے

شبانِ ہجر میں روشن ستارہ بن کے رہتی ہے

منڈیروں پر چراغوں کی لوئیں جب تھرتھراتی ہیں

نگر میں ناامیدی کی ہوائیں سنسناتی ہیں

گلی میں جب کوئی آہٹ کوئی سایہ نہیں رہتا

دکھے دل کے لئے جب کوئی دھوکہ نہیں رہتا

غموں کے بوجھ سے جب ٹوٹنے لگتے ہیں شانے تو

یہ ان پہ ہاتھ رکھتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی ہمدرد کی صورت

گزر جاتے ہیں سارے قافلے جب دل کی بستی سے

فضا میں تیرتی ہے دیر تک یہ

گرد کی صورت

محبت درد کی صورت.

آج موسم بہت سہانا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ سفید بادلوں نے آسمان کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

"حدید! چلو نا باہر چلیں...! مجھے شاپنگ کرنی ہے۔" زارا نے پرجوش انداز میں کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں مگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں... تم ریسٹ کرو نا... شاپنگ تو کبھی بھی ہو سکتی ہے۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"نہیں مجھے ابھی چلنا ہے... بہت کر لیا ریسٹ... پلیز... چلو نا...!" وہ اسے بازو سے پکڑ کر بولی۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے چلو..." وہ اسے منع نہیں کر سکتا تھا۔ پھر وہ دونوں شاپنگ مال کی طرف چلے گئے۔

واہ! کتنا خوبصورت ہے یہ شاپنگ مال۔" زارا نے گول گول گھومتے ہوئے شاپنگ مال کو دیکھا۔

"ہمم!" حدید سلمان بس 'ہمم' ہاں کرتا رہا۔

پھر دونوں نے خوب ساری شاپنگ کی۔ حدید سلمان نے اپنے لیے بس ایک آدھ ہی چیز خریدی تھی۔ باقی ساری چیزیں زارا کی تھیں۔

"یہ بریسلٹ کتنا خوبصورت ہے...!" زارا بریسلٹ پہنتے ہوئے بولی۔

"اچھا تو خرید لو۔" حدید سلمان یہ کہتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔ وہ بیزار ہو رہا تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان بیزاری سے ادھر ادھر دیکھنے لگا تبھی اسکی نظر ایک چیز پر جا کر ٹھہر گئی۔

حدید سلمان تھوڑا قریب آیا اور ان چوڑیوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ تبھی اسے یاد آیا کہ اس دن وہ اپنی دکان سے باہر نکل رہا تھا کے سامنے سے چوڑیاں بیچنے والا آدمی گذرا۔ چوڑیوں پر نظر جاتے ہی اسے ماہم کا خیال آیا اور وہ جلدی سے اپنی بائیک پر بیٹھ کر ریشم بازار کی طرف چل دیا۔

وہ چوڑیوں کی بڑی سی شاپ کے اندر چلا گیا۔ اور کچھ ہی دیر میں اسنے خوبصورت سی چوڑیاں خریدلیں۔ اور پھر وہ جلدی جلدی پیسے دیتا دکان سے باہر نکل آیا اور بائیک پر بیٹھ کر گھر کا رخ کیا۔

وہ جب گھر پہنچا تو سامنے ہی ماہم کو کھڑا پایا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔

حدید سلمان اسکی طرف بڑھ آیا۔

"آج اتنی دیر لگادی آنے میں...؟" ماہم نے اس سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔

"چپ... میرے ساتھ چلو۔" حدید سلمان نے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھا اور اسے ساتھ چلنے کا کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر حدید سلمان بنا کچھ بولے ماہم کا ہاتھ پکڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی طرف بڑھا۔ماہم حیران پریشان سی اسکے ساتھ ساتھ دوڑنے کے سے انداز میں چل رہی تھی۔

وہ سب سے چھپتے چھپاتے چھت پر آ گئے تھے۔

ماہم کی سانسیں پھولنے لگی تھی۔

حدید سلمان اسے دیکھنے لگا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

"خدا کی قدرت کو دیکھ رہا ہوں' خدا نے کتنا خوبصورت بنایا ہے تمہیں..." وہ محبت پاش نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔ جس پر ماہم شرما کر رہ گئی۔

"اچھا بتاؤ کیوں لے آئے اس وقت مجھے یہاں...؟" وہ بات بدلتی ہوئی بولی۔

"ارے...ہاں' دیکھو تمہیں دیکھنے کے بعد میں بھول ہی گیا کہ مجھے میں تمہیں یہاں کیوں لے کر آیا ہوں...!ایک منٹ اپنی آنکھیں بند کرو۔"

"اچھا...!کرلی۔" ماہم نے فوراً آنکھیں بند کرلیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اپنا ہاتھ آگے کرو..." حدید سلمان شاپر سے چوڑیاں نکالتے ہوئے بولا۔

"یہ لو کر لیا ہاتھ آگے۔"

حدید سلمان ماہم کا ہاتھ پکڑ کر اسے چوڑیاں پہنانے لگا۔

"اب آنکھیں کھول سکتی ہو..." حدید سلمان نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔

ماہم نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔

"واؤ.... کتنی پیاری ہیں یہ چوڑیاں... !تھینک یو سو مچ حدی....!" ماہم خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"ہاں' پیاری ہیں مگر تم سے کم...!" حدید سلمان پیار بھری نظروں سے ماہم کو دیکھنے لگا۔ اس وقت حدید کی آنکھوں میں محبت کے دیئے جگمگا رہے تھے۔

پھر وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہو گئے۔

"کیا ہوا حدید... !تم ادھر کہاں چلے آئے؟" زارا پیچھے سے آ کر حدید سلمان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

وہ جو تصور میں ماہم کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔ زارا کی آواز پر چونک ہی تو اٹھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلو وہاں چلتے ہیں..." زارا حدید سلمان کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لیے چلی گئی۔ اور وہ ابھی تک اس خیال کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

+++

وہ اپنے کمرے میں تھا جب اسنے ماہم کو حواس باختہ اپنے کمرے کی طرف آتے دیکھا۔ وہ فوراً بیڈ سے اٹھ کر اسکی طرف بڑھا۔

"کیا بات ہے...؟" وہ اسکے قریب آکر بولا۔

"وہ... وہ پھپھو کی طبیعت بہت خراب ہے.... آپ آئیں دیکھیں...." وہ اٹک اٹک کر بمشکل یہ سب بولی۔

"چلیں میں دیکھتا ہوں..." وہ تیز قدموں سے تمنا بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ماہم بھی اسکے پیچھے چل رہی تھی۔

"امی جی! کیا ہوا ہے آپ کو...؟ ارے آپکے تو ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے ہو رہے ہیں...؟" ملہار ماں کی حالت دیکھ کر بوکھلاہٹ کا شکار ہونے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم! آپ امی کے پاس ہی رہیں میں ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں۔" وہ ماہم کو وہیں رکنے کا کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

+++

تمنا بیگم کی شگر بہت ہائی ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے دوائی کا پرچہ لکھ کر ملہار کو دیا اور چند ھدایات دے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

ملہار ڈاکٹر صاحب کو دروازے تک چھوڑنے گیا۔ ماہم وہیں تمنا بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

ملہار پریشان سا واپس امی کے کمرے میں چلا آیا۔ اور وہیں پر ایک چارپائی پر بیٹھ گیا اور فکرمندی سے ماں کی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ جائیں... آرام کریں... میں ہوں یہاں انکے پاس..!" ماہم نے ملہار کو بہت زیادہ پریشان ہوتے ہوئے دیکھا تو بول پڑی۔

"نہیں... میں... میں یہیں ٹھیک ہوں...! بس امی جلدی سے ٹھیک ہو جائیں...!" وہ فکرمند ہوتے ہوئے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پھپھو ٹھیک ہو جائیں گیں...! آپ پریشان نہ ہوں...! اللہ پاک پر بھروسہ رکھیں وہ سب کچھ صحیح کر دے گا" ماہم پھپھو کی طرف دیکھ کر بولی۔

"آمین!" ملہار جلدی سے بولا۔

ملہار چارپائی پر ہی بیٹھا رہا ساری رات۔ اور ماہم پھپھو کے سرہانے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

ساری رات یوں ہی وہ دونوں تمنا بیگم کے پاس بیٹھے رہے۔ فجر کا وقت تھا ماہم وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔

ملہار وہیں تمنا بیگم کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تبھی تمنا بیگم ہوش میں آنے لگیں۔

ملہار ماں کو ہوش میں آتا دیکھ کر فوراً ماہم کو بلانے کے لیے اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔

ماہم نماز پڑھ چکی تھی۔ اب وہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی۔

ملہار جو ماہم کو بلانے کے لیے اسکے کمرے کی طرف آیا تھا۔ وہیں دروازے پر ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس وقت وہ بہت معصوم 'بہت پاکیزہ لگ رہی تھی۔ اسکے چہرے پر ایسا نور پھوٹتا محسوس ہو رہا تھا جیسے سورج سے کرنیں پھوٹتی ہیں۔ ملہار کی نظریں اسکے چہرے پر ٹک سی گئیں

امی! آخر ایسا کیا ہو گیا تھا...؟" تمنا بیگم کی طبیعت جب کچھ سنبھلی تو ملہار فکر مندی سے انسے پوچھنے لگا۔

"پریشان نہ ہو میری جان....! میں ٹھیک ہوں اب 'اور پتا نہیں کیسے ہو گیا.... میں نے تو صبح سے ناشتہ تک نہیں کیا تھا۔" وہ ہولے ہولے اسے بتانے لگیں۔

"کمال کرتیں ہیں آپ بھی...! اگر آپکی طبیعت صحیح نہیں تھی... تو آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا ناں...! اگر خدانہ خواستہ آپکو کچھ ہو جاتا تو.... تو میں کیا کرتا....؟" ملہار تڑپ کر انکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا! میں نے کہا نہ کے میں اب ٹھیک ہوں 'خواہ مخواہ ٹینشن ناں لو میری جان...! کچھ نہیں ہوتا مجھے...، میرا پیارا بیٹا ہے ناں میرا خیال رکھنے کے لیے۔" وہ ملہار کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ تو ٹھیک ہے امی جان لیکن... آپ پلیز اپنا بہت خیال رکھا کریں...، دیکھیں! کتنی کمزور ہوتی جا رہی ہیں آپ..."ملہار فکر مند ہوتے ہوئے بولا۔

"میں نے کہا نہ بیٹا! میں ٹھیک ہوں تم پریشان نہ ہو۔ اور ہاں! ماں کی اگر اتنی ہی فکر ہے تمہیں... تو شادی کر لو...، اب یہ گھر مجھ سے نہیں سنبھلتا...!"تمنا بیگم بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے تھکے تھکے لہجے میں بولیں۔

"تو کیوں کرتی ہیں آپ اتنا کام...؟، آپ نے اگر خود ہی سارے کام کرنے ہیں تو پھر کام والی کس لیے رکھی ہے...؟"وہ ماں پر غصہ نہیں کر سکتا تھا بہت بے بس سا بولا۔

ماہم ان دونوں ماں اور بیٹے کے بیچ خود کو بہت انفٹ محسوس کر رہی تھی۔ مگر کیا کرتی اٹھ کر جا بھی نہیں سکتی تھی۔ پھپھو کے لیے اسے بیٹھنا پڑا۔

"بیٹا ماہم...! تم ہی اسے کچھ سمجھاؤ ناں... کے آخر اور کتنی دیر لگائے گا یہ شادی کے لیے ہامی بھرنے میں؟"وہ ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پھپھو صحیح کہہ رہی ہیں... آپ شادی کر لیں۔ مہرو بہن تو اپنے گھر کی ہو گئی ہیں 'بھابھی آ جائیں گیں تو پھپھو کو بھی آرام مل جائے گا اور انکی تنہائی بھی دور ہو جائے گی۔" ماہم ملہار کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اسے سمجھانے لگی۔

"پہلے ٹھیک تو ہو جائیں آپ کی پھپھو... پھر دیکھتے ہیں!" ملہار یہ کہتے ہوئے چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

+++

وہ اس وقت اپنے کمرے میں تھا اور ماہم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ماہم ابھی بھی حدید سے محبت کرتی ہے۔ اور محبت تو حدید بھی کرتا ہے۔ مگر قسمت کی ستم ظریفی نے دونوں کے راستے جدا جدا کر دیئے ہیں۔

ملہار یہ بھی سوچنے لگا کہ اسنے جب بھی اپنے ہمسفر کا تصور کیا... تو اسے ہر بار ماہم کا ہی چہرہ نظر آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شاید کچھ وقت گذرنے کے بعد ماہم خود کو سنبھال لے۔اور شادی تو اسے کسی نہ کسی کے ساتھ تو کرنی ہی ہے 'پھر میں کیوں نہیں...؟"وہ خود سے بولا۔مگر وہ اس وقت یہی سوچ کر چپ ہو گیا کہ اسے ماہم کو وقت دینا چاہیے۔

+++

ماہم پھپھو کی طبیعت کی وجہ سے کچھ دن مزید وہاں رکی تھی۔پھر اسنے پھپھو سے گھر جانے کی بات کی۔ارسلان صاحب بھی وقت نہیں نکال پا رہے تھے کہ اسے آکر لے جاتے۔پھر تمنا بیگم نے ملہار سے کہا کہ وہ ماہم کو حیدر آباد چھوڑ آئے۔

اگلے دن ملہار گاڑی لے کر اسکا منتظر کھڑا تھا۔ماہم پھپھو سے گلے ملتے ہوئے انہیں اپنا بہت خیال رکھنے کا کہہ کر باہر آگئی اور گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔پھپھو دروازے پر کھڑی تھیں۔انکا دل نہیں چاہ رہا تھا کے ماہم واپس جائے۔ماہم نے ان چند دنوں میں انکا بہت خیال رکھا تھا۔بلکل بیٹی کی طرح انکی خدمت کی تھی۔انہیں ماہم کو خود سے دور کرتے ہوئے دکھ تو ہو رہا تھا۔مگر وہ اسے مزید یہاں روک بھی تو نہیں سکتی تھیں۔

ماہم نے ہاتھ ہلا کر انہیں خدا حافظ کہا۔اور ملہار نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی چلنے لگی تو ساتھ ساتھ ماہم کا ذہن بھی چلنے لگا۔ اسے وہ سفر یاد آنے لگا جو اسنے سب کے ساتھ کیا تھا۔ اسے حدید کے وہ بچکانہ انداز اور شرارتیں یاد آنے لگیں۔ ماہم کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں نکلنا شروع ہو گئے۔ وہ اپنے آنسوں صاف کرنے لگی مگر آنسوں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ وہ روتے ہوئے گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ وہ اس بات سے بلکل انجان تھی کے کوئی بڑے غور سے اسکی ہر حرکت نوٹ کر رہا ہے۔

ماہم کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر ملہار کے دل کو کچھ ہوا۔ اور وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ کاش وہ ان آنکھوں کے آنسو چن سکتا۔ مگر اسے ایسا کوئی حق نہیں تھا۔ وہ غصے سے لب بھیچے گاڑی چلاتا رہا۔ ماہم نے کچھ ہی دیر میں خود پر قابو پالیا تھا۔ اور اپنے آنسو بھی پونچھ ڈالے تھے۔

"آپ لڑکیاں بھی کتنی عجیب ہوتی ہیں....، خوشی ملے تو رو پڑتی ہیں' دکھ ملے تو رو پڑتی ہیں۔ آپکے آنسؤں کی زبان کو سمجھنا تو بہت مشکل ہے...! میں اس وقت آپکی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسؤں کو کیا نام دوں۔؟" ملہار کافی دیر تک ماہم کو یوں روتے ہوئے دیکھ کر خاموش بیٹھا رہا مگر پھر نجانے کیا ہوا کہ اسکے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سب کی بہت یاد آرہی تھی'بس اس لیے۔" ماہم کو حیرت کا جھٹکا لگا۔وہ تو سمجھ رہی تھی کے ملہار گاڑی چلانے میں لگا ہوا ہے' اسے پتہ نہیں چلا ہو گا' مگر یہ کیا!

"آنسوؤں کی زبان پڑھنا تو مجھے نہیں آتی... مگر خوشی اور غم سے جو تاثرات انسان کے چہرے سے جھلکتے ہیں وہ ضرور سمجھ جاتا ہوں...، جس کے بھی لیے یہ آنسو بہائے جارہے ہیں... کیا وہ بھی اسی طرح آپکو یاد کرتا ہو گا...؟" اسے اس وقت ماہم کا رونا حماقت لگا تھا۔اور وہ اپنے ہونٹوں کو مزید سی نہیں سکتا تھا۔

"کیا مطلب؟" ماہم کو ملہار کا انداز اور الفاظ حیران ہی تو کر گئے تھے۔

"بس مجھسے کسی کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی...، پھر آپ تو میری ماموں زاد ہیں۔میں آپکی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا۔" وہ گاڑی چلاتے ہوئے پیچھے گردگھما اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں بھی ایسی ہی ہوں...!اپنوں سے کبھی اس طرح پہلے اتنے دن دور نہیں رہی تو اس لیے دل بھر آیا۔" ماہم بات ختم کرنے کے غرض سے بولی۔

"اپنوں میں کوئی خاص؟" وہ جان بوجھ کر اسکے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اپنے سبھی خاص ہوتے ہیں...، جو اپنا ہوتا ہے' وہ عام نہیں ہوتا...، اپنوں کی خوشیاں ہی نہیں انکے دیئے ہوئے غم بھی بہت پیارے ہوتے ہیں...!" ماہم بنا سوچے ہی بول گئی۔

"بہت گہری بات کہی ہے آپ نے ماہم....! میری دعا ہے کہ خدا آپکو اپنوں کے غم سے محفوظ رکھے اور آپکی جھولی خوشیوں سے بھر دے۔" اسنے دل سے دعا دی تھی۔ جبکہ ماہم نے اپنا رُخ کھڑکی سے باہر کی طرف کر دیا۔

پھر وہ دونوں ہی خاموش بیٹھے رہے۔

+++

ماہم کو یوں اچانک دیکھ کر سب بہت خوش ہوئے۔ اسکے دونوں بھائی بھی آئے ہوئے تھے۔ دادی اماں بھی اس سے شکوہ کرنے لگی کے اسنے تو انہیں بھلا ہی دیا۔ ماہم ان سب کا پیار پا کر خوش ہونے لگی۔ اور یہ سوچنے لگی کہ وہ کتنی خوش نصیب ہے۔ سب اپنے اس سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

اسے پتا چلا کہ نوشین آچکی ہے تو وہ فوراً اس سے ملنے اسکے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم کو خوش دیکھ کر رقیہ بیگم بے تحاشا خوش تھیں۔ ماہم کی صحت بھی پہلے سے بہتر ہو چکی تھی۔ گاؤں کی آب و ہوا اسے راس آگئی تھی۔ ماہم کی ماں بھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں تھیں۔

ملہار اسے چھوڑ کر جلدی واپس چلا گیا تھا۔ ماہم کے لفظوں نے اسکی موہوم سی امید کو بھی ختم کر دیا تھا۔ سو دل کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس لیے وہ فوراً یہاں سے چلا گیا۔

انسان بھی کس قدر مجبور ہوتا ہے۔ نہ اپنے دل کو کسی سے محبت کرنے سے روک سکتا ہے اور نا ہی کسی کو خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ یہ سب قسمت کے کھیل ہیں۔ کوئی کسی کو ساری عمر چاہتا رہتا ہے مگر اگلے کو خبر تک نہیں ہوتی۔ اور کسی نے سوچا بھی نہیں ہوتا ہے 'تو اسے وہ شخص عطا کر دیا جاتا ہے' جو کسی اور کے دل کی کل کائنات ہوتا ہے۔

قسمت کے آگے ہر انسان مجبور اور لاچار ہوتا ہے۔

+++

شام کا وقت تھا وہ نوشین اور اپنے بھائیوں کی فرمائش پر چائے کے ساتھ کباب بھی بنا رہی تھی۔

اسنے گرم گرم کباب فرائی پین سے نکال کر پلیٹ میں ڈالے اور پھر چائے کو دیکھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"واہ بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے۔" حدید سلمان نے یہ کہہ کر جیسے ہی کباب میں ہاتھ ڈالا تو اسکا ہاتھ جل گیا۔

"ارے خیال سے حدی! تمہارا ہاتھ" ماہم جیسے ہی حدید کا ہاتھ پکڑنے کے لیے مڑی تو حدید اسکی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا اور پھر اچانک سے غائب ہو گیا۔

ماہم حیران پریشان سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

"حدی...! جب تم میری زندگی سے بہت دور جا چکے ہو تو پھر میرے خیالوں میں کیوں آ جاتے ہو بار بار...؟ اپنے ساتھ اپنے خیالوں کو بھی لے جاتے....!!" ماہم یہ کہہ کر رو پڑی۔ پھر جیسے تیسے خود کو سنبھال کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

+++

وقت پر لگا کر اُڑنے لگا۔ انہیں یہاں رہتے ہوئے تین ماہ گزر چکے تھے۔

زارا کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔ اور وہ بہت کمزور سی لگنے لگی۔ حدید سلمان اسے زبردستی ہاسپٹل لے کر گیا۔ وہاں اسے جو خبر سننے کو ملی.... حدید سلمان کا دل اتنے عرصے میں پہلی بار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوشی سے دھڑکا تھا۔ڈاکٹر نے بتایا کہ زارا پریگننٹ ہے۔اور اسکا بہت خیال رکھا جائے۔زارا یہ سب سن کر مسکرانے لگی۔حدید سلمان بھی بہت خوش ہوا تھا۔وہ لوگ ڈاکٹر کے پاس سے لوٹے تو حدید نے پاکستان واپس جانے کا پروگرام بنایا۔زارا بھی انکار نہ کر سکی۔اور دو دن بعد وہ لوگ پاکستان واپس آگئے اور وہ اس وقت اپنے گھر میں سب کے بیچ موجود تھے۔

ماہم چاہ کر بھی اس سے نظریں ہٹا نہ سکی، بلکہ وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے صدیوں بعد اسے دیکھا ہو۔حدید سلمان نے بھی ایک بے قرار سی نظر اسکے اداس اور اترے اترے چہرے پر ڈالنے کے بعد نظریں ہٹالیں۔

زارا نے اپنی طبیعت کا سب سے پہلے اپنی ماں کو بتایا۔اور انہوں نے باقی سب تک یہ خوش خبری پہنچائی کے زارا حدید کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔یہ سن کر سب بہت خوش ہوئے اور انکو مبارکباد دینے لگے۔

ماہم کہ اندر ایک پل کو کچھ ٹوٹا تھا۔پھر اگلے ہی پل اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔اسکا حدید باپ بننے والا تھا۔حدید کی خوشی میں ہی ماہم کی خوشی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان کے خوشی کے مارے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔ اولاد کی خوشی بھی کیا چیز ہوتی ہے!

اسنے دل میں احد کر لیا تھا کے وہ زارا کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھے گا۔ زارا نہ صرف اسکی شریک حیات تھی بلکہ اسے اولاد بھی دینے والی تھی۔ وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی۔ حدید کے دل میں زارا کے لیے سافٹ کارنر پیدا ہونے لگا۔

زارا نے بھی حدید کو اس سے پہلے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک دو دن بعد حدید سلمان کام پر جانے لگا۔ زارا نے اسے منع نہیں کیا تھا کیونکہ گھر کے سبھی افراد تو زارا کا بہت خیال رکھ رہے تھے۔

ماہم بھی کزن ہونے کے ناطے زارا کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔ اسے بھی اس ننھی سی جان سے بنا دیکھے ہی محبت محسوس ہونے لگی۔ وہ حدید سے جڑے ہر رشتے سے محبت کرتی تھی۔ بے لوث محبت!!

اسنے اپنے آپ کو خدا کے فیصلے کے آگے رضامند کر لیا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ زارا حدید کے لیے بہت اہم بن چکی ہے۔ کیونکہ اب وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زارا بھی بہت خوش تھی۔ حدید سلمان کام سے جلدی واپس آجاتا تھا۔ اسے زارا کی فکر ہونے لگی تھی۔ ماہم حدید کو دیکھ کر اپنے دل اور آنکھوں کی پیاس بجھالیا کرتی تھی۔ بس اسنے رب سے شکوہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ خود کو یہی سمجھاتی تھی کہ "میں حدید کی خوشی میں خوش ہوں۔ میرے لیے یہی کافی ہے کہ وہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ خوش ہے۔ اور مجھے کیا چاہیے؟"

+++

اشعر صدیقی نے جب یہ خوشخبری سنی تو اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی۔

نوشین بظاہر تو خوش نظر آرہی تھی مگر وہ دل ہی دل میں کڑھنے لگی کیونکہ سب زارا کو بہت اھمیت دے رہے تھے۔ اور وہ اس معاملے میں بے بس تھی۔ کیونکہ انکے یہاں ابھی ایسی کوئی خوشخبری والی بات نہیں تھی۔ نوشین ابھی سے اس ان دیکھے معصوم وجود سے چڑنے لگی تھی۔ وہ یہ بات بھلا چکی تھی کے زارا کا بچہ حدید کا بھی بچہ ہے۔ اور حدید کی وجہ سے ہی آج وہ اپنی محبت حاصل کر پائی تھی۔ اور خوش باش زندگی گذار رہی تھی۔ مگر اسے یہ سب سوچنے کی فرصت ہی کہاں تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگار بیگم زارا کو محتاط رہنے کی ھدایت کرتی رہتی تھیں۔زارا اپنا خیال نہیں رکھتی تھی۔ایک دن پہلے ہی وہ ضد کر کے اس حال میں بھی حدید سلمان کے ساتھ شاپنگ کرنے گئ تھی۔اسنے کسی کی بھی نہ سنی تھی۔وہ حدید سلمان کے ساتھ یہ لمحے گذار کر بہت خوش ہونے لگی۔

حدید اسکے اس پاگل پن پر مسکرا کر رہ گیا۔زارا کی محبت حدید سلمان سے چھپی ہوئی نہ تھی۔وہ آج بھی اس سے محبت نہیں کر پایا تھا۔مگر اسکے دل میں زارا کا ایک خاص مقام تھا۔وہ اسکی فکر کرنے لگا تھا۔زارا تو اسکے اس انداز کو اسکی محبت ہی سمجھ کر نہال ہوئی جارہی تھی۔حدید سلمان گھر لوٹتے ہوئے اسکے لئے کچھ نہ کچھ لے کر آتا تھا۔اسے پتا تھا کے زارا کو فاسٹ فوڈ بہت پسند ہے۔زارا کو حدید کا اتنا کیئر کرنا کبھی کبھی حساس بنا دیا کرتا تھا۔اسکی آنکھوں سے آنسوں چھلک پڑتے تھے۔وہ حدید سلمان سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی۔

+++

ماہم نے خود کو گھر کے اور کچن کے کاموں میں بہت مصروف کر لیا تھا۔وہ فارغ رہنا نہیں چاہتی تھی۔فراغت اسے کئی اقسام کی سوچوں میں ڈال دیتی تھی کہ وہ اس طرح کیسے زندگی گذارے گی؟،اسکا کیا بنے گا؟،گھر والوں نے اگر اسکی شادی کہیں اور طے کر دی تو اسکے دل کا کیا ہو گا؟،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی طرح کے سوالات سے بچنے کے لیے وہ ہر وقت کاموں میں لگی رہتی۔ وہ بے بس و مجبور کسی سے کوئی شکوہ کیئے بغیر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر چکی تھی۔

خدا کبھی کبھی اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ کبھی کچھ لے کر تو کبھی کچھ دے کر۔ انسان اسکی مصلحت کو سمجھ نہیں پایا اور اپنے آپ سے الجھتے ہوئے پریشان رہتا ہے۔ مگر پھر خدا کو اس پر ترس آجاتا ہے اور وہ اسکی آزمائش ختم کر کے اسکا دامن خوشیوں سے بھر دیتا ہے۔ مگر اس سے پہلے انسان کو کئی طرح کی آزمائش سے گذرنا پڑتا ہے' بلکل اسی طرح جس طرح سونے کو کندن بننے کے لیے۔

ماہم بھی اپنی قسمت سے بے خبر ہر حال میں خوش رہنا سیکھ چکی تھی۔

+++

زارا جب چیک اپ کے لیے ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ ڈلیوری میں بہت کم دن رہ گئے ہیں۔ اور وہ اپنا بہت خیال رکھے کیونکہ خون کی بہت کمی ہو گئی تھی اسے۔ مگر زارا لاپروائی سے زندگی گذار رہی تھی۔ اب تو اسے نیا شوق چڑھا تھا کے وہ گھر کے کام کرے گی۔ کبھی وہ کچن میں گھسی رہتی تو کبھی کپڑے دھونے لگتی۔ پھر کپڑے سکھانے اوپر ٹیرس پر چلی جاتی۔ وہ بہت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوش تھی۔ پر جوش تھی۔ اسے یہ سب کام کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ گھر والے اسے روکتے تھے مگر وہ کسی کی بھی نہیں سنتی تھی۔ پھر حدید سلمان کو جب یہ سب پتہ چلا تو اسنے سختی سے اسے یہ سب کرنے سے منع کر دیا۔ جس پر زارا نے اسکے سامنے تو ہامی بھر لی مگر اسکے گھر سے نکلتے ہی کاموں میں لگ جاتی تھی۔ ہاں مگر اسنے سیڑھیاں چڑھنا ترک کر دیا تھا۔ یہ بات اسنے مان لی تھی۔

ابھی وہ اپنے کمرے کی ڈسٹنگ کر رہی کے نجانے کیسے اسکا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے نیچے فرش پر گر گئی۔ اسکی چیخ پر سلمیٰ بیگم اور ماہم دوڑ کر اسکے کمرے میں پہنچیں تھیں۔ پھر ان لوگوں نے جلدی سے حدید سلمان کو فون کر کے بلایا اور خود اسے لے کر ہاسپٹل پہنچے۔

+++

زارا کی حالت تشویش ناک تھی' کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ سب کو کال کر کے ہاسپٹل پہنچنے کا کہا گیا تھا۔

حدید سلمان کچھ ہی دیر میں پریشان حال سا ہاسپٹل پہنچا۔ اشعر نوشین اور نگار بیگم یعنی گھر کے سارے افراد یہاں پہنچ چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زارا امر جنسی روم میں تھی۔ بچے اور ماں دونوں کی حالت سخت خراب تھی۔ دونوں کی جان خطرے میں بتائی گئی تھی۔

حدید سلمان کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اچانک یہ سب کیا ہو گیا۔

ڈاکٹرز آ جا رہے تھے۔ مگر انہیں کچھ بھی نہیں بتا رہے تھے۔ صبح سے شام ہونے کو تھی۔ ان لوگوں کا اس وقت بہت برا حال تھا۔ ماہم حدید کی پریشانی دیکھ کر بہت بے چین ہوئی جا رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے زارا اور اسکے بچے کی سلامتی مانگ رہی تھی۔ تبھی ایک پختہ عمر کی لیڈی ڈاکٹر انکی طرف چلی آئی۔

"آپ میں سے مسٹر حدید سلمان کون ہے؟" لیڈی ڈاکٹر نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ڈاکٹر صاحبہ! میں حدید... ! سب خیریت ہے ناں ڈاکٹر صاحبہ؟" وہ پریشان سا ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگا۔

"آئی ایم سوری... ہم آپکی وائف کو بچا نہ سکے" ڈاکٹر نے حدید سلمان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ جانلیوا خبر سنائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیس بہت سیریس تھا۔ دونوں کی جان ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی۔ مگر پوری کوشش کے بعد بھی ہم ماں کو بچا نہ سکے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے بچی بچ گئی ہے' مگر ابھی اسے آئی سی یو میں ایک دو دن تک رکھیں گے' فلحال اسکی کنڈیشن سیریس ہے۔ آپ سب اسکے لئے دعا کریں۔"

ڈاکٹر ان سب کو یہ جانلیوا خبر سنا کر جا چکی تھی۔ سب کو ہی حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ یہ سب کیا ہو گیا تھا۔ سبھی لوگ رونا' تڑپنا اور چلانا شروع کر چکے تھے۔

حدید سلمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے یہ سب کیا ہوا.... اور کیوں ہوا؟ وہ بس چپ چاپ دیوار سے پشت ٹکائے کھڑا رہا۔ جبکہ اشعر صدیقی نے روتے ہوئے حدید کو سینے سے لگا لیا۔ مگر حدید سلمان اسی طرح چپ چاپ خاموش کھڑا رہا۔

نگار بیگم غش کھا کر زمین پر گر پڑیں۔ ماہم اور نوشین روتے ہوئے نگار بیگم کو سنبھالنے لگیں۔ مراد صاحب روتے ہوئے اپنا بازو تھام کر چیئر پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئے تھے۔ جس پر سلمان صاحب اور ارسلان صاحب انہیں سنبھالنے کی کوشش کرنے لگے۔ سلمیٰ بیگم نجمہ بیگم اور رقیہ بیگم یہ بھی تڑپ تڑپ کر رو رہیں تھیں۔ سب کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔ کسی نے بھی نہیں سوچا تھا کہ ان پریوں اچانک قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگار بیگم کو ڈاکٹروں نے ایک روم میں شفٹ کر دیا تھا۔وہ ابھی بھی بے ہوش تھیں۔

ماہم کبھی رقیہ بیگم کو سنبھالتی تو کبھی سلمیٰ بیگم 'نجمہ بیگم کو سنبھال رہی تھی۔

"حدید...!زارا ہم سب کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہے؟"اشعر روتے ہوئے بولا۔وہ بہت دکھی تھا۔

اسکی اکلوتی بہن اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

ایک سال میں یہ سب کیسے ہو گیا۔ کتنی کم زندگی لے کر آئی تھی بے چاری زارا۔شاید اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ جانے والی ہے اس لیے وہ ہر پل ہر گھڑی حدید سلمان کے ساتھ بتانا چاہتی تھی۔

سب لوگ کتنے خوش تھے۔انہیں کیا پتا تھا کے زارا بس چند دنوں کی مہمان ہے۔

"کچھ تو بولو یار....میں مانتا ہوں.... تمہیں بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے.... مگر اس طرح نہ کرو..." اشعر صدیقی آنسو صاف کرتے ہوئے حدید سلمان کو رلانے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم زارا کے دکھ کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ مگر اسے حدید کی بھی ٹینشن ہو رہی تھی۔ مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے ایسی سچویشن میں اسے ایسا کیا کرنا چاہیے؟۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بھائی پلیز... خود کو سنبھالیں....، جانے والی تو چلی گئی ہے...!!شاید وہ اتنا ہی وقت لے کر آئی تھی۔ مگر آپ خود کو سنبھالیں۔ ہم سب کو آپکی بہت ضرورت ہے...!"نوشین حدید سلمان کے شانے پر سر رکھ کر روتے ہوئے بولی۔ لیکن حدید سلمان کچھ نہ بولا۔وہ ابھی بھی خاموش کھڑا ہوا تھا۔

سب بہت رو رہے تھے۔رقیہ بیگم کی طبیعت بھی خراب ہو رہی تھی اس لیے ڈرائیور کو کال کر کے بلوایا گیااور رقیہ بیگم 'سلمٰی بیگم' نجمہ بیگم اور مراد صاحب کو گھر بھجوایا دیا گیا تھا۔ارسلان صاحب بھی انہی کے ساتھ گھر چلے گئے تھے۔باقی اشعر صدیقی'حدید سلمان'ماہم'نوشین اور سلمان صاحب یہیں پر موجود تھے۔

نگار بیگم کی طبیعت کچھ صحیح ہوئی تو وہ سب لوگ بھی گھر کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

بچی ابھی یہیں تھی۔زارا کی باڈی کو ایمبولینس میں گھر لے جایا گیا تھا۔اشعر نے کال کر کے تمنا پھپھو والوں کو بھی زارا کی موت کی خبر سنادی تھی۔جس پر انہیں بھی بہت شدید صدمہ پہنچا تھا۔

پھر وہ لوگ بھی حیدر آباد کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔ملہار گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا۔اسے بھی بہت دکھ ہوا تھا۔اسکی آنکھیں بھی نم ہو رہیں تھیں۔یہ سوچ کر کہ اسکے بھائی جیسے دوست کا گھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اجڑ گیا تھا۔ اور وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کے حدید پتا نہیں کیسا ہو گا؟ اس پر نجانے کیا بیت رہی ہو گی...؟ اور بھی نجانے کتنے سارے سوال تھے جو اسے پریشان کر رہے تھے۔

تمنا بیگم بھی روئے جا رہیں تھیں۔

پھر وہ لوگ حیدر آباد پہنچ گئے۔ رات تک وہ سب لوگ ایک ساتھ تھے۔

زارا کا دکھ بہت بڑا تھا۔ ملہار حدید سلمان کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا مگر حدید بلکل خاموش تھا۔ اسکی آنکھیں خوشک اور ہونٹ چپ تھے۔

+++

پوری رات ان سب کی آہ وفغاں میں کٹی تھی۔ سب بہت بلک بلک کر رو رہے تھے۔ نہ رویا تھا تو صرف حدید سلمان...!

سب کو اسکی بہت فکر ہو رہی تھی۔ رو لیتا تو یہ اسکے لیے صحیح تھا۔

"ارے جانے کی عمر تو مجھ بدنصیب کی تھی.... وہ معصوم سی بچی کیوں چلی گئی...؟" رقیہ بیگم کانپتی ہوئی آواز میں روتے ہوئے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس کریں اماں جان...!اس طرح تو آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ آپ ہم سب کا سہارا ہیں..." تمنا بیگم ماں کو گلے لگا کر انکے آنسو پونچھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"تمنا بہن! میں نے سوچا بھی نہ تھا کے زارا بیٹی یوں ہم سب کو چھوڑ جائے گی۔ ذرا حدید کی طرف دیکھیں... میرا تو دل پھٹا جا رہا ہے اپنی بیٹی جیسی بہو کے جانے اور اپنے بیٹے کے گھر کے اس طرح اجڑ جانے کا سوچ کر...! میں حدید کی ماں ہوں... مجھسے اپنے بیٹے کی دیوانوں جیسی حالت دیکھی نہیں جا رہی...!!" سلمیٰ بیگم بات کرتے کرتے پھر سے رو پڑیں۔

" صحیح کہا سلمیٰ بھابھی! اللہ تعالیٰ اسے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" تمنا بیگم روتے ہوئے حدید سلمان کی طرف دیکھتے ہوئے اسے دعا دینے لگیں۔ انہیں بھی اپنے بھائیوں کی اولادیں بہت عزیز تھیں۔

"نگار کی طبیعت اب کیسی ہے نوشین؟" رقیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نوشین سے پوچھا۔

"دادی اماں! میں انکو نیند کی دوا دیکر سلا کر آئی ہوں۔ ورنہ انکی طبیعت مزید خراب ہو جاتی۔" نوشین لمبا سانس لیتی ہوئی بولی۔ اسنے بھی ایسا کب سوچا تھا۔ زارا اسکی بھابھی ہی نہیں اسکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوست کزن بھی تھی۔ بچپن سے لے کر جوانی تک وہ ایک ساتھ کھیل کود کر بڑی ہوئیں تھیں۔ وہ اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں ایک ساتھ ہی پڑھیں تھیں۔ نوشین کو بھی زارا کے جانے کا دکھ تھا۔

"تمنا بیٹی! تم ذرا مراد کو دیکھ لو، پتا نہیں اسکی کیا حالت ہے؟" رقیہ بیگم اپنے بیٹے کے لیے بہت فکر مند تھیں۔

"اماں! منصور سائیں اور ملہار والے وہاں ہیں... وہ خیال رکھ لیں گے سب کا' پھر وہ لوگ باہر مردوں میں بیٹھے ہیں' میں نہیں جاسکتی۔ ہاں مگر آپکی تسلی کے لیے میں ملہار کو بلوا کر پوچھتی ہوں۔" تمنا بیگم یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"نجانے کس کی نظر لگ گئی ہمارے بچوں کی خوشیوں کو؟، پل ہی پل میں یہ سب کیا ہو گیا...؟، کچھ ہی دنوں کی بات ہے... وہ لوگ کتنا خوش خوش لوٹے تھے اپنے ہنی مون کے ٹرپ سے...، کتنی خوش نظر آرہی تھی زارا بیٹی۔ اور کتنی پرجوش تھی وہ اپنے بچے کی آمد کا سن کر...! کتنی ساری شاپنگ اسنے وقت سے پہلے ہی کرڈالی تھی۔ شاید اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ جانے والی ہے.... اس لیے وہ اپنی ساری آرزوئیں اور سارے ارمان نکال رہی تھی۔ ہائے... میری بچی..!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنی بچی کو آنکھوں سے دیکھ بھی نہ سکی...!!اب تو خدا اس معصوم کو صحت اور لمبی عمر عطا کرے... آمین!" نجمہ بیگم بہت دکھ بھرے لہجے میں بولیں تھیں۔ زارا انہیں اپنی ماہم کی طرح عزیز تھی۔

+++

"کہاں چلی گئی میری بچی...؟میں کیسے دیکھ سکوں گا اسے....؟، تم کیوں اپنے بوڑھے باپ کو تنہا چھوڑ کر چلیں گئیں میری بچی....، ابھی تو تم نے بہت خوشیاں دیکھنی تھیں...!ابھی تو تمہیں بہت جینا تھا۔ کیوں چلی گئی میری زارا....!کیوں چلی گئی؟" مراد صاحب تڑپ تڑپ کر زارا کو بلا رہے تھے۔ مگر جانے والی چیز تو کب کی جا چکی تھی۔ زارا کی رخصتی کے سارے انتظامات ہو چکے تھے۔ بس صبح کا انتظار تھا۔ مگر یہ بھیانک رات لمبی ہوتی جا رہی تھی۔

اچھا وقت پر لگا کر اڑ جاتا ہے اور برا وقت ٹھہر ٹھہر کر گذرتا ہے۔ یہ رات یہ لمحے سب کے لیے بہت بھاری تھے۔

+++

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زارا کو لے جانے کے لیے کچھ مرد اشعر صدیقی کے ساتھ اندر آئے تھے۔ ملہار بھی حدید سلمان کو بازو سے تھام کر اندر لے آیا۔ جب مرد زارا کے جنازے کو اٹھانے لگے تو سب خواتین بلک بلک کر رونے لگیں۔

نگار بیگم تو زارا کے جنازے کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگیں کے اسے کوئی لے جا نہ سکے۔

"ارے مت لے جاؤ میری بیٹی کو....، کیوں لے جا رہے ہو؟، میں کیسے جیوں گی اسکے بغیر...؟، زارا....! میری بچی....نہ جاؤ ہم سب کو یوں تنہا چھوڑ کر...!! ارے کوئی میری بیٹی کو روکو.... خدا کے لیے میری بچی کو کہیں نہ لے کر جاؤ...! میں مر جاؤں گی اپنی بیٹی کے بغیر!" نگار بیگم زمین پر گر گئیں۔ سلمٰی بیگم اور تمنا بیگم نے انہیں بڑی مشکلوں سے سنبھالا تھا۔

"حدید! بھابھی تمہیں چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہی ہیں...! انہیں رخصت نہیں کرو گے؟" ملہار نے بڑی مشکل سے اپنے دل پر جبر کرتے ہوئے حدید کو رلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر حدید سلمان جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ اسی کنڈیشن میں چپ چاپ کھڑا خالی نظروں سے زارا کے جنازے کو دیکھے جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدید!انسان کو حکم ہے کہ وہ اپنے رشتوں کے تمام حقوق پورے کرے۔تم نے زارا سے شادی کی اور اسکے تمام حقوق پورے کر دیے....،اسے اتنی خوشیاں دیں کہ وہ پھولوں کی طرح کھل اٹھی تھی۔اب یہ آخری فرض بھی پورا کرلو'وہ جارہی ہے'اسے خدا حافظ ہی کہہ دو...!جانے والے کو خالی ہاتھ رخصت نہیں کرتے ناں....؟کہہ دو...جو کچھ تم اس سے کہنا چاہتے ہو'جو شکایت کرنا چاہتے ہو....،ویسے...وہ تو بے بس ہے ناں خدا کے حکم کے آگے ہم سب کو اور تمہیں چھوڑ کر جانے کے لیے....پھر اس سے شکایت کیسی حدید...؟اسے جانے دو...سکون سے جانے دو....پلیز حدید...!پلیز..."ماہم ایکدم سے اسکے سامنے آکر اس طرح سے کھڑی ہوگئی کے سب حیرت سے ماہم کی طرف دیکھنے لگے۔

ماہم کے الفاظ تھے یا کوئی جادو...!!حدید سلمان نے اپنی پلکیں جھپکیں...پھر وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"مجھے کیوں چھوڑ کر چلی گئیں....؟میرا تو سوچا ہوتا ناں....!میں جینا نہیں چاہتا...مجھے بھی ساتھ لے کر جاتیں...!!میں کیا کروں گا....میں کیا کروں گا....؟زارا...کاش....میں بھی مر جاتا...!"وہ اور بھی بے ربط سے جملے ادا کرنے لگا۔مگر سبھی رونے لگے تھے۔ہر آنکھ نم تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم روتے روتے اچانک سے مسکرانے لگی۔ کیونکہ حدید سلمان اب نارمل ہو چکا تھا اور وہ بھی اب رو رہا تھا۔ اسکا رونا بہت ضروری تھا۔ اگر وہ نا روتا تو اسکی حالت مزید خراب ہو سکتی تھی۔

ماہم حدید کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ اسنے حدید کو پہلی بار خود رلایا تھا۔ حدید سلمان کے ایک آنسو کے بدلے وہ دس دس آنسو بہا رہی تھی۔ اور سوچے جا رہی تھی کہ آخر یہ سب کیوں ہوا...؟ اسنے تو حدید کو کبھی بد عا نہیں دی تھی... بلکہ اسنے تو حدید کی خوشیوں کے لیے بہت ساری دعائیں مانگیں تھیں.... پھر اسکا حدید آج اسکی آنکھوں کے سامنے بے حال سا تڑپتا ہوا بے تہاشا آنسوں بہائے جا رہا تھا اور ستم یہ تھا کہ ماہم خاموش کھڑی اسے روتا دیکھتی رہی....

"اُفف... میرے خدا...! تو نے یہ منظر کیوں دکھایا مجھے....؟ اس سے پہلے مجھے موت کیوں نہیں آ گئی....؟" ماہم اپنے منہ پر ہاتھ رکھے وہاں سے دوڑ کر چلی گئی۔

پھر کچھ ہی دیر میں زارا کے جنازے کو لے جایا گیا۔ سب رو پیٹ کر خاموش ہو ہی گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انسان اپنے رب کے حکم کے آگے بہت بے بس ہے۔زندگی اور موت کا مالک صرف خدا ہے....اور خدا کی رضا میں راضی رہنا انسان کا فرض ہے۔اور فرض کو اچھے طریقے سے ادا کرنا چاہیے....!بوجھ کی یا مجبوری کی طرح نہیں....!

حدید سلمان نے بھی بہت احسن طریقے سے اپنی ذمہ داری نبھائی تھی۔اپنا فرض انجام دیا تھا۔ مگر اسکے دل کی دنیا کے ساتھ اسکا گھر بھی اجڑ گیا تھا۔مگر وہ ایک بات بھول چکا تھا کے ابھی ایک ہستی ایسی ہے....جسکے فرائض ابھی اسنے انجام دینے ہیں اور وہ تھی اسکی معصوم بیٹی۔

+++

وہ تین دن ان لوگوں نے بہت ہی اذیت میں گزارے تھے۔ان تین دنوں میں ایک دوبار سلمٰی بیگم ماہم کے ساتھ ہاسپٹل گئیں تھیں۔حدید کو فلحال انہوں نے وہاں جانے کے لیے نہیں کہا تھا۔

سوئم ہوتے ہی سب اپنے پرائے انہیں صبر کی تلقین کرکے رخصت ہوتے چلے گئے۔مگر وہ صبر کیسے کرتے؟صبر آ ہی نہیں رہا تھا۔اشعر کی ایک ہی بہن تھی۔وہ چاہ کر بھی اسے بھلا نہیں پارہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا۔ رہ رہ کر اسے بچپن اور جوانی کے وہ لمحے اور باتیں یاد آنے لگیں جو وقت ان لوگوں نے ساتھ گذارا تھا۔

نگار بیگم بیٹی کے بعد ڈھے سی گئیں تھیں۔ طبیعت سنبھل کر نہیں دے رہی تھی۔ بس دوائی کے زیر اثر سوتی رہتی۔ جاگتیں تو پھر سے زارا کو یاد کر کے رونے لگتیں۔ وہ ماں تھیں انہیں سمجھانا بہلانا ناممکن تھا۔ مراد صاحب کا دکھ بھی نگار بیگم سے کم نہ تھا۔ وہ بھی گھنٹوں زارا کو یاد کر کے روتے رہتے تھے۔

رقیہ بیگم بھی بہت دکھی تھیں۔ جوان پوتی کی موت انہیں بھی نڈھال کر چکی تھی۔ وہ بھی دوائیاں کھاتی رہتیں۔

سلمٰی بیگم' نجمہ بیگم اور سلمان اور ارسلان صاحب کا دکھ بھی کم نہیں تھا۔ زارا ان سب کے ہاتھوں میں کھیل کود کر بڑی ہوئی تھی۔ وہ سب بھی بہت غمزدہ تھے۔ مگر انہیں حدید سلمان کا دکھ بہت تکلیف دے رہا تھا۔ کیونکہ اسکی زندگی خراب ہوگئی تھی۔ اسکی خوشیاں اس سے روٹھ چکیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوشین بھی ساراوقت اپنے ساس سسر اور شوہر کا خیال رکھنے کی کوشش کرتی رہتی تھی۔ اشعر کو اداس دیکھ کر اسے بھی دکھ ہوتا تھا۔ اسکے دل ودماغ میں رہ رہ کر یہی خیال ابھرتا کے زارا کی بیٹی منحوس ہے....! پیدا ہوتے ہی ماں کو کھا گئی۔ گھر پر آئے گی تو نجانے کیا ہو گا؟۔

ماہم کا دل بھی بہت دکھی تھا زارا کی موت کی وجہ سے۔ لیکن اسے حدید کے اجڑ جانے کا غم بہت تکلیف دے رہا تھا۔ اور اسے اس ننھی سی جان کی بھی بہت فکر تھی۔ جو اپنی ماں کا پیار تک نہ پا سکی۔ ماہم کو یہ فکر بھی کھائے جارہی تھی کہ اب اس معصوم بچی کا کیا ہو گا؟، رہ رہ کر ماہم کو اس بچی پر بہت ترس آتا۔ مگر وہ اس وقت سب گھر والوں کا خیال رکھنے میں لگی ہوئی تھی۔

کیا کرتی سب کا دکھ درد سانجھا تھا۔

+++

حدید سلمان کو ہاسپٹل سے کال آئی تھی کے آپکی بچی اب پوری طرح سے ٹھیک ہے... اسے آکر لے جائیں۔ حدید کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کس سے کہے کہ بچی کو لے کر آئے۔ اسے ہمت نہیں ہورہی تھی اس بچی کو دیکھنے کی' جسکے پیدا ہوتے ہی اسکی ماں چل بسی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان لاچار و مجبور ہاسپٹل سے بچی کو لے کر آیا۔اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اس بچی کو کسے سونپے ؟،کون سنبھالے گا اس ننھی سی جان کو؟،کون خیال رکھے گا اس بچی کا؟،کون دے گا اسے بے لوث محبت ؟

یہی سب سوچتے وہ گھر پہنچا۔

سلمٰی بیگم اور نجمہ بیگم دونوں اسے اس طرح بچی کو بازو میں لیئے کھڑے دیکھ کر رونے لگیں۔

سب کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔حدید سلمان کی اپنی حالت اس وقت کچھ صحیح نہیں تھی۔ تبھی اسنے کچھ فاصلے پر کھڑی ماہم کی طرف دیکھا اور بنا سوچے سمجھے بچی اسکی گود میں ڈال دی۔

ماہم حدید کی نظروں کا مفہوم تو نہ سمجھ سکی مگر بچی کو کسی قیمتی متاع کی طرح سینے سے لگا لیا۔

حدید سلمان مردہ قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اور ماہم اس ننھی سی جان کو سینے سے لگائے اپنے کمرے میں چلی آئی۔

"دادی اماں! یہ لیں آپکی چھوٹی سی زارا۔"ماہم نے دادی اماں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بھیگی پلکوں سے مسکراتے ہوئے انہیں وہ بچی پکڑا دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اللہ تعالیٰ اسکے نصیب اچھے کرے...،ماہم بیٹی اسے کہیں اور لے جاؤ...میں اسے دیکھتی ہوں تو مجھے زارا کی موت پھر سے یاد آنے لگتی ہے'کاش ایسا نہ ہوا ہوتا...!"رقیہ بیگم بچی ماہم کو پکڑا کر خود رونے لگیں۔ماہم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ آخر کیا کرے...؟پھر وہ بچی کو لے کر اوپر کے پورشن کی طرف چلی گئی۔

"نوشین.....!نوشین....کہاں ہو؟"وہ نوشین کو آوازیں دیتی اسکے کمرے کے پاس پہنچی۔

"ارے ارے....یہ کیا ماہم؟اسے یہاں کیوں لے کر آئی ہو تم؟،اگر چچی جان نے دیکھ لیا تو انکی طبیعت پھر سے بگڑ جائے گی۔اور یہ بچی نجانے کیسا نصیب لکھوا کر آئی ہے'آتے ہی ماں کو کھا گئی....منحوس کہیں کی!"نوشین تلخی سے بولتی اس بچی کی طرف سے منہ موڑ گئی۔ماہم کو نوشین کے انداز اور الفاظ حیران ہی تو کر گئے۔وہ اس وقت نوشین کو ایساری ایکٹ کرتے دیکھ کر تڑپ اٹھی۔ایک دل کیا کہ اسے شرم دلائے اور خدا کا خوف دلائے کے خدا کے بندوں سے نفرت کرنا اور انہیں منحوس کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔مگر دوسرے دل نے کہا کہ چھوڑو ایسے بے حث لوگوں کو کیا سمجھانا۔پھر وہ اپنے غصے اور جذبات پر قابو پاتی واپس نیچے چلی آئی تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن ماہم نے حدید سلمان کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ سیٹ کیا۔ اور اپنا کچھ ضروری سامان اور اس بچی کی لی ہوئی ساری چیزیں، کھلونے اور کپڑے بھی اس کمرے میں سیٹ کرنے لگی۔ اسے اس معصوم سی جان پر بہت ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا۔ اور اسکے ساتھ ہونے والے سلوک پر غم وغصہ بھی آ رہا تھا۔ لیکن اسنے حالات کو دیکھتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی یہ سوچ کر کہ سب کا دکھ گہرا اور زخم تازا ہے.... اور گہرا ہے۔ شاید وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہوتا چلا جائے۔

+++

ماہم کو کبھی کبھی ایسا لگتا کہ وہ رونا شروع کر دے۔ مگر وہ خود کو سنبھالے رکھتی۔ بچی کو گھر آئے دو دن ہو چکے تھے مگر.... کسی کو بھی اتنی فرصت نہیں تھی کے اسے دیکھے' اسے پیار کرے یا اسکی خیریت ہی پوچھ لے...! لیکن ماہم کی محبت اسکے لئے دن بدن بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔ اسنے جب سے اسے اپنی گود میں لیا تھا اسکے اندر ممتا سی جاگنے لگی تھی اسکے لیے۔ حالانکہ وہ اسکی ماں نہ تھی۔ نہ خالہ' نہ پھپھو تھی... مگر ماں بن کر اسکے لیے سوچنے لگی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زندگی میں پہلی بار اسے حدید کے رویے پر بھی افسوس ہونے لگا تھا کہ وہ اس معصوم بچی کا باپ ہوتے ہوئے اسکے وجود سے اس قدر انجان کیوں ہے....؟۔ مگر وہ یہ سب سوچ کر سر جھٹک کر رہ جاتی تھی۔ ابھی بھی وہ بچی کو سلاتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی۔

+++

"کیوں زارا....!کیوں...؟ آخر کیوں تم مجھے چھوڑ کر چلی گئیں؟، میں نے کیا کچھ نہیں کیا تمہیں خوش رکھنے کی خاطر....؟، خود کو مٹا دیا....اپنی محبت کا گلا گھونٹ ڈالا 'تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا....پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر چلی گئیں..... آخر میرا قصور کیا تھا؟" وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اچانک چیخ پڑا۔ یہ سچ تھا کہ زارا کو پانے کے بعد وہ خود سے اور اپنے دل سے بہت لڑا تھا۔ اسنے اپنے سپنے اپنی آنکھوں سے نوچ پھینکے تھے۔ وہ زارا کی خوشی کی خاطر اپنے آنسوں چھپا کر مسکرایا تھا۔ پھر بھی وہ اسے تنہا چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے روٹھ گئی تھی۔

"اب مجھے بتاؤ میں کیا کروں...؟، کیسے جیوں میں؟، تم میرے جینے کا بہانہ تھیں زارا....!جب بہانہ ہی نہ رہا تو...اب مجھے جینے کا کیا حق ہے....؟ مجھے تو مر جانا چاہیے....ہاں! تمہیں تو مر جانا چاہیے حدید سلمان....!" وہ اپنے آپ میں نہ ہوتے ہوئے چلائے جا رہا تھا۔ تبھی اسکے کمرے کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ کھلا اور کوئی اسکے کمرے میں داخل ہوا۔ حدید سلمان نے بیزاری سے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اس آنے والے کی طرف دیکھا اور لمحہ بھر کے لیے بت بن کر رہ گیا۔

واہ.... حدید صاحب واہ...! کیا کہنے...." ماہم دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجاتے ہوئے طنزیہ انداز میں گویا ہوئی تھی۔

"تمہیں کس نے کہہ دیا کہ تم زندہ ہو؟، ذرا اپنے آپ کو غور سے دیکھو...! اپنی آنکھیں اور اپنا چہرہ غور سے دیکھو' جو کے زرد پڑ چکا ہے' جیسے یہ زندہ انسان کا چہرہ ہو ہی نہیں...!! اور تمہارے ان لفظوں اور جملوں کے جواب جو تم خود سے پوچھ رہے تھے نہ.... تو وہ جواب میں تمہیں دیتی ہوں...!" ماہم ایک پل کو ٹھہری تھی۔ جبکہ حدید سلمان اسے عجیب طرح کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ حدید کی آنکھوں میں اس وقت نجانے کتنے سارے سوال تھے... جو ماہم نے پڑھ لیے تھے۔

"انسان کبھی کسی کا سہارا نہیں بن سکتا... کیونکہ ہر انسان کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے' اور سہارا دینے والی ذات میرے خدا کی ہے۔ اور میں نے کہیں سنا تھا کہ.... اگر تمہیں اپنا آپ تنہا لگنے لگے تو تم کسی کا سہارا بن جاؤ' تمہیں سہارا اپنے آپ مل جائے گا۔ حدید! زندگی دینا یا لینا خدا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے ہاتھ میں ہے ہم انسانوں کے نہیں....!، تم نے اپنی جس بہن کی خاطر اپنا آپ قربان کر دیا... وہ بہن آج تمہاری اولاد کو منحوس کہہ کر اسے ایک آنکھ دیکھنا پسند نہیں کرتی...، زارا جتنی عمر لے کر آئی تھی... جتنا دانہ پانی اسکا اس دنیا میں لکھا تھا وہ عمر گذار کر 'دانہ پانی چگنے کے بعد وہ رضائے الٰہی سے 'اس دار فانی سے کوچ کر کے جا چکی ہے...! تمہارے آنسوں اور یوں اس طرح کمرے میں خود کو بند رکھنا' کھانا پینا ترک کرنا یا اپنے آپ کو کوسنے سے وہ لوٹ کر نہیں آنے والی....!! اسے تمہاری ضرورت نہیں ہے...! ہاں' مگر ایک زندہ وجود ایسا بھی ہے' جسے سب سے زیادہ 'سب سے بڑھ کر تمہارے خیال رکھنے 'تمہارے دھیان رکھنے اور تمہاری محبت کی ضرورت ہے۔ اس معصوم کا کیا قصور ہے....؟ جسکے کان میں ابھی تک اذان نہیں دی گئی.... جسکا نام ابھی تک نہیں رکھا گیا....!! اگر تمہیں... تھوڑا وقت مل جائے تو مرنے والے کو بھول کر اس زندہ وجود کو دیکھ لینا... جو اتفاق سے تمہارے وجود کا حصہ ہے.... جسکی پہچان صرف تم ہو حدید.... صرف تم...!" ماہم یہ سب بول کر کمرے میں رکی نہیں تھی۔ جبکہ حدید سلمان ہکا بکا سا اس کھلے دروازے کی طرف دیکھتا رہ گیا جہاں سے ماہم گئی تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یا اللہ! یہ سب کیا ہو گیا میرے دوست کے ساتھ....؟ پہلے اس سے اسکی محبت چھن گئی....اور اب...اب اسکا ہنستا بستا گھر اجڑ گیا۔ مجھے یاد ہے' اس دن جب میں گاؤں آنے سے پہلے اس سے ملنے اسکے کمرے میں گیا تھا۔ وہ کتنا ٹوٹا ہوا' بکھرا ہوا سا لگ رہا تھا۔ یہ وہ حدید تو نہیں تھا' جسے میں جانتا تھا' جو ہر وقت خوش باش' ہنستا مسکراتا رہتا تھا۔ جو زندہ دل' اپنی دنیا میں مگن رہتا تھا۔ یہ وہ حدید نہیں تھا...! یہ تو وہ انسان لگ رہا تھا جو اپنی زندگی کی بازی ہار چکا ہو...! آہ...! قسمت نے کیسا کھیل کھیلا ہے میرے یار کے ساتھ...!! کاش....میں اپنے اس پیارے دوست کے لیے کچھ کر سکتا...؟" رات کا وقت تھا ملہار چارپائی پر لیٹا حدید کے بارے میں سوچ جا رہا تھا۔ اسے اپنے دوست کے اجڑ جانے کا بہت دکھ ہوا تھا۔ اسنے کب سوچا تھا ایسا۔ وہ تو اپنے دوست کو ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا۔ مگر قسمت سے کون لڑ سکتا ہے۔

+++

حدید کو ڈاکٹر نے جو دوائیاں اور دودھ اس ننھی سی جان کے لیے لکھ کر دیا تھا۔ وہ ہی دودھ ماہم اسے پلا رہی تھی۔ کبھی کبھی وہ دودھ پی کر خاموش ہو کر سو جاتی اور کبھی کبھی دودھ پینے کے باوجود بھی وہ روتی ہی رہتی تھی اور آج بھی وہ صبح سے بہت روئے جا رہی تھی۔ ماہم اسکے فکر میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہلکان ہوئی جارہی تھی۔ وہ اسے یوں بلک بلک کر روتے دیکھ کر بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ ایسا کیا کرے کہ یہ بچی تھوڑی دیر چپ ہو جائے۔ تبھی اسے خیال آیا اور وہ اس بچی کو اٹھائے دادی اماں کے پاس چلی آئی۔

"دادی اماں...! اسے دیکھیں... یہ صبح سے روئے جارہی ہے' مجھے سمجھ نہیں آرہا کے میں کیا کروں...؟ پہلے تو دودھ پی رہی تھی اور آج وہ بھی نہیں پی رہی۔" ماہم رونی صورت لیے بولی۔

"بیٹا! میں کیسے بتا سکتی ہوں...، اسے اسکی دادی کے پاس لے کر جاؤ... یا پھر ڈاکٹر کو دکھا آؤ...، ہو سکتا ہے پیٹ وغیرہ میں درد ہو یا کان میں درد ہو۔ چھوٹے بچوں کا تو کچھ پتہ نہیں چلتا۔" رقیہ بیگم اسے مشورہ دینے کے بعد نماز پڑھنے لگیں۔ وہ بیمار تھیں مگر نماز کسی بھی صورت نہیں چھوڑتیں تھیں۔

ماہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ اس بچی کو لیئے نگار بیگم کے پاس پہنچی۔ مگر وہ سو رہیں تھیں۔ اور نوشین موبائل پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ ماہم اس بچی کو واپس نیچے لے کر آ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"خالہ...! اسے دیکھیں' صبح سے نجانے کیوں بہت روئے جا رہی ہے...؟، پتا نہیں کیا ہوا ہے؟، بخار تو نہیں ہے' بہت دیر سے دودھ بھی نہیں پی رہی...! آپ... آپ دیکھیں ذرا اسے۔" ماہم اپنے آنسو چھپاتی بمشکل بولی۔

"ماہم بیٹا! میں اس وقت کچھ کام کر رہی ہوں... تم ایسا کرو اماں جی یا نگار بھابھی سے پوچھ لو مجھے کیا پتا اسے کیا تکلیف ہے؟۔" وہ ماہم کو جواب دے کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گئیں۔ ماہم کا دل رونے لگا۔ اسے اپنے سبھی گھر کے لوگوں سے اس معصوم سے ایسے سلوک کی توقع نہیں تھی۔ وہ تو اب تک یہی سمجھ رہی تھی کے سب دکھی ہیں' غمگین ہیں' آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گے... مگر ایسا نہیں تھا۔ کسی کو بھی اس ننھی سی جان میں دلچسپی نہ تھی۔ پیار تو دور کی بات وہ سب تو اسکے وجود سے بالکل لاتعلق سے ہو گئے تھے۔ جیسے زارا کی موت کی وجہ وہ معصوم بچی ہو!

ماہم دل گرفتہ سی ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے نکل کھڑی ہوئی۔ حالانکہ آج موسم بھی بہت خراب تھا۔ بادلوں نے پورے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ اور بارش کسی وقت بھی ہو سکتی تھی۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بچی کو پیٹ میں درد ہے' اسکا پیٹ کتنا سخت لگ رہا ہے، اسی وجہ سے یہ رو رہی ہے۔ آپ اسے خود فیڈ نہیں کرواتی ہوں گی...!، اکثر مائیں ایسا ہی کرتیں ہیں... خود فیڈ نہیں کرواتیں اور باہر کے ڈبوں والے دودھ بچوں کو پلاتی ہیں' جس سے بچے اکثر بیمار پڑ جاتے ہیں اور پھر وہ آپ کی طرح ان بچوں کو ہمارے پاس لے کر آجاتی ہیں!" ڈاکٹر بچی کو چیک کرنے کے بعد ماہم پر برسنے لگیں۔

"ڈاکٹر صاحبہ! اس بچی کی ماں تو اسکی پیدائش کے وقت ہی انتقال کر گئی۔" ماہم کو ڈاکٹر کے الفاظوں سے بہت شرمندگی ہوئی تھی اور دکھ بھی۔ مگر وہ وقت اور موقعے کی مناسبت سے فقط اتنا ہی بولی تھی۔

"اوہ آئی ایم سوری...! بچی اتنی چھوٹی سی ہے تو میں نے آپکو ہی اسکی ماں سمجھا، تو پھر آپ کون ہیں اس بچی کی؟" ڈاکٹر اپنے لفظوں پر شرمندہ ہوتے ہوئے اب کے نرم لہجے میں ماہم سے مخاطب ہوئیں تھیں۔

"جی! اسکی ماں میری کزن تھی۔ اسکے جانے کی وجہ سے گھر میں سب بہت دکھی ہیں اس وجہ سے اس طرف دھیان ہی نہیں گیا۔ آپ پلیز کوئی اچھی سی دوائی دیں تاکہ یہ جلدی سے ٹھیک ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے۔ اور اگر اسکا دودھ ٹھیک نہیں ہے تو آپ دوسرا کوئی اچھا سا دودھ لکھ کر دیں۔" ماہم جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے میں دودھ چینج کر دیتی ہوں' آپ وہ دودھ اسکو پلائیں اور دوائی بس ایک ہی لکھ کر دے رہی ہوں' یہ ڈراپس ہیں جو دن میں دو بار اسکو دینے ہیں...، آپ بچی کا نام بتا دیں تا کہ میں دوائی اور دودھ لکھ کر دوں آپکو!" ڈاکٹر مسکراتے ہوئے بچی کا نام پوچھنے لگیں۔ جس پر ماہم کنفیوز ہو گئی اور ہڑبڑا اٹھی تھی۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اسنے ڈاکٹر کو اسکا نام مریم بتا دیا۔

"نائس نیم! ٹھیک ہے پھر آپ یہ دودھ آج سے ہی اسٹارٹ کر دیں۔ اور ہاں' پانچ دن بعد آپکو اس بچی کو لے کر آنا ہے چیک اپ کے لیے۔" ڈاکٹر اسے دوائی کا پرچہ تھماتے ہوئے گویا ہوئیں تھیں۔

"جی میں ضرور لے کر آؤں گی۔ ڈاکٹر صاحبہ آپکی فیس...؟" ماہم کا دل جانتا تھا کہ وہ اس وقت کس تکلیف سے گزر رہی تھی۔

"ایک ہزار' وہاں کاؤنٹر پر جمع کروا دیں۔" وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اوکے... تھینک یو سو مچ...!" ماہم مریم کو ٹھیک سے اٹھاتی' دوائی والا پرچہ اور اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتی پہلے کاؤنٹر پر پہنچی، پھر فیس جمع کرواکر ہاسپٹل سے باہر نکل آئی۔ مگر باہر آکر دیکھا تو بارش شروع ہو چکی تھی۔ ماہم اس معصوم کو اچھی طرح سے اپنے بڑے سے دوپٹے کے پلو سے چھپاتی تیز قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈرائیور اسے دیکھ کر جلدی سے گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازہ کھولنے لگا۔ ماہم جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی اور گاڑی کا دروازہ بند کر دیا۔

ماہم کی آنکھوں سے نجانے کیوں آنسو نکل پڑے۔ کب گذری تھی پہلے وہ ایسے حالات سے...؟ ایک تو بچی کی پریشانی' پھر اپنوں کے رویے اور اب یہ بارش...!!

باہر بادل برس رہے تھے اور اندر اسکا دل رو رہا تھا۔

+++

ماہم کی گاڑی گھر کے گیٹ کی طرف آرہی تھی۔ ٹھیک اسی وقت حدید بھی بائیک پر کہیں سے لوٹا تھا۔ اسے اس وقت ماہم کو اکیلے ڈرائیور کے ساتھ دیکھ کر شدید حیرت ہوئی۔ اور نا چاہتے ہوئے بھی وہ اسکی طرف چلا آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم اس وقت اکیلی...اس موسم میں کہاں سے آ رہی ہو....سب خیریت؟"وہ حیران پریشان سا اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مسٹر حدید سلمان! مجھے آپکے کسی سوال کا جواب نہیں دینا...!بس یہی کہوں گی کہ کاش آپ اپنے آپ میں سے نکل کر ارد گرد کے حالات پر بھی نظر ڈالیں تو آپکو کچھ پتا چلے....!"وہ دکھ اور اذیت سے اسکی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ حدید سلمان نا سمجھی کے انداز میں اسے جاتا دیکھ کر رہ گیا۔

+++

"ملہار...!تم آخر کب تک شادی سے انکاری رہو گے...؟"تمنا بیگم جب بھی شادی کے ٹاپک پر بات کرتیں ملہار ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر بات کو ٹال دیا کرتا تھا۔اور ابھی بھی وہ یہی کر رہا تھا جس پر تمنا بیگم چڑ ہی تو گئیں تھیں۔

"اماں! آپ فکر کیوں کرتی ہیں...؟کر لوں گا شادی... مگر ابھی نہیں.... تھوڑا وقت دیں مجھے!"وہ آنکھیں چراتے ہوئے بس اتنا ہی بولا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"لو کر لو بات...!ابھی اور کتنا وقت چاہیے...؟، تیس سال کے ہونے والے ہیں جناب...!اور ابھی انہیں وقت چاہیے...!!"تمنا بیگم سر تھام کر غصے سے ملہار کے کہے الفاظ دہراتے ہوئے بڑبڑانے لگیں۔

تمنا بیگم اب جلد از جلد اسکی شادی کروانا چاہتیں تھیں مگر وہ تھا کہ انکار کیے جارہا تھا۔اسے ماں کے جذبات اور احساسات کی کوئی فکر نہیں تھی۔

تمنا بیگم اسکے بارے میں کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہیں۔

+++

"السلام علیکم چچا جان!مجھے آپسے کچھ بات کرنی تھی۔"

"وعلیکم السلام!آؤ بیٹا...یہاں آکر بیٹھو..."مراد صاحب اسے رات کے وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر نجانے کیوں پریشان ہو اٹھے۔

"چچا جان...!یقین مانیں...کچھ سمجھ نہیں آرہا کے یہ سب کیا ہو گیا...؟میں نے سوچا بھی نہیں تھا کے زارا یوں اچانک ہم سب کو چھوڑ کر چلی جائے گی...!،میں تو حیران ہوں کہ میں زندہ کیسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں؟" وہ الجھتے ہوئے سر کو ادھر ادھر گھماتے نظریں جھکائے بے بسی کی آخری حدوں کو چھوتا گویا ہوا تھا۔

"حدید بیٹا! تم بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو' زارا بیٹی کا دکھ نجانے کیسے سہا ہے ہم سب نے...! ہم تو کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی کے چند بچے کچے دن گذار ہی لیں گے' مگر تمہارے سامنے تو ابھی پوری عمر پڑی ہے...، بیٹا! کسی کے چلے جانے سے زندگی کچھ وقت کے لیے ٹھہر ضرور جاتی ہے' ختم نہیں ہوتی...!، زارا ہماری اولاد تھی' بیٹی تھی میری... مگر دیکھو... میں جی رہا ہوں' چل پھر رہا ہوں...، مگر تم نے تو سب کچھ ترک کر دیا ہے...!، سلمان بھی تمہاری وجہ سے بہت پریشان رہتا ہے۔ تم خود کو سنبھالو میرے بچے! تم اپنے ماں باپ کا سہارا ہو' تمہیں اس طرح سے دیکھ کر وہ بہت فکر مند اور دکھی رہنے لگے ہیں۔ تم کام پر جانا شروع کر دو... اور زارا کو بھلانے کی کوشش کرو۔ میں پہلا باپ ہوں' جو کہ اپنے داماد سے کہہ رہا ہوں...، کیونکہ تم صرف میرے داماد ہی نہیں میرے بھائی کے اکلوتے بیٹے بھی ہو...!، جینا سیکھو میرے بچے...، اپنے لیے نہیں تو اپنے ماں باپ کے لیے اور اپنی بچی کے لیے!" مراد صاحب اسے بلکل باپ کی طرح سمجھا رہے تھے۔ انہیں حدید کو اس حال میں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں کوشش کروں گا چچا جان!" حدید سلمان سرد آہ بھرتے ہوئے گویا ہوا۔

"بیٹا! اب تم بولو کیا بات کرنے آئے تھے؟" مراد صاحب کو اچانک یاد آیا کہ حدید انسے کوئی بات کرنے کے لیے آیا ہے۔

"چچا جان! میں کسی بات سے لا علم نہیں ہوں' گھر میں جو ماحول' جو سوگواریت سی چھائی ہوئی ہے.... اسکی وجہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں' مگر چچا جان...! اس بچی کی طرف سے ہم سب ہی شاید غافل ہو چکے ہیں...! ابھی تک اسکے کان میں اذان تک نہیں دی گئی!، آپ پلیز کل اسکے کان میں اذان دیں اور اسکا کوئی نام بھی رکھ دیں۔ اچھا اب میں چلوں چچا جان...؟" وہ اٹھتے ہوئے انسے اجازت طلب کرنے لگا۔ حدید سلمان کی بات پر مراد صاحب کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔ انہیں احساس ہو رہا تھا کے وہ واقعی اس معصوم بچی سے غافل ہو چکے تھے۔

"بیٹا! مجھے نہیں پتہ تھا...، میں صبح ہی یہ فرض ادا کروں گا... تم بے فکر ہو جاؤ۔ اور ہاں' میری باتوں پر غور ضرور کرنا...!" مراد صاحب حدید سلمان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی ضرور..." حدید سلمان انکی بات پر سر ہلاتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ مراد صاحب اسکے بکھرے ہوئے بالوں اور بڑھی ہوئی شیو اور اداس چہرے کو دیکھ کر کتنی ہی دیر تک اسکے بارے میں سوچتے رہے۔

+++

"اماں جان! ماہم سے کہیں کے حدید کی بیٹی کو لے کر آئے... مجھے اسکے کان میں اذان دینی ہے۔ آپ سب میں سے کسی کو خیال ہی نہیں آیا' وہ تو رات حدید نے آکر مجھے اتنی بڑی کوتاہی کے بارے میں بتایا کہ ابھی تک بچی کے کان میں اذان کی آواز تک نہیں گئی۔" مراد صاحب سب کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

"بیٹے! مجھے خود اس بات کا علم نہیں تھا...! میں تو ابھی تمہارے منہ سے سن رہی ہوں۔" رقیہ بیگم بھی حیرت سے مراد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

اس وقت ماہم کے سوائے سبھی افراد ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔

ماہم کو یہ خبر سن کر پہلے تو کافی حیرت ہوئی۔ وہ سوچنے لگی کے ان سب کو اب خیال آیا ہے۔ پھر وہ سر جھٹک کر مریم کو لے کر ان سب کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اماں جان! کیانام تجویز کیاہے آپ لوگوں نے اس بچی کا؟" مراد صاحب کے سوال پر سبھی لوگ ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور سوچنے لگے کہ ابھی تک اسکا نام نہیں رکھا گیا تھا؟۔

"تایاجان! کل اسکی طبیعت خراب تھی تو میں اسے ہاسپٹل لے کر گئی تھی' وہاں جب ڈاکٹر نے اسکانام پوچھاتو میں نے مریم بتایا...، میرے خیال سے یہی نام بہتر رہے گا۔" ماہم ایکدم سے بول پڑی۔

اسکی بات پر حدید سلمان کو جھٹکا سا لگا کہ کل اسکی بچی کی طبیعت اتنی خراب تھی کے ماہم اسے ہاسپٹل لے کر گئی... اور اسے پتا تک نہیں؟ اور ماہم ہی کیوں کوئی اور اسکے ساتھ کیوں نہیں گیا...؟

تبھی اسے ماہم کے اس دن والے کہے الفاظ یاد آنے لگے۔ حدید سلمان کا سر شرمندگی سے جھکتا چلا گیا۔

مراد صاحب نے بچی کو ماہم کی گود سے لیا اور اسکے کان میں اذان دینے لگے۔

"اللہ ہو اکبر" مراد صاحب اذان دینے لگے تو ماہم کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یااللہ پاک...!میری بچی کے نصیب اچھے کرنا...!" ماہم دل ہی دل میں دعا مانگنے لگی۔ پھر اسے اپنے منہ سے نکلتے الفاظ پر تھوڑی حیرت ضرور ہوئی۔ مگر وہ اس وقت بہت خوش تھی۔

مراد صاحب نے اس معصوم بچی کو مریم کہہ کر پکارا اور حدید سلمان کو مٹھائی لانے کا کہنے لگے۔ جس پر حدید سلمان سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر ماہم پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

+++

علی بخش آیا ہوا تھا۔ تمنا بیگم نے اسکو بھی کہا کہ وہ ملہار کو سمجھائے کہ اب وہ شادی کر لے۔ مہرو اس سے چھوٹی تھی مگر ایک بیٹے کی ماں بن چکی تھی۔ اور وہ ابھی وقت چاہتا تھا۔ تمنا بیگم اسکی وجہ سے اب بہت فکر مند رہنے لگیں تھیں۔

"چاچی! تم پریشان نہ ہو... میں سمجھاتا ہوں ادا (بھائی) کو۔ بڑا آزاد رہ لیا اب شادی کے بندھن میں بندھ جائے 'ایسا نہ ہو کے ہمارا بیٹا بھی شادی کر لے اور ماموں کنوارہ رہ جائے... ہاہاہا!" علی بخش ملہار کو آتے ہوئے دیکھ کر جان بوجھ کر یہ الفاظ بول کر ہنسنے لگا۔ ملہار اپنے بھانجے کو گود میں لئے اسکے ساتھ کھیلتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔ اسنے علی بخش کے الفاظ سن لیے تھے مگر انجان بنا رہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بڑا شرارتی ہوتا جا رہا ہے یہ....، آج تو اسنے میرے کپڑے بھی خراب کر دیے ہیں..." ملہار معصوم سے ناصر کو علی بخش کی گود میں دیتا ہوا بولا۔

"ادا ملہار! اب آپ بھی شادی کر لو...! بچوں کے ساتھ زندگی بہت پر سکون اور مکمل لگتی ہے۔ جب سے ناصر ہماری زندگی میں آیا ہے' زندگی مکمل سی لگنے لگی ہے۔ اسنے ہماری فیملی کو مکمل کر دیا ہے' ورنہ سب کچھ ادھورا ادھورا سا تھا۔ اسکی مسکراہٹ' اسکے من موہنے انداز... جینے کی وجہ بن چکے ہیں۔ آپ بھی شادی کر لیں...! چاچی کا دل بھی بہل جائے گا اور آپکا گھر بھی بس جائے گا۔" علی بخش نے بڑے اچھے طریقے سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"ناصر صرف تمہارا ہی نہیں... بلکہ میرا بھی بیٹا ہے...! پھر کسی اور کی ضرورت ہی کیا ہے...؟ اور ہاں...! مہرو سے کہو کبھی تو چکر لگائے... بہت دن ہو گئے ہیں' پھر مجھے ایک دو دن کے لیے شہر بھی جانا ہے.... اس سے پہلے مہرو سے ملنا چاہتا ہوں۔ اچھا مجھے تھوڑا کام ہے' پھر ملتے ہیں۔" وہ بات مکمل کرتا واپس باہر چلا گیا۔ جبکہ علی بخش اور تمنا بیگم ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چاچی! تم فکر مت کرو.... کل مہر وہی سمجھائے گی اب ادا ملہار کو...! میں اسے سمجھا کر بھیجوں گا۔" وہ تمنا بیگم کو تسلی دینے لگا۔ جس پر تمنا بیگم سر ہلا کر رہ گئیں۔

ماہم کچن میں کچھ بنا رہی تھی تبھی اسے مریم کے رونے کی آواز سنائی دی اور وہ پریشان ہو کر آندھی طوفان کی طرح اسکے کمرے کی طرف دوڑی۔

"کیا ہوا ماہم بیٹا...! اتنی تیزی سے کہاں جا رہی ہو....؟" نجمہ بیگم اپنی بیٹی کو یوں اس طرح حواس باختہ دوڑتے ہوئے دیکھ کر سوالیہ انداز میں گویا ہوئیں۔

"امی! وہ مریم... مریم رو رہی ہے... پتہ نہیں کیا ہوا اسے...؟" ماہم بوکھلائے ہوئے انداز میں گویا ہوئی۔

"ماہم! تم نے مریم کو خود پر سوار کیا ہوا ہے... اسے اسکی دادی یا پھپھی کے سپرد کر دو۔ تم کیوں ہلکان ہوئی جا رہی ہو...؟" نجمہ بیگم بہت دنوں سے ماہم کی حالت دیکھ رہیں تھیں۔ انہیں ماہم کا اس بچی میں اس قدر انوالو ہونا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ وہ بچی ماہم کی ذمہ داری نہیں تھی۔ ماہم اس میں الجھ کر رہ گئی تھی۔ وہ خود کو بھی بھول بیٹھی تھی۔ دو دو دن ہو جاتے تھے اسے اپنے کپڑے بدلے اور بال بنائے ہوئے۔ وہ تو بس مریم کے ارد گرد گھوم رہی ہوتی' کبھی اسکے کپڑے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھو رہی ہوتی تو کبھی اسے نہلا رہی ہوتی' کبھی اسکے کھلونے اور سامان سمیٹ کر سیٹ کر کے رکھ رہی ہوتی تھی۔ اسکے لبوں پر بس ایک ہی نام ہوتا تھا اور وہ تھا مریم!

نجمہ بیگم کو اب کوفت ہونے لگی تھی۔ پھر انہیں ماہم کے فیوچر کی فکر بھی پہلے سے بڑھ کر ستانے لگی تھی۔ وہ جلد از جلد ماہم کی شادی کروا دینا چاہتی تھیں۔ انکی بیٹی زارا کی بیٹی کی آیا نہیں تھی۔ اسکی اپنی بھی زندگی تھی۔ بس اب نجمہ بیگم زارا کے چالیسویں کے بعد ماہم کے لیے رشتہ ڈھونڈنے کی مہم شروع کرنا چاہتی تھیں۔ مگر ماہم ہر بات سے بے نیاز گھر کے کاموں اور مریم کی دیکھ بھال میں لگی رہتی۔ اور نجمہ بیگم کڑھتی رہتیں تھیں۔

+++

نوشین آج ایک نامور لیڈی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے گئی تھی۔ اسے پوری امید تھی کہ اس بار رپورٹ صحیح آئے گی۔ وہ جلد از جلد ماں بننا چاہتی تھی۔ کیونکہ اشعر کو بچے کی بہت خواہش تھی۔ وہ کئی بار اسے کہہ چکا تھا کے وہ زارا کی بیٹی کو اپنے پاس رکھے اور اسے گود لے لے۔ مگر نوشین کو اس معصوم بچی سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ وہ بچی اسے منحوس لگتی تھی۔ حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ جو قدرت نے طے کر رکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ مگر کچھ لوگ اپنی سوچ اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے نظریے کے دائرے میں مقید ہو کر رہتے ہیں۔ وہ وہاں سے نکل کر یا ہٹ کر کچھ اور نہ تو دیکھنا چاہتے ہیں اور نا ہی سمجھنا چاہیے ہیں۔ اور یہی حال نوشین کا بھی تھا۔

+++

حدید سلمان نے بڑی ہمت کر کے کام پر جانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔ اور اب وہ باقاعدگی سے کام پر جانے لگ گیا تھا۔ کبھی کبھی اسکا دل چاہتا کہ وہ اپنی بیٹی مریم کے پاس جائے' اسے اپنی گود میں لے کر پیار کرے۔ مگر ہمت ہی نہ ہوتی۔ اور ماہم کی نظروں کے زاویے اسے قدم اٹھانے ہی نہ دیتے۔ وہ ڈرتا تھا کہ ماہم پھر سے شکایتوں کی پوٹلی کھول کر نہ بیٹھ جائے۔ اور بس اسی ڈر سے وہ اپنی سوچ پر عمل کرنے سے رہ جاتا۔ مگر ایک بات جو اسکے لیے باعث اطمینان تھی۔ وہ یہ تھی کہ ماہم سے بڑھ کر مریم کا خیال کوئی بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔ شاید زارا بھی اتنا خیال نہ رکھ پاتی کیونکہ زارا خود کے بارے میں اور اپنی ذات کے بارے میں زیادہ سوچتی تھی جبکہ ماہم تو شاید پیدا ہی دوسروں کو خوشیاں دینے کے لیے اور سب کا خیال رکھنے کے لیے تھی۔ وہ دل ہی دل میں ماہم کا بہت مشکور تھا جس نے بن ماں کی بچی کو اتنے پیار سے رکھا ہوا تھا۔ ماہم اتنی کیئر کرتی تھی مریم کی کے حدید یہ دیکھ کر حیران ہی تو ہو جاتا تھا اور سوچ میں پڑ جاتا تھا کہ ماہم کس طرح کی لڑکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے...؟ اسے زارا کی اولاد سے بجائے نفرت کے اتنی شدید محبت کیسے ہے...؟، مگر وہ یہ بھول چکا تھا کے مریم کی رگوں میں حدید سلمان کا خون دوڑ رہا تھا اور ماہم حدید سے بہت محبت کرتی تھی۔ ماہم کو تو حدید کے ماتھے پر نظر آتے پسینے کے قطروں سے بھی محبت تھی پھر مریم تو حدید کا خون تھی۔ حدید کے وجود کا ٹکڑا تھی۔ تو ماہم کیسے نا اس بچی سے محبت کرتی....؟، مگر یہ بات ہر کسی کے سوچنے اور سمجھنے سے بالاتر تھی۔

+++

"سنیئے ماہم کے ابا! مجھے آپسے کچھ بات کرنی ہے۔" نجمہ بیگم نے آج سوچ لیا تھا کہ وہ ماہم کے بارے میں ارسلان صاحب سے بات کرے گی۔

"فرمائیے..." وہ سونے کے لیے لیٹے تھے۔ کروٹ بدل کر نجمہ بیگم کی طرف متوجہ ہو کر بولے۔

"میں ماہم کو لے کر بہت پریشان ہوں...، اسے آج کل اپنا کوئی ہوش نہیں رہا، بس ہر وقت زارا اور حدید کی بیٹی کے صدقے واری ہوئی جا رہی ہے۔ کل کلاں کو جب شادی ہو گی تو کس طرح اسے چھوڑ کر جا سکے گی؟، اور وہ بچی بھی کیسے رہ پائے گی اسکے بغیر...؟، آپا کو بھی ذرا فکر نہیں.... وہ تو بے فکر ہی ہو گئی ہیں...، بھابھی جان کو بھی کوئی پرواہ نہیں...بس میری ہی بیٹی ملی ہے سب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو...!، میں پوچھتی ہوں میری بیٹی کیا ملازمہ ہے...یا مریم کی آیا ہے...؟، حد کرتے ہیں یہ لوگ بھی۔" نجمہ بیگم پھٹ ہی تو پڑیں تھیں۔

"بیگم صاحبہ! مریم کوئی غیر نہیں اس گھر کی بچی ہے...اور پھر ماہم کو اسکی ذمہ داری اٹھانے کا کس نے کہا ہے...؟، بھابھی وغیرہ خود ہی دیکھ لیں گیں 'ماہم سائیڈ پر ہو جائے..." ارسلان صاحب سنجیدگی سے گویا ہوئے تھے۔

"آپکی ان باتوں سے کچھ نہیں ہو گا ارسلان صاحب...!، میں کہتی ہوں آپ ماہم کے لیے کوئی اچھا لڑکا دیکھیں...، میں جلد از جلد اسے اپنے گھر کا کرنا چاہتی ہوں۔ میری بیٹی کو ملازمہ بنا کر رکھ دیا ہے..." نجمہ بیگم کا موڈ سخت خراب تھا۔

"بیگم! لڑکے دکانوں پر نہیں ملتے اور نا ہی پیڑوں پر لٹکے ہوئے ہیں...، اب دیکھوں 'کسی سے بات کروں۔ تھوڑا وقت تو دیں مجھے.... آپ تو ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتی ہیں۔" نجمہ بیگم کی باتوں اور جلدی کی رٹ سے ارسلان صاحب بھی پریشان ہو اٹھے۔ وہ باپ تھے ماہم کے۔ انہیں بھی اسکی فکر تھی۔ مگر اچھا رشتہ ملنا اتنا آسان نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجمہ بیگم انسے خفا ہو کر رخ موڑ کر سونے کے لیے لیٹ گئیں جبکہ ارسلان صاحب کی تو نیند ہی اڑ چکی تھی۔

+++

آج مریم کا موڈ بہت اچھا تھا۔ وہ منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکال رہی تھی۔

ماہم اسکی قلقاریاں سن کر حیران ہی تو رہ گئی۔ اسنے آج پہلی بار مریم کو اس طرح ہنستے دیکھا تھا۔ اتنا خوش ہوتے دیکھا تھا۔ مریم کی محبت میں خوش ہوتی ماہم کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ بکھرنے لگے۔

حدید سلمان جو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر مریم کو دیکھنے آیا تھا یہ حسین منظر دیکھ کر بت سا بن گیا۔ ایک طرف معصومیت تھی تو دوسری طرف حسن تھا۔ ایک طرف نرم ملائم زمین تو دوسری طرف محبت کے بادلوں سے بھرا آسمان۔ حدید کے دونوں جہاں یہیں تھے۔ اسکے قدم زمین سے جکڑ ہی تو گئے تھے۔ دل جو صدیوں سے چپ تھا۔ انگڑائی سی لے کر ہولے سے دھڑکا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان عجیب سی کیفیت کا شکار ہوتا اپنے قدموں کو اس سحر سے آزاد کرتا دبے پاؤں وہاں سے واپس پلٹ گیا۔ جبکہ ماہم اور مریم دونوں ایک دوسرے میں اس قدر مگن تھیں کے انہیں حدید کے آنے اور جانے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

+++

ملہار شہر آکر سیدھا حدید سلمان کے پاس پہنچا۔ حدید اسے دیکھ کر ہولے سے مسکرایا۔ ملہار نے اسے پہلے کی طرح پرجوش انداز میں سینے سے لگایا۔ وہ ملہار کو آج بھی اتنا ہی عزیز تھا جتنا کہ پہلے۔

ملہار کا دل حدید کو سادہ سے حلیہ 'بڑھی ہوئی شیو اور اداس اداس آنکھیں اور چہرہ دیکھ کر بے چین ہو اٹھا۔ اسکا دل چاہنے لگا کہ کاش کہیں سے اسکے پاس ایک جادو کی چھڑی آجائے اور وہ اسے حدید سلمان پر گھما کر اسے پہلے جیسا زندہ دل اور خوش مزاج بنادے۔ مگر ایسا تو صرف فلموں اور ڈراموں میں ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ سب نہیں ہوتا۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔

"کیسے ہو میری جان؟" ملہار نے اس سے حال دریافت کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بس...جی رہاہوں۔" ایک درد بھری مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور ایک سیکنڈ میں کہیں کھو گئی۔ اسکی آنکھیں بھی بجھی بجھی سی تھیں۔

"تم سناؤ...کیسے آنا ہوا؟، جناب تو بھول ہی گئے ہم غریبوں کو..." آج حدید کی آنکھیں تو نہیں مگر اسکا لہجہ اور الفاظ رو رہے تھے۔ ملہار کا دل دکھ سے پھٹنے لگا اپنے جان سے پیارے دوست کو دیکھ کر۔

"بس میری جان! کاموں سے جان ہی نہیں چھوٹتی... آج بھی بڑی مشکل سے آیا ہوں۔ ایک ہفتے سے سوچ رہا تھا مگر حکم نہیں ہو رہا تھا۔ خیر... میں نے سوچا تم یقیناً یہاں ملو گے' اس لیے پہلے یہیں چلا آیا... اب گھر چلتا ہوں... نانی اماں سے مل لوں' تم کب تک آؤ گے...؟" وہ اپنی بات مکمل کرتا اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"یار تم چلو... مجھے تھوڑا کام ہے' شام تک آجاؤں گا... پھر ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔" حدید سلمان بے ساختہ بولا۔ پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلو ٹھیک ہے.... جان جگر! میں چلتا ہوں۔" ملہار چلا گیا۔ جبکہ حدید سوچ میں پڑ گیا کے وہ ڈھیر ساری باتیں کونسی ہونگیں جو وہ ملہار سے کرنا چاہتا ہے؟" اسے اپنے سوال کا جواب نہ مل سکا اور وہ دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گیا۔

+++

"السلام علیکم نانی اماں! کیسی ہیں آپ؟" ملہار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نانی اماں اسے دیکھ کر جہاں بہت خوش ہوئیں تھیں وہیں پر انہوں نے اس سے شکوہ اور شکایتیں بھی شروع کر دیں تھیں جس پر ملہار ہنستا مسکراتا رہا۔ اسے نانی اماں کی کوئی بات بھی بری نہیں لگتی تھی۔

رقیہ بیگم سے باتیں کرنے کے بعد ملہار انسے اجازت لے کر ہمیشہ کی طرح حدید کے کمرے کی طرف رخ کیا۔ وہ حدید کے کمرے تک پہنچا تو اسے حدید کے کمرے کے سائیڈ والے کمرے سے بچی کے رونے کی آوازیں سنائی دیں تو ملہار حدید سلمان کے کمرے میں جانے کے بجائے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسنے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا، جس سے اندر کا منظر دیکھ کر ملہار حیرت سے ماہم کی طرف دیکھتا رہ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم اس چھوٹی سی بچی کو اپنے کاندھے سے لگائے اسکی پیٹھ پر تھپکی دے کر اسے سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیوں روئے جا رہی ہو مریم...! تم جانتی بھی ہو کہ تمہارے آنسو میرے دل پر گرتے ہیں۔ میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی... مگر تمہیں بھی کون سمجھائے...! تم بلکل حدید پر گئی ہو' خاموشی کی زبان تمہیں سمجھ ہی نہیں آتی۔ جو خاموشی کی زبان نہ سمجھے اسے لفظوں کی زبان بھی سمجھ نہیں آتی میری جان..." وہ اس سے شکوہ کرنے لگی جو کچھ سننے سمجھنے سے قاصر تھی ۔ماہم

اسے ادھر سے ادھر پھراتے ہوئے اس معصوم سے بولے جا رہی تھی یہ سوچے بغیر کہ وہ اسکی کوئی بھی بات سمجھنے سے قاصر ہے۔ مگر ملہار بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔ اور وہ وہاں سے پلٹ گیا۔

+++

ارسلان صاحب آج جلدی گھر آگئے تھے۔ وہ اپنی زندگی میں بلاوجہ کبھی یوں جلدی گھر نہیں آئے تھے سو نجمہ بیگم کو فکر لاحق ہونے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا بات ہے ماہم کے ابا! آج آپ اتنی جلدی گھر واپس آ گئے ہیں... طبیعت تو ٹھیک ہے ناں آپکی؟" نجمہ بیگم انکے ساتھ بیڈ کے کونے پر بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے گویا ہوئیں۔

"ہاں'ہاں بھئی میری طبیعت ٹھیک ہے'مجھے کچھ نہیں ہوا ہے'بلکہ تمہارے لیے ایک اچھی خبر ہے..."وہ خوش ہوتے ہوئے دھیمے لہجے میں گویا ہوئے۔

"کیا خبر ہے۔؟" نجمہ بیگم پر تجسس سی ہوئیں۔

"تم ماہم کے لیے پریشان تھیں ناں...؟تو سنوں... میرا ایک دوست ہے'بہت اچھا اور مخلص سا بندہ ہے'افضل!اسکا ایک ہی بیٹا ہے اسد!جو پڑھا لکھا'اچھی شکل وصورت اور با اخلاق نوجوان ہے۔افضل سے باتوں باتوں میں پتا چلا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے ایک پڑھی لکھی اور گھریلو سی لڑکی تلاش کر رہے ہیں'جو انکا گھر بھی سنبھالے اور انکے بیٹے کا خیال بھی رکھے۔میں نے بھی سرسری سا ماہم کے بارے میں بات کرلی کے میں بھی اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے ایسا ہی لڑکا ڈھونڈ رہا ہوں۔پھر تو کیا تھا وہ لوگ کچھ ہی دنوں میں اپنی ماہم کو دیکھنے کے لیے آ رہے ہیں..."ارسلان صاحب خوش ہوتے ہوئے بولے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں مگر آپکی بیٹی تو اس بچی کی خدمتوں میں لگی رہتی ہے....!میں صبح ہوتے ہی آپا سے کہتی ہوں کے بھئی سنبھالیں اپنی پوتی کو....!ہماری بچی کی زندگی خراب ہو رہی ہے اسکے پیچھے...،ماہم تو پاگل ہے 'بہت سادہ لوح ہے.... مگر وہ تو ہر بات سمجھتیں ہیں۔اپنی ذمہ داری اب سے وہ خود ہی اٹھائیں 'چاہے اسکے لیے پھر انہیں کچھ بھی کرنا پڑے... مگر میری بیٹی اب مزید کسی کی آیا نہیں بنے گی..." نجمہ بیگم پکا ارادہ کرتی ہوئی صبح کا انتظار کرنے لگیں۔

"اچھا میں ذرا اماں جان سے مشورہ کر لوں۔" ارسلان صاحب اٹھ کر رقیہ بیگم کے پاس چلے گئے۔رقیہ بیگم کو بھی ماہم کی فکر تھی۔ مگر وہ مریم کے لیے بھی فکر مند تھیں کہ اس معصوم کا کیا ہو گا آخر...؟

لیکن پھر بلاآخر انہیں کسی ایک فیصلے پر تو پہنچنا ہی تھا۔سو طے یہی پایا کہ مریم کو اب سلمٰی بیگم اور نوشین ہی سنبھالیں گیں۔ آخر کو ماہم کی زندگی اور مستقبل کا سوال تھا۔

امی...!آپ یہ کیا بول رہی ہیں....؟مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی....!آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے....؟"ماہم کو جب پتہ چلا کہ اسکے ماں باپ اسکی شادی کروانا چاہتے ہیں تو وہ تو تڑپ ہی اٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیسے نہ سوچوں....؟، تم میری اکلوتی بیٹی ہو' میرے بھی کچھ ارمان ہیں...، ہر ماں کی طرح میں بھی تمہارے ہاتھ پیلے کرنا چاہتی ہوں' تمہیں اپنے گھر کا کرنا چاہتی ہوں تو کیا یہ غلط ہے...؟، مجھے کوئی حق نہیں کے میں تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکوں...؟" نجمہ بیگم کو ماہم کے الفاظ سے بہت دکھ پہنچا تھا۔ انہیں ماہم سے ایسی امید نہیں تھی۔

"امی...امی...! میرا یہ مطلب نہیں تھا کے آپکو کوئی حق نہیں ہے...، میں تو صرف یہ کہنا چاہ رہی تھی...کے مجھے شادی نہیں کرنی۔" وہ آخری جملا ادا کرتے وقت آنکھیں جھکا گئی۔

"ہمم! تم شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی اسکی وجہ میں تمہیں بتاتی ہوں! تم اس مریم کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی، ہے ناں....؟ جس کو تم نے اپنی جان کا عذاب بنا رکھا ہے...؟، لیکن تم کان کھول کر سن لو... میں تمہیں کوئی بیوقوفی نہیں کرنے دوں گی...! میں نے تمہارے ابو سے بات کرلی ہے' اور اب تم کان کھول کر سنو کہ اس بچی کو اسکی دادی کے حوالے کرو.... اور اپنی طرف دھیان دو۔ دیکھو ذرا کیا حال بنا رکھا ہے اپنا...، ایک دو دن میں لڑکے والے آرہے ہیں... میں کچھ اور نہیں سنوں گی....بس تیاری کرو اب اپنے گھر جانے کی۔" نجمہ بیگم اس وقت بہت غصے میں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"امی! کیا میں آپ پر اتنی بوجھ بن گئی ہوں... کے آپ یوں اتنا جلدی مجھے یہاں سے نکال باہر کرنا چاہتی ہیں....؟" ماہم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اسے اپنی ماں سے ایسے سنگدلانا رویے کی امید ہر گز نہ تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے میری بچی...، میں تمہاری ماں ہوں....!، تم سارا سارا دن گھر کے کاموں میں لگی رہتی ہو' یا پھر مریم کو سنبھالتی ہو... یہ تو کوئی کام والی بھی کر سکتی ہے۔ میری بچی! میں تمہیں اس طرح زندگی گزارتے نہیں دیکھ سکتی۔ تمہاری اپنی بھی زندگی ہے' اپنی بھی خوشیاں ہیں... میں تمہیں اس طرح یہاں سڑنے نہیں دوں گی...!، نوشین نہ تو گھر کا کام کرتی ہے اور نا ہی بچی کا خیال رکھتی ہے۔ بھابھی بیگم کی تو طبیعت ہی ہر وقت خراب رہتی ہے.... اور رہی آپا جان...؟ انہیں گھر کے کاموں سے ہی فرصت نہیں....، تم بھلا کب تک یہ سب کرتی رہو گی ماہم...؟، میں پوچھتی ہوں کس رشتے سے تم انکی ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے ہو...؟، لوگ سوال کریں گے تو میں کیا جواب دوں گی آخر...؟" نجمہ بیگم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کس طرح سے ماہم کو شادی کے لیے راضی کریں؟ اور یہاں سے کہیں دور بھیج دیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم کل سے مریم کا کوئی کام نہیں کرو گی سمجھیں...؟" وہ ماہم کو حکمیہ انداز میں مریم سے دور رہنے کا کہہ کر چلی گئیں۔ جبکہ ماہم دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی۔

اگلے دن سب سننے کے بعد ماتھے پر ہزاروں بل ڈالے سلمیٰ بیگم ماہم کے کمرے میں آئیں اور اسکی گود سے مریم کو لے کر چلیں گئیں۔

ماہم کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ بس اپنی خالی گود کی طرف دیکھ کر رہ گئی۔

ماہم پھر سے دادی کے کمرے میں چلی آئی تھی۔ مریم کے کمرے میں مریم کا سارا سامان پڑا ہوا تھا۔

سلمیٰ بیگم نے نوشین سے کہا کہ دن کو وہ مریم کو اپنے پاس رکھے اور شام کو وہ اسے خود کے پاس رکھ لیں گی۔ اور اس طرح جیسے تیسے وقت گذر ہی جائے گا۔

مریم نہ تو سلمیٰ بیگم سے بہل رہی تھی اور نا ہی نوشین سے۔ نوشین تو اتنی سی بچی پر بھی برس پڑتی تھی' کے ہر وقت ریں ریں کیے جا رہی ہے... ہر وقت گلا پھاڑ کر روتی رہتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگار بیگم کو نوشین کا بچی کے ساتھ یہ سلوک بہت برا لگا تھا۔انہیں افسوس ہونے لگا کہ مریم تو نوشین کا اپنا خون تھی۔اسکے بھائی کی بیٹی تھی۔پھر بھی وہ اس معصوم کے ساتھ ایسا سلوک کر رہی ہے' اسے برا بھلا کہہ رہی ہے۔جبکہ ماہم کس طرح اتنے دنوں سے اسے سنبھال رہی تھی۔مگر ایک حرف شکایت کا اسکے منہ سے نہ نکلا تھا۔

دو دن کشمکش میں بیت گئے۔ماہم کے کانوں تک جب مریم کے رونے کی آواز پہنچتی تو وہ تڑپ کر رہ جاتی۔وہ خود کو اس وقت بہت مجبور و لاچار محسوس کر رہی تھی۔

+++

حدید سلمان کو جب پتہ چلا کہ ماہم سے مریم کو لے لیا گیا ہے تو اسے بہت حیرت ہوئی...مگر حیرت کا شدید جھٹکا تو اسے تب لگا جب اسے یہ پتہ چلا کہ یہ سب ماہم کی شادی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔اسے ماہم پر حیرت ہو رہی تھی کے وہ اس معصوم بچی کو اس طرح کیسے چھوڑ سکتی ہے...؟ جب اسے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر اسنے اس معصوم کو اتنا پیار کیوں دیا...؟،کیوں بنایا اسے اپنا عادی...؟،اب کیسے جیئے گی میری بیٹی ماہم کے بغیر...؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس طرح کی سوچوں میں گھرا حدید سلمان کچن کی طرف چلا گیا۔ اسے پتا تھا کے ماہم اس وقت کچن میں ہی ہو گی۔

+++

"مجھے پتہ تھا تم یہیں ملو گی!" وہ سپاٹ انداز میں گویا ہوا۔

ماہم اسکی کالی گہری آنکھوں میں حیرت سے دیکھنے لگی۔

"تم کیسے کر سکتی ہو میری بیٹی کے ساتھ ایسے...؟" وہ ایک دم اسے شانوں سے تھام کر ہلاتے ہوئے غراتے ہوئے گویا ہوا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" ماہم نا سمجھی کے انداز میں حدید سلمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"شرم تو نہیں آ رہی تمہیں...، جان بوجھ کر انجان بن رہی ہو؟" حدید کے انداز اور الفاظ پر ماہم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"تم اتنی سیلفش ہو گی میں نے سوچا بھی نہیں تھا!" وہ غصے سے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ بولا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"لفظوں کے تیر چلانے سے پہلے مجھے میرا جرم تو بتا دو....؟ پھر کہہ لینا جو کہنا ہے...!" ماہم اپنے رک رک کر دھڑکتے دل کو سنبھال کر بظاہر مضبوطی سے بولی۔

"تم شادی کرنے جا رہی ہو... اس لیے میری بیٹی کو بوجھ کی طرح پھینک دیا۔ اگر تمہیں یہی سب کرنا تھا تو کیوں آئیں اسکے قریب...؟ کیوں اسے اتنا پیار دیا...؟، جب اسے دھتکارنا ہی تھا تو اسے اپنایا ہی کیوں...؟، جب اسے راستے میں ہی چھوڑنا تھا تو اسے اپنا عادی کیوں بنایا...؟، کیا حق تھا تمہیں میری بچی کے احساسات اور زندگی سے کھیلنے کا...؟" حدید سلمان لفظوں کے تیر برساتا غضب ناک نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"بس! حدید سلمان...! تمہیں پتا نہیں کے تم کس سے اور کیا بول رہے ہو...!، تمہیں مجھسے اس طرح سے بات کرنے کا کوئی حق نہیں....!" یہ سب بولتے ہوئے ماہم کی زبان لڑکھڑائی تھی مگر خود پر قابو پاتے وہ بظاہر نفرت سے یہ سب بول کر حدید سلمان سے رخ موڑ گئی۔

"انسان جیسا خود ہوتا ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے۔ یہ سب کہنے سے پہلے اگر خود کو آئینے میں دیکھ لیتے تو ان سوالوں کے جواب خود سے کرتے حدید سلمان....! کیوں کہ یہ وہ سوال ہیں... جو آج سے ایک سال پہلے مجھے تم سے پوچھنے تھے۔ مگر میں نے یہ سوچا کے تم نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنی بہن کی محبت کے لیے اپنی محبت کی قربانی دی ہے۔اشعر بھائی کی شرط مان کر تم میری نظروں میں اور معتبر ہو گئے تھے۔باقی تمہارے آخری سوال کا جواب یہ ہے...کے میں اگر شادی کر کے اپنی زندگی سنوارنا چاہتی ہوں 'اپنا گھر بسانا چاہتی ہوں...تو تم آج پھر سے مجھسے میری راہ چھیننے کے لیے چلے آئے....؟،تم کل بھی خود غرض تھے....تم آج بھی خود غرض ہو...،تم چلے جاؤ یہاں سے...،میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کی پابند نہیں حدید سلمان...!"ماہم کا لہجہ بہت سخت اور تلخ ہوتا چلا گیا۔حدید سلمان حیرت زدہ سا اسے دیکھتا رہا اور پھر چپ چاپ کچن سے نکل کر اپنے کمرے میں چلا آیا۔

وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا۔

ماہم بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔شاید مکافات عمل اسی کو کہا جاتا ہے....؟،کل جو کچھ اسنے ماہم کے ساتھ کیا تھا....آج تقدیر وہ کچھ اسکی اپنی بیٹی کے ساتھ کرنے جارہی تھی۔

حدید سلمان اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم بن کر کھڑا تھا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید نے دوبارہ پھر ماہم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ کیونکہ ماہم حق پر تھی۔ وہ بالکل صحیح تھی۔ حدید غلط تھا۔ جو سب کچھ بھول بیٹھا تھا۔ اسے اپنے الفاظوں پر شدید حماقت کا احساس ہو رہا تھا۔ کے یہ اسنے کیا کر دیا۔

+++

"یا اللہ! میری محبت اور میری ریاضت کا کیا یہی صلہ ہے؟، اسی شخص نے مجھے پل بھر میں میری ہی نظروں سے گرا دیا' یہ سوچے بغیر کہ میں یہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی...، اور مریم کو میں نے خود سے دور نہیں کیا بلکہ دنیا کے ان ٹھیکیداروں نے یہ فیصلہ سنایا ہے.... جو صرف دنیا کی نظر سے دیکھتے ہیں' دنیا کے نظریے سے فیصلے کرتے ہیں۔ دنیا کی جھوٹی خوشیوں کے بارے میں سوچتے ہیں۔ دل کی دنیا سے انکا کوئی تعلق نہیں.... کوئی واسطہ نہیں...، مگر حدید سلمان اس وقت تمہاری آنکھوں پر بیٹی کی محبت کی پٹی بندھی ہے۔ شکر ہے' تمہیں مریم نظر تو آئی...!، کل تم نے نوشین کا سوچا.... اور آج تم نے مریم کی وکالت کی۔ کاش... کے ان سب میں تمہیں کبھی ماہم ارسلان بھی نظر آتی...!!، یا اللہ... ! مجھے صبر دے کہ میں اس آزمائش سے بھی گذر جاؤں۔ میں اپنے ماں باپ کو بھی دکھی نہیں کر سکتی.... مگر میرے مالک! میں منافقت کیسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کروں؟،روح کا رشتہ کسی اور سے اور جسم کا رشتہ کسی اور سے....؟،لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رشتوں کی خوشیوں اور انکی آرزؤں کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے....،خود غرض بن کر صرف اپنے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے...!، مگر میں ان سب سے پوچھتی ہوں جو اس طرح کہتے ہیں کے میں کیسے کرلوں یہ سب جب میری آنکھوں میں 'میری دھڑکن میں 'میری سانسوں میں 'میرے بہتے لہو کی بوند بوند میں کسی کی محبت سانس لے رہی ہے 'تو کیسے بنالوں میں کسی کو اپنا...؟،کیسے قبول کرلوں کسی اور کا ساتھ؟،کیا یہی شریعت ہے؟،کیا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے...کے دل میں کوئی اور ہو اور باہوں میں کوئی اور ہو...؟،خدارا محبت کو مصیبت میں مت ڈالو....، عشق کو گناہ مت بناؤ....!،محبت تو اللہ تعالیٰ کا نورانی اور پاک جذبا ہے 'جو اسنے دلوں میں خود بخود پیدا کیا ہے۔اس پاک چیز،پاک جذبے کو ناپاک مت کرو 'نہ کرو کسی کو اتنا مجبور کے کوئی مجبوری سے ہاں میں گردن تو ہلا دے مگر دل ناکاری ہو!اور یوں ایک ناجائز رشتہ جنم لے۔محبت روگ نہیں....محبت ایک حسین سنجوگ ہے۔ عشق کی لگن ہر دل کو نہیں لگتی...!، یہ پھول ہر گلشن میں نہیں کھلتا....،ہر کسی سے پیار بھی نہیں ہوتا۔میں حدید سے کل بھی محبت کرتی تھی 'اور آج بھی کرتی ہوں 'اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔وہ میرا مقدر بنے یا نہ بنے مگر وہ میری محبت ہے 'میرا عشق ہے....، عشق عشق ہے.... عشق کی منزلوں کو چھونا کسی کے بس کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات نہیں...، اگر یہ آگ بھی ہے تو میں اس میں جل کر خاک ہونا چاہتی ہوں...!، میرے مالک! میری محبت کی لاج اب تیرے ہاتھ میں ہے۔" وہ خود سے ہمکلامی کرتے آخر میں خدا سے ہمکلام ہوتی گڑگڑا کر رونے لگی۔

+++

ارسلان صاحب کے دوست نے فون کر کے انہیں اطلاع دی کہ آج شام کو وہ لوگ انکے گھر آرہے ہیں۔

ماہم کو پتا چلا تو اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ اللہ سے تو وہ دعا مانگ چکی تھی۔ اپنا حال دل بنان کر چکی تھی۔ اب اگر رب کا یہی فیصلہ تھا تو وہ کیا کر سکتی تھی۔

آنکھیں تھیں کے چھلکنے کو بے تاب تھیں۔ لیکن دل کہنے لگا کہ آخر کتنا روؤ گی؟ اور کس کے لیے روئے جا رہی ہو؟، وہ.... جسکی نظر میں تمہاری کوئی اہمیت ہی نہیں...؟، جس نے جب بھی سوچا کسی اور کا سوچا 'تمہارا کبھی بھی نہیں سوچا۔ پھر ایسے شخص کے لیے کیوں سوچ رہی ہو ماہم...؟

دل کی باتیں سن کر ماہم کو رونا آرہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرے مالک! اگر تیری مرضی بھی وہ ہی ہے جو دنیا کی مرضی ہے' تو میں اب کچھ نہیں کہوں گی۔ حالانکہ میں ایسا نہیں چاہتی... لیکن تیری رضا پر راضی ہو کر شاید مجھے سکون مل جائے...!، میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کیا۔ جو تجھے میرے لیے بہتر لگے تو وہ کرنا۔" وہ اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی تیار ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اور الماری سے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گئی۔

آج نجانے کیوں اسکا دل بہت بے چین تھا۔ بیزاری الگ ہو رہی تھی۔ کام پر جانے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اسے بھی پتا چل چکا تھا کے کچھ لوگ شام کو ماہم کو دیکھنے کے لیے آنے والے ہیں۔

"کیوں گھٹن سی ہو رہی ہے...؟، دل چاہ رہا ہے کہیں دور... چلا جاؤں' کسی جنگل یا بیاباں کی طرف نکل جاؤں.... مگر بہت بے بس ہوں! سوچ کر رہ جاتا ہوں۔ کاش کہ میں اپنی اس سوچ پر عمل کر سکتا؟" وہ بیڈ پر چت لیٹا ہوا تھا۔ آج اسکی طبیعت میں عجیب سا بوجھل پن تھا۔ اسے کبھی غصہ آتا تو کبھی خود پر افسوس ہوتا۔ اپنی آج کی حالت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"حدید سلمان...! تم بہت ہی خود غرض انسان ہو!" اچانک سے اسکے اندر سے کوئی بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں؟ میں نے کیا کیا ہے بھلا...؟" وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔

"میرے تو اپنے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا ہے کہ سمجھ نہیں آرہا کے کہاں جاؤں؟، زندگی بوجھ سی لگنے لگی ہے۔ ماہم سے بہت محبت کی 'خود سے زیادہ...!، کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر اسکی چاہ کی مگر... تقدیر نے زارا کو میرا مقدر بنا دیا۔ میں نے چپ چاپ سب کی اور نوشین کی خوشیوں کی خاطر اپنے سارے ارمانوں کا گلا گھونٹ ڈالا...، ہاں! مجھے ماہم کا خیال تھا...!، میں دور ضرور ہو گیا اس سے لیکن اسکے درد سے کبھی غافل نہیں رہا۔ مجھے بس ایک بات پل پل ڈراتی رہتی تھی کہ کہیں... کہیں وہ کچھ کر نہ بیٹھے خود کے ساتھ...!، وہ میرے کیے کی سزا خود کو نہ دے ڈالے...، میں نے ہر پل 'ہر لمحہ 'ہر ایک سانس کے ساتھ سوچا ہے ماہم کے لیے 'اسکی زندگی اور خوشیوں کے لیے۔ مگر میرے پروردگار...! میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ عذاب بھی سہنا پڑے گا...! وہ میری ہی آنکھوں کے سامنے کسی اور کے نام ہو جائے۔ نہیں میرے مالک...! رحم کر مجھ بدنصیب پر۔ میں اپنی ان آنکھوں سے اسے کسی اور کا ہوتا ہوا کیسے دیکھ سکتا ہوں...؟، میرے مولا...! بس کر دے.... ختم کر دے میری آزمائش 'مت لے میرے صبر کا امتحان...!، ماہم میری ہے...! وہ آج بھی میری ہے...!" وہ تڑپ تڑپ کر بے ساختہ اپنی محبت کا اقرار کرنے لگا جو آج بھی اسے ماہم سے تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہو حدید سلمان...!کس محبت کی بات کر رہے ہو....اور کون ماہم...؟،وہ ماہم....؟ جسے راستے میں تنہا چھوڑ کر تم آگے بڑھ گئے تھے....؟،یہ الگ بات ہے کہ زارا بہت جلد تمہارا ساتھ چھوڑ کر اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئی....ورنہ تو تمہیں ماہم کا خیال تک نہ آتا...!"کوئی اسے لفظوں کے کچوکے لگانے لگا۔

"بس....میں کہتا ہوں بس....!،کوئی بھی انسان اپنی خوشی سے موت کو گلے نہیں لگتا....!،ماہم کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنانا میرے لیے موت سے کم نہ تھا...!مگر یہ میری مجبوری تھی'میری خواہش نہیں....،خدا گواہ ہے...!میں بہت تڑپا'بہت رویا ہوں ماہم سے جدا ہو کر....،وہ تو میرے دل کی دھڑکن ہے....،اسے کھو کر میرا دل دھڑکا ہی کب تھا....؟وہ تو پتھر بن چکا تھا۔ وہ میرے دل اور روح کا سکون اور قرار ہے۔میں ادھورا ہوں اسکے بغیر....!،وہ آنکھوں سے ضرور دور رہی مگر....وہ میری سانسوں کے قریب رہی ہے۔وہ ذات جو شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے....وہ ذات گواہ ہے کہ میں پہلے جسے سجدوں میں مانگتا تھا...پھر اسکی خوشی اور زندگی مانگتا رہا ہوں۔اسے کھو کر تو میں کبھی جیا ہی نہیں!اس لیے تو کہہ رہا ہوں کے ماہم میری زندگی ہے۔ایک عذاب تھا جو اب تک میں سہتا آرہا ہوں'مگر میں ماہم کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر کیسے جی پاؤں گا...؟،میرے اللہ!میں مانتا ہوں کہ تیری دنیا میں میں سب سے زیادہ گنہگار سہی مگر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے مولا...! تیری رحمت تو ہر خاص و عام ہر اچھے اور برے' ہر گورے اور کالے کے لیے یکساں ہے۔ تو تو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے اپنے بندوں سے....، میری محبت اور میرے درد سے تو آشنا نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے؟، لیکن اگر... میری ہی آنکھوں کے سامنے میری ماہم کسی اور کی بن جائے تو یہی چاہتا ہے میرے مالک تو تیرا بندہ.... یہ گنہگار بندہ اب لبوں پر حرف شکایت نہ لائے گا...! شاید میرے ہی کسی جرم کی سزا ہو....؟، میرے مالک! میرے حال پر رحم فرما۔ مجھے ہمت دے کے میں اسکی اور تیری خوشی میں راضی رہ سکوں۔" وہ بیڈ سے اٹھ کر بے چین سا ادھر ادھر چکر لگانے لگا۔ اور پھر بے اختیار بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتا بے بس سا رو پڑا۔

اسے نہ خود پر اختیار تھا نہ دل پر اور نا ہی آنسوؤں پر۔ وہ کافی دیر تک روتا رہا۔

+++

مہمان آچکے تھے۔ لڑکا نہیں آیا تھا۔ بس اسکے ماں باپ اور بڑی بہن ہی تشریف لائے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجمہ بیگم نے نوشین سے کہہ دیا تھا کہ وہ ماہم کو ساتھ لے کر آئے۔ جس پر نوشین نے ہاں میں گردن ہلائی اور ماہم کے کمرے کی طرف چلی آئی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا سو وہ بنا دستک دیئے کمرے میں چلی آئی۔

"چلو... تمہارا بلاوہ آیا ہے۔ شکل پر بارہ بج رہے ہیں'موڈ تو ٹھیک کر لو... حالانکہ دل میں تو لڈو ہی پھوٹ رہے ہونگے...؟"نوشین اسے چھیڑتے ہوئے کھکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس وقت ماہم کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ یہ تو ماہم کا دل ہی جانتا تھا کہ وہ اس پل'اس گھڑی کس درد'کس اذیت سے گذر رہی ہے۔ لیکن اسنے آج اپنے دل کو ڈپٹ کر خاموش رہنے کا حکم سنایا تھا۔

پھر وہ کڑے ضبط سے گذرتی لوازمات کی ٹرالی سمیت نوشین کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی جہاں ماہم کے امی ابو اور گھر کے کچھ افراد اور وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو اسے دیکھنے آئے تھے۔

ماہم نے بڑی مشکل سے ان لوگوں کو بنا دیکھے ہی سلام کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وعلیکم السلام... ماشاءاللہ! ادھر آؤ بیٹا' ہمارے پاس آکر بیٹھو۔" لڑکے کی ماں کو ماہم پہلی ہی نظر میں پسند آگئی تھی۔

ماہم چپ چاپ مرے مرے قدموں کے ساتھ اس بڑے سے صوفے پر ٹک گئی' جہاں لڑکے کے ماں باپ بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا...؟" یہ لڑکے کی بہن صاحبہ تھیں۔

"ماہم" وہ ہولے سے بولی۔

"بہت ہی پیارا نام ہے۔ کہاں تک پڑھی ہو...؟" اس لڑکی نے ایک اور سوال کیا۔

"رہنے دو اذفرین بیٹی! یہ شرما رہی ہے۔ بیٹا! آپ جاؤ۔" اس عورت کو نجانے کیسے ماہم کے حال پر رحم آگیا۔ ماہم نے وہاں سے اٹھنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اور ڈرائنگ روم سے باہر نکلتی چلی گئی۔

نوشین بڑی حیرت سے ماہم کو دیکھنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم جیسے ہی ڈرائنگ روم سے باہر نکلی تو سامنے ہی حدید سلمان کو کھڑا ہوا پایا۔ اور وہ ایک پل کو رک کر حدید کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ کیا کچھ نہیں تھا اس وقت اسکی آنکھوں میں۔ درد، التجا، اذیت، دکھ، بے بسی، غصہ، شکوے اور شکایتیں اور بھی نجانے کیا کچھ تھا ان آنکھوں میں۔ حدید بس خاموش کھڑا دیکھتا رہا۔

پھر ماہم چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ حدید سلمان وہیں بت بنا کھڑا رہا۔

ماشاءاللہ بھابھی! آپکی بیٹی تو بہت ہی پیاری ہے! اللہ اسکے نصیب اچھے کرے۔" وہ " عورت سچے دل سے ماہم کو دعا دیتے ہوئے نجمہ بیگم سے مخاطب ہوئیں۔

سلمٰی بیگم 'مراد صاحب اور سلمان صاحب بھی یہیں موجود تھے۔ جبکہ رقیہ بیگم اور نگار بیگم نہیں آئیں تھیں۔ رقیہ بیگم کی طبیعت کچھ صحیح نہیں تھی سو اس لیے وہ اپنے کمرے میں ہی آرام کر رہیں تھیں۔ اور نگار بیگم کا دل کسی بھی خوشی میں شامل ہونے کو نہیں چاہ رہا تھا اس وہ نہیں آئیں۔ پھر کسی نے ضد بھی نہیں کی 'ویسے بھی ابھی کوئی رسم وغیرہ تو ہو ہی نہیں رہی تھی۔ یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب زارا کے چالیسویں کے بعد کرنے کا ارادہ تھا۔ ابھی تو وہ لوگ صرف ماہم کو دیکھنے کے لیے ہی آئے تھے۔

+++

رقیہ بیگم ورد کرنے میں لگیں تھیں۔ مگر ماہم کی سسکیاں اور رونے کی آواز انکے کانوں تک بھی پڑ ہی گئی۔ وہ ماہم کی اس حالت کو مریم سے دوری کا غم سمجھنے لگیں۔

ماہم کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کئی میل کا لمبا سفر طے کر کے آئی ہو۔ وہ عجیب گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

حدید بھی اپنے کمرے میں آ چکا تھا۔ اسکی بھی عجیب سی حالت تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں گم کمرے میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

وہ لوگ کب گئے ماہم کو پتا ہی نہیں چلا۔ وہ تو اسی طرح اپنے بیڈ پر پڑی رہتی مگر مریم کے رونے کی آواز پر چونک کر اٹھی اور بے چین ہو کر اپنے کمرے میں چکر لگانے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رقیہ بیگم ورد کرتے کرتے سو چکیں تھیں۔

مریم کا رونا بجائے کم ہونے کے ہچکیوں کی صورت اختیار کرتا چلا گیا۔ اب ماہم کو برداشت کرنا مشکل ہو گیا اور وہ بنا کچھ سوچے اندھا دھن اپر کے پورشن کی طرف بھاگی۔

حدید سلمان تک بھی مریم کے رونے کی آواز پہنچی تو وہ بھی پریشان سا اپر کے پورشن کی طرف بڑھ گیا۔

ماہم وہاں پہنچی تو اسنے دیکھا کہ مریم کے دودھ کی بوتل نیچے فرش پر گری ہوئی تھی۔ اور مریم بلک بلک کر روتے ہوئے بیڈ سے گرنے کو تھی۔ ماہم نے تڑپ کر اسے اٹھاتے ہی سینے سے لگایا اور خود بھی تڑپ تڑپ کر رونے لگی۔

"بس کر دو میری جان...! تمہاری آواز اس گھر کے مکینوں کے کانوں تک نہیں پہنچنے والی...! کیوں کہ یہاں کے لوگ بس خود غرض ہیں' انہیں اپنے سوا کسی کا دکھ درد دکھائی نہیں دیتا۔ یہ جیتے ہیں تو اپنے لیے.... اور مرتے ہیں تو اپنے لیے۔ حد ہو گئی آج تو! اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں تو مر ہی جاتی میری بچی...!، یا اللہ...! جب ہمیں کوئی سمجھنے والا نہیں' کسی کو ہمارے دکھ درد کا احساس نہیں تو کیوں بھیجا ہمیں ایسی دنیا میں....؟" وہ تڑپ کر آسمان کی طرف نگاہ کرتی رب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے شکوہ کناں ہوئی۔اسی وقت اسکی نظر حدید پر پڑی۔ماہم نے ایک تلخ نظر اس پر ڈالی اور مریم کو لے کر نیچے چلی گئی۔

حدید سلمان کے لیے یہ منظر بہت تکلیفدہ تھا۔

"نوشی....نوشی...!کدھر ہو تم...؟"وہ نوشین کو زور زور سے آوازیں دینے لگا۔مگر جواب ندارد۔

اسنے نوشین کے کمرے کا دروازہ بجانے کے لیے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا۔نوشین ہینڈز فری لگائے موبائل پر کچھ سن رہی تھی۔حدید سلمان کو آگ ہی تو لگ گئی۔

"نکالو یہ کان سے...!تمہیں ذرا بھی احساس نہیں...وہ چھوٹی سی بچی کب سے تڑپ تڑپ کر روئے جارہی تھی اور تم یہ لگائے ہر چیز سے بے نیاز ہوئی بیٹھی ہو....؟،مجھے تم سے ایسی امید ہرگز نہیں تھی...!"حدید سلمان غصے سے بے قابو ہوتا گویا ہوا۔

"بھائی...!آپ اس طرح سے کیسے بات کرسکتے ہیں مجھسے...؟،میں کوئی آپکی بیٹی کی ملازمہ نہیں جو سارا دن اسکی دیکھ بھال کرتی رہوں....!اگر اپنی بیٹی کا اتناہی خیال ہے تو خود سنبھالیں...یا پھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرلیں دوسری شادی...!، کب تک لوگ آپکو اور آپکی بیٹی کو سنبھالتے رہیں گے...؟، امی کا ہی ذرا خیال کرلیں..."! نوشین کے دل میں جتنا زہر تھا اسنے سارے کا سارا زہر حدید پر انڈیل دیا۔

"شٹ اپ نوشین...! یہ تم کس لہجے میں بات کر رہی ہو حدید سے...؟" اشعر صدیقی جو حدید سلمان کی باتیں سن چکا تھا' چلا کر گویا ہوا۔

"اشعر! آپ بھی مجھے ہی سنا رہے ہیں...؟" نوشین روتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"آئی ایم سوری حدید! مگر نوشین بہت خودغرض اور بے حث قسم کی لڑکی ہے' اسکی طرف سے میں تم سے معافی مانگتا ہوں...!" اشعر صدیقی حدید سلمان کو خاموش دیکھ کر بولے گیا۔

"نوشین نے بہت اچھا کیا...! اگر وہ آج ایسا نہ کرتی تو مجھے اچھے برے اور اپنے پرائے کی پہچان ہی نہیں ہو پاتی۔" وہ کھویا کھویا سا ٹوٹے پھوٹے چند جملے ادا کرتا وہاں سے چلا گیا۔

+++

سب کو رات تک اس بات کی خبر ہوگئی تھی کے نوشین نے مریم کے ساتھ ایسی حرکت کی بلکہ حدید سے بھی بدتمیزی سے پیش آئی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر میں عجیب سناٹے کا راج تھا۔ ایسے میں تمنا بیگم ملہار اور منصور صاحب گھر میں داخل ہوئے۔

انکے چہرے پر خوشی کے رنگ تھے اور ملہار کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔

سب گھر والے تمنا بیگم کی اس اچانک آمد پر حیران ہی تو رہ گئے

سب بڑے ایک کمرے میں جمع تھے۔ تمنا بیگم اور منصور سومر وان سب کے درمیان موجود تھے۔

نوشین کا موڈ خراب تھا۔ وہ اور اشعر اپنے کمرے میں ایک دوسرے سے منہ پھیرے بیٹھے تھے۔

حدید سلمان بھی ملہار والوں کہ رات کے اس پہریوں اچانک آمد پر حیران تھا۔ ملہار اس وقت اسکے کمرے میں موجود تھا۔

اس دن ملہار جب یہاں آیا تھا تو بچے کی آواز پر اسنے حدید کے کمرے کی بجائے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔ یہ سوچ کر کہ شاید اس سے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ حدید کا کمرہ وہ ہی ہو جہاں سے بچے کے رونے کی آوازیں سنائی دے رہیں تھیں۔ اور اس دن وہ وہیں سے واپس پلٹ گیا۔ نانی اماں کو یہ بتا کر کے ایک ضروری کام ہے اور اسے جانا ہے... وہ پھر کسی دن چکر لگائے گا ادھر کا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رقیہ بیگم اسکی بات پر خاموش ہو گئیں اور ملہار چلا گیا۔ حدید کو بھی ملہار نے فون کر کے یہی بتایا تھا۔

"میں تو ابھی تک حیران ہوں... کے تم سب لوگ اس وقت یوں اچانک؟" حدید اپنے اندر مچلتے سوال کو زبان پر لے ہی آیا۔

"تمہاری حیرت صحیح ہے...، دراصل ہمیں نکلنا تو صبح کو تھا مگر... بابا سائیں کسی کام میں مصروف تھے۔ وہ پہنچے ہی شام کو ہیں۔ بس پھر اماں تو تیار ہی بیٹھیں تھیں۔ اسی وقت نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔" وہ حدید کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے گویا ہوا تھا۔

"اچھا! ویسے تو یار پھپھو جان کا اپنا ہی گھر ہے... وہ تو کسی وقت بھی آ سکتی ہیں...، بس تم اور پھپھا جان اس وقت پہلے کبھی آئے نہیں تو اس لیے ذرا...." حدید سلمان پوری سچائی کے ساتھ بولا۔

"کہہ تو تم بلکل ٹھیک رہے ہو' لیکن جان جگر...! بات ہی کچھ ایسی تھی... کے یوں اچانک آنا پڑا..." وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔

"مگر یار...! ایسی بھی کیا بات تھی؟" حدید کو ملہار کی بات اور انداز حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرے یار! بس اماں یہاں آج سوالی بن کر آئیں ہیں.... اب دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے...؟"

ملہار بڑے ریلیکس سے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"مطلب...؟، یار آج تم پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہو...؟ صاف صاف بات کرو۔" حدید سے اب رہا نہیں جا رہا تھا۔

"اماں ماہم کا رشتہ مانگنے آئیں ہیں... نانی اماں اور ارسلان ماموں سے۔" ملہار نے جیسے حدید کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

حدید کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔

ملہار اسکا دوست تھا، ہمراز تھا۔ وہ یہ سب کیسے کر سکتا تھا...؟، حدید بڑی عجیب نظروں سے ملہار کی طرف دیکھنے لگا' جیسے کہہ رہا ہو... "ملہار! تم تو جانتے ہو کہ ماہم میری محبت ہے... اور وہ بھی مجھے چاہتی ہے' اور تم سب جانتے ہوئے بھی ماہم کا ہاتھ مانگنے کے لیے آ گئے...؟" ملہار تھوڑا سا سنجیدہ ہو کر حدید سلمان کی طرف دیکھنے لگا۔

"یار! اماں کی دلی خواہش تھی... اور پھر اگر اماں سوالی بن کر نا بھی آتی تو... کوئی اور آ جاتا...!، ماہم کی شادی ایک نا ایک دن تو ہونی ہی ہے...! پھر غیروں سے بہتر تو اپنے ہی ہیں۔ تم کیا کہتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو... اماں نے صحیح کیا یا غلط؟" ملہار نے حدید کو مشکل میں ڈال دیا۔ حدید سوچنے لگا کہ ملہار... ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے۔ آخر کسی نہ کسی کو تو آنا ہی تھا۔ وہ لوگ بھی تو آئے تھے ماہم کو دیکھنے...، اب پھپھو بھی آگئی ہیں...، جو ماہم کا نصیب یا پھر اسکے والدین کا فیصلہ۔

حدید کر بھی کیا سکتا تھا...؟ اسے کوئی حق نہیں تھا کے وہ ماہم کو کسی بات کے لیے پابند کرے۔ ماہم جیسی لڑکی سچی محبت کے لائق ہے۔ اور یہاں اسکے ساتھ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اسکی بیٹی کی وجہ سے اور زیادہ دکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کا شکار بنتی جارہی تھی۔ اب اسکی شادی ہو جانی چاہیئے...! آخر وہ معصوم سی لڑکی حدید سلمان کی وجہ سے اور کتنی اذیتیں اُٹھاتی پھرے۔

"پھپھو جان نے بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔ دوست میں خوش ہوں۔ ماہم بہت اچھی لڑکی ہے۔ اور یار...! میری طرف سے اپنا دل صاف کرلینا....، میرے دل میں ماہم کے لیے پاک جذبا تھا۔ میں بہت بے بس ہو کر اس جذبے کے سیلاب میں بہتا چلا گیا.... حالانکہ میرا نصیب کوئی اور ہی تھا۔ میں نے اپنے حصے کی محبت بھی کرلی اور زندگی بھی گزار لی۔ مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے... میرے پاس میری بیٹی ہے۔ اللہ تمہیں خوش رکھے!" اسکی باتوں کو غور سے سنتا ملہار... مسکرانے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے تم سے یہی امید تھی میرے یار...!،اچھا ایک بات تو بتاؤ...اگر کوئی اور رشتہ لے کر آتا'تو تب بھی تم یہی کہتے...؟"ملہار سوالیہ انداز میں اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہاں!کچھ ہی دیر پہلے کچھ لوگ ماہم کو دیکھ کر گئے ہیں...،سنا ہے اچھے لوگ ہیں۔چاچو کے دوست کا بیٹا ہے'مگر اب تو مجھے لگتا ہے کہ فیصلہ پھپھو کے حق میں ہو گا۔"حدید سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔

"انشاللہ!خدا کرے ایسا ہی ہو۔"ملہار ایکدم سے دعا کرنے لگا۔

حدید کے اندر ایکدم کچھ ٹوٹا تھا۔اور کرچیاں دل میں پیوست ہونے لگیں۔مگر وہ مسکرا کر رہ گیا۔اسکے چہرے پر دکھ کے سائے ملہار کی زیرک نگاہوں سے چھپ نہیں سکے تھے۔

وہ حدید کا بچپن کا دوست تھا۔اسے حدید کی خوشی اور دکھ کا پتا لگ جاتا تھا۔مگر وہ اس وقت ڈھیٹ بنا بیٹھا ہوا تھا۔

+++

کچھ ہی دیر بعد سب خوشی خوشی کھلتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سلمٰی بیگم نے خوش ہوتے ہوئے اپنی چھوٹی بہن نجمہ بیگم کو گلے سے لگایا تھا۔ نجمہ بیگم نم ہوتی آنکھوں سے مسکرانے لگیں تھیں۔

تمنا بیگم بھی بہت خوش تھیں۔ رشتہ طے پا چکا تھا۔ مگر مٹھائی تقسیم کرنے سے تمنا بیگم نے خود منع کیا تھا۔ انہوں نے مہندی اور مایوں کو چھوڑ کر صرف نکاح کی بات کی تھی۔ اور طے یہ پایا تھا کہ زارا کے چالیسویں کے ایک ہفتے بعد ماہم کا نکاح ہو گا۔ کیونکہ سب اپنے آپس میں ہیں۔ تو کوئی بڑی چوڑی تیاری نہیں کی جائے گی۔ سب کچھ سادگی سے ہو گا۔ بس تمنا بیگم آئیں گیں اور ماہم کا نکاح پڑھوا کر اسکی رخصتی کروائیں گیں بس۔

سب اس فیصلے پر دلی طور پر راضی تھے۔ تینوں بھائی بھی خوش اور مطمئن تھے۔ تمنا پر انہیں بہت فخر محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بھی ٹھیک وقت پر آئیں تھیں ورنہ شاید اس گھر کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم ساری رات سو ہی نہ سکی تھی۔ اسے ملہار سے ایسی امید نہیں تھی۔ اسکے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔ سو وہ اٹھ کر چائے بنانے کے لیے کچن میں چلی آئی۔ چائے بنا کر جیسے ہی وہ کچن سے باہر نکلی تو سامنے سے ملہار کو آتے دیکھا۔

"مجھے بھی ناشتہ مل سکتا ہے؟" وہ ماہم کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہوا سنجیدہ سے انداز میں گویا ہوا۔

"یہی لے لیں... میں اور بنا لیتی ہوں۔" ماہم اسے اپنی چائے پکڑاتی بگڑے ہوئے موڈ سے واپس مڑنے لگی۔ تبھی ملہار اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"بس خالی چائے...؟"

"میرے پاس اور کچھ بھی نہیں ہے آپکو دینے کے لیے!" ماہم ذو معنی انداز میں گویا ہوئی۔

"میں نے آپسے مانگا ہی کب ہے کچھ سوائے آپکی خوشیوں کے...؟" ملہار بھی اسی کے انداز میں بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرے پاس کسی کو دینے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں...!" ماہم نرم لب و لہجے میں اسے بہت کچھ جتا گئی تھی۔

"اچھا...؟ مگر کوئی تو ایسا بھی ہو گا... جسکے لیے آپکے پاس سب کچھ ہو گا؟" اسے ماہم کا یہ انداز مزہ دینے لگا۔

"میرے راستے سے ہٹ جائیں آپ...!" ماہم تھوڑا تلخی سے گویا ہوئی۔

"میں آپکے راستے میں آیا ہی کب ہوں...؟، آپ تو خود اپنا راستہ بھولی ہوئی ہیں...! میں تو آپکو آپکی منزل دکھا رہا ہوں..." وہ بے ساختہ بولا۔

"میری منزل....؟ کیا ہے میری منزل؟" ماہم کو ملہار کے الفاظ نے حیران ہی تو کر دیا تھا۔

"یہ کچن... جہاں آپکو جانا ہے 'اپنے لیے چائے بنانے۔" وہ مسکراتا ہوا بولا۔

ماہم کو اسکے دماغ پر شبہ ہونے لگا تھا۔ ماہم کچھ اور کہہ رہی تھی اور ملہار کچھ اور سمجھ رہا تھا۔ اتنا پڑھا لکھا سمجھدار نوجوان... کیسا بدھو نکلا تھا۔

ماہم سر جھٹکتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔ اور ملہار واپس پلٹ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

ملہار اسکے کمرے میں رات کتنے سکون سے سو یار ہا تھا۔ جبکہ حدید کروٹیں بدلتے بدلتے بہت دیر تک جاگتا رہا تھا۔ اسکا دل خوف زدہ سا دھڑکنے لگا۔

"ماہم کیا سچ میں کسی اور کی بن جائے گی...؟" وہ آنکھیں بند کیے ماہم کے ساتھ گزرے ان حسین لمحوں کو یاد کرنے لگا۔ جب اسکا دل بے اختیار ماہم کی محبت کا دم بھرنے لگ گیا تھا۔ وہ کتنا بے بس ہو کر رہ گیا تھا۔ کتنا سمجھایا تھا شروع شروع میں اسنے اپنے دل کو...! مگر دل نے اسکی کوئی بات نہیں مانی تھی بلکہ اسے اپنی راہ پر چلانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور وہ خوشی خوشی اس راہ پر چل نکلا تھا۔ پھر ماہم نے بھی تو اسکی محبت کا بھرم رکھا تھا۔ وہ بھی تو اسی کی راہ پر چل دی تھی۔

جب راہیں مل جائیں تو منزلیں کیوں جدا ہو جاتی ہیں....؟

حدید سلمان کب سے اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"اٹھ گئے تم...؟ بھئی ہم تو اب گاؤں روانہ ہو رہے ہیں... بہت جلد ملاقات ہو گی۔ اپنا بہت خیال رکھنا' میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں... اور مجھے یقین ہے کہ تم میری خواہش کا احترام کروگے...!" وہ اسکے قریب ہی بیڈ پر ٹک گیا تھا۔ اور بڑی محبت سے اسکے ساتھ بات کرنے لگا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید نے مسکراتے ہوئے اس بات میں سر ہلا دیا۔

+++

تمنا بیگم والے آئے اور ایک رات رک کر صبح واپس چلے گئے تھے۔

گھر میں سبھی لوگ بہت خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ جبکہ ماہم کا اطمینان تو رخصت ہو چکا تھا۔ وہ دن رات یہی سوچ رہی تھی کے وہ شادی کیسے کر سکتی ہے...؟، وہ آج تک حدید سلمان کی محبت کو بھلا نہ پائی تھی۔ آج بھی وہ اسی محبت کا ہاتھ تھامے زندگی گزار رہی تھی۔ حدید اسکی آنکھوں کے سامنے تھا۔ مگر وہ حدید سلمان سے دوری کا تصور کرنے سے ہی مری جا رہی تھی۔

کیسے رہے گی وہ ملہار کے ساتھ...؟ اور اگر ملہار کو پتا چل گیا کہ وہ حدید کو چاہتی ہے... تو اسے کتنا دکھ ہو گا۔

وہ ماہم کا ساتھ چاہ تو رہا تھا مگر یہ ملہار کے لیے گھاٹے کا سودا تھا۔ مگر ماہم نے روتے ہوئے بہت جذباتی بن کر سوچا کے حدید سے کہے کہ وہ ملہار کو سمجھائے' کوئی بھی بات بنا کر ملہار کا دل برا کر دے تا کہ وہ ماہم کے لیے انکار کر دے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن ماہم اس بات سے بلکل لاعلم تھی کے ملہار.... سب کچھ جانتا ہے!

+++

"یااللہ...! یہ کیسی آزمائش ہے...؟، ایک طرف جان سے پیارا بھائی اور دوست ہے.... تو دوسری طرف میری ماہم' میری محبت ہے...! اگر کچھ بولوں گا.... تو دوست کا دل ٹوٹ جائے گا...! چپ رہوں گا تو محبت کا بھرم ٹوٹ جائے گا...! اوہ.... میرے خدا...! میں کیا کروں؟"

حدید پریشان سا اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

"مجھے ایک بار ماہم سے پوچھ لینا چاہیے کہ کیا وہ اس شادی سے راضی ہے...؟" حدید کچھ سوچ کر رات کے اس پہر خود بخود چھت کی طرف چل پڑا۔

میری خاموشی نجانے کتنی زندگیاں برباد کردے گی۔ ملہار' میری' مریم کی اور شاید...." وہ اس سے آگے کا لفظ بول ہی نہ سکی۔

"مجھے حدید سے کہنا پڑے گا کہ میں تو مجبور ہو کر اس گھر سے رخصت ہوئے جا رہی ہوں...! مگر اس معصوم مریم کا کیا ہو گا؟ کون خیال رکھے گا اسکا...؟ اور امی اور خالہ تو گھر سنبھالنے میں لگیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئیں ہیں...،نوشین کو تو انکا ہاتھ بٹانے کی فرصت نہیں...!پھر آخر بچی کا کیا ہو گا؟،حدید کو اس بچی کے لیے دوسری شادی کرنی پڑے گی....!چاہے کچھ بھی ہو...اسے دل پر پتھر کیوں نہ رکھنا پڑے...!کوئی تو ہونا چاہیے آخر...؟،ہاں!مجھے حدید سے ابھی بات کرنی چاہیے...!"ماہم دل ہی دل میں فیصلہ کرتی کمرے سے باہر نکلی۔وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کے وہ حدید کے کمرے کی طرف جائے... تبھی اسے چھت کی سیڑھیوں پر ایک سایہ سا دکھائی دیا۔جیسے کوئی ہو...؟ماہم اوپر کی طرف چلدی۔

ماہم جب وہاں پہنچی تو حدید کو پہلے سے ہی وہاں پریشان سا کھڑا پایا۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی..."ماہم سے پہلے حدید بول اٹھا۔

"ہاں!میں بھی تم سے ایک بات کرنا چاہتی تھی..."ماہم بھی سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی۔

دونوں کچھ دیر خاموش کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔نہ ماہم کچھ بول پا رہی تھی اور نا ہی حدید سلمان سے کچھ کہا جا رہا تھا۔

"کتنا عجیب اتفاق ہے کہ چاند آج بھی وہیں کھڑا ہے... مگر ہمارے راستے الگ ہو چکے ہیں..."
حدید سلمان ایک گہرا اور تھکا ہوا سانس کھینچتا ہوا گویا ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں تم سے یہ کہنے آئی تھی کہ...."ماہم ایک لمحے کو رکی۔

"میں بھی تم سے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ کیا تم اس سب کے لیے راضی ہو...؟"حدید بھی محو سوال ہوا۔

"مجھے نہیں پتہ... مگر تم میری آخری گذارش مان لو...حدید تم.... تم شادی کر لو...!مریم بہت چھوٹی ہے'اسے ماں کے پیار کی اشد ضرورت ہے...!،تم دیکھ رہے ہو...کے کوئی بھی....اس معصوم سے پیار نہیں کرتا...!،نا ہی کسی کو اس ننھی سی جان کا ذرا سا بھی خیال ہے۔حدید!وہ تمہاری بیٹی ہے....!تم تو اسکے بارے میں سوچو....!،اپنی خاطر نہ سہی اسکی خاطر ہی شادی کر لو....!،کسی ایسی لڑکی سے شادی کر لو جو مریم کی ماں بن سکے..."ماہم بڑی مشکل سے یہ سب کہہ پائی تھی۔

"کون ایسی لڑکی ہوگی جو کسی اور کی اولاد کو ماں کا پیار دے گی...؟،اور اگر ہو بھی...تو میرے کہنے پر وہ کرلے گی مجھسے شادی...؟"حدید بہت بے بسی سے اسکی طرف دیکھ کر بولا تھا۔اسے آج پتا چلا تھا کے اولاد کی محبت کیا ہوتی ہے...؟ماہم صرف اسکی زندگی نہیں تھی....بلکہ ماہم تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لڑکی تھی....جو اس پوری دنیا میں مریم کے ماں بننے کے لائق تھی۔ صرف وہ ہی مریم کو ماں کا پیار دے سکتی تھی۔

"آخر کہیں نہ کہیں تو ایسی لڑکی ہو گی! حدید...! پلیز.... مریم پر رحم کھاؤ... تا کہ میں بھی سکون سے یہاں سے رخصت ہو سکوں...!" وہ بھیگتے لہجے میں بولتی رخ موڑ گئی۔ وہ اپنا حال حدید پر ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔

"تم رہ لو گی سکون سے؟" وہ نجانے کیا سننا چاہتا تھا اسکے منہ سے۔

"تم شادی کر لو...بس میں یہی چاہتی ہوں..." ماہم صرف یہ بات کہہ کر وہاں رکی نہیں اور اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو سنبھالتے ہوئے حدید سے دور ہوتی چلی گئی۔

"ماہم...! مت جاؤ مجھے چھوڑ کر...! میں نہیں جانتا.... کے مجھے کیا ہو رہا ہے...؟ مگر... جیسے جیسے تمہارے جانے کے دن قریب آتے جا رہے ہیں.... میرا وجود کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے...، میری ذات کے اندر ایسا گھور اندھیرا پھیلتا جا رہا ہے' کہ میں... اپنا آپ بھی اس اندھیرے میں گم ہوتے دیکھ رہا ہوں...، میں ڈوب رہا ہوں ماہم...! خدا کے لیے مجھے ڈوبنے سے بچا لو....! میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مر جاؤں گا تمہیں کھو کر....!جی نہیں سکوں گا...!، خدا کے لیے رک جاؤ.....رک جاؤ...!!"وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

مگر ماہم وہاں سے کب کی جا چکی تھی۔

+++

"کتنا آسان ہوتا ہے یہ کہنا اور سوچنا کے مجھے بھول جاؤ...!، مگر یا رب...!کسی کو بھولنا کسی قیامت سے کم نہیں...!! جسے دیکھ کر آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے...جسے دیکھ کر لب مسکراتے ہیں...!جسے دیکھ کر زندگی کا گمان ہوتا ہے'اسے بھولنا کیا آسان ہوتا ہے...؟نہیں....!میں تمہیں کبھی بھول نہیں سکتی حدید سلمان...!!ہاں'مگر...اب میں مجبور ہوں...اپنے والدین کی عزت اور انکی زبان کی وجہ سے...!،اب جو ہو گا....وہ ہی میرا مقدر ہو گا...!میں نے اپنا آپ خدا کے سپرد کر دیا ہے...اور مجھے اپنے رب پر پورا یقین ہے...!وہ میرے لیے کچھ اچھا ہی کرے گا۔وہ کوئی انسان نہیں جو برا کرے...؟وہ رب ہے...!اور رب اپنے بندوں کے ساتھ کبھی برا نہیں کرتا...!"ماہم اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرنے کے بعد اپنے دل کو آنے والے حالات کے لیے تیار کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

+++

"اماں! ساری تیاری ہو گئی ہے ناں...؟" ملہار مصروف سے انداز میں گھر میں داخل ہوا تھا۔ تمنا بیگم کچن میں مصروف تھیں۔ وہ ادھر ہی چلا آیا۔

"تم پہلے یہ بتاؤ.... کے تمہیں اپنا وعدہ تو یاد ہے نا...؟" تمنا بیگم شا کی نظروں سے ملہار کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"جب میں نے آپسے کہا ہے... تو آپکو یقین کرنا چاہیے اماں...!، اچھا آپ اس بات کو چھوڑیں اور حیدر آباد چلنے کی تیاری شروع کریں..." وہ مصروف اور سنجیدہ سے انداز میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ تمنا بیگم دل ہی دل میں اسکی خوشیوں کے لیے دعا کرنے لگیں۔

+++

"ارسلان صاحب! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کہ ماہم خوش نہیں ہے...، میری بیٹی بہت دکھی اور اداس اداس سی ہے۔ اسکے چہرے پر خوشی کی کوئی بھی جھلک نظر نہیں آرہی...!" نجمہ بیگم اپنی بیٹی کی طرف سے فکر مندی ظاہر کرتی ہوئی گویا ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بیگم...!وہ ابھی بچی ہے...!اور پھر میرے خیال سے وہ اچانک اس رشتے کے لیے راضی ہوئی ہے۔یہ سب اچانک سے ہوا'فکر مند تو ہو گی ناوہ...؟تم پریشان مت ہو...اللہ سب بہتر کرنے والا ہے...!"ارسلان صاحب کی باتوں پر نجمہ بیگم سر ہلا کر رہ گئیں۔

+++

زارا کے چالیسویں کے بعد گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکیں تھیں۔

"مراد!تمہیں دکھ نہیں ہو رہا یہ سب دیکھ کر...؟،ابھی ہماری زارا کو گئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں...!اور گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں ہیں...،ایک سال بھی صبر نہ ہو سکا ان لوگوں سے....؟"نگار بیگم سب سے بہت خفا تھیں۔انہیں اتنی جلدی یہ ساری خوشیاں اور گھر شادی ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

"نگار بیگم!زارا ہماری اولاد تھی...!ایک ماہ چھوڑا جائے یا ایک سال....اس سے کیا فرق پڑتا ہے...؟،ہم دونوں زارا کے ماں باپ ہیں...!اسکے جانے کا دکھ ساری زندگی ہمارے دلوں میں رہے گا...!مگر ہم کسی اور کو پابند نہیں کر سکتے...!،آج نہیں تو کل یہ سب ہونا ہی تھا...!اور ویسے بھی مرنے والے کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔یہ جن کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں...یہ بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمارے اپنے ہی بچے ہیں...!، ہمیں انکی خوشی میں خوش ہونا چاہیے۔ تمہیں تو اب مریم کے بارے میں سوچنا چاہیے... وہ بھی تو ہمارے لیے زارا جیسی ہے۔ ہماری زارا کی آخری نشانی!" مراد صاحب بڑی سنجیدگی سے انہیں سمجھا رہے تھے۔

"شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مراد...! مریم بھی تو ہماری ہی بچی ہے....، میں نے زارا کے غم میں اسے بلکل فراموش کر دیا تھا۔ مگر اب دیکھتے ہیں کہ مریم سے محبت کی دعویدار ماہم...! اب کیا کرتی ہے...؟ کتنی محبت ہے اسکے دل میں مریم کے لیے...؟ یہ تو اب پتا چلے گا...!!" نگار بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"تم کوئی فکر مت پالو... سب ٹھیک ہو جائے گا 'انشااللہ...!"

"انشااللہ!" دونوں اپنے رب سے دعا مانگنے لگے۔

+++

تمنا بیگم اپنے سارے اہل وعیال کے ساتھ تشریف لا چکیں تھیں۔ مہرو بہت عرصے بعد حیدرآباد آئی تھی۔ زارا کو نہ پا کر وہ اشک بار ہو گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگار بیگم کے زخم بھی پھر سے ہرے ہو گئے تھے۔ انہیں سب گھر والوں کی خوشیاں ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھیں۔ لیکن پھر صبر کے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھیں۔

نوشین فلحال ساری رنجشیں بھول بھال کر شادی کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔

اشعر بھی سب کی خوشیوں میں خوش تھا۔ حالانکہ وہ اپنی بہن کا غم بھولا نہیں تھا۔ اسے بھی یہ سب کچھ اتنا جلدی ہونے پر عجیب لگ رہا تھا۔ مگر وہ پڑھا لکھا باشعور تھا۔ وقت کی نزاکت اور ضرورت کا علم اسے اچھی طرح سے تھا۔ وہ مریم کے بارے میں بہت مطمئن تھا۔

+++

آیان اور شایان گھر آچکے تھے۔ انکی اکلوتی بہن کی شادی تھی۔ حالانکہ شادی بہت سادگی سے گھر میں ہی ہو رہی تھی۔ مگر پھر بھی تھوڑی بہت رسمیں کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ سو اس بار بھی تمنا بیگم نے سب کو راضی کر ہی لیا...

ماہم کو پارلر سے تیار بھی کروایا گیا اور مہندی وغیرہ بھی لگوائی گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم بالکل چپ تھی۔ اسنے خود کو وقت اور حالات کے سپرد کر دیا تھا۔ جتنا رونا تھا وہ رو چکی تھی۔ دعائیں بھی بہت مانگیں تھیں۔ اب وہ بالکل خاموش تھی۔ دل بھی چپ تھا۔ اسکے اندر سناٹا ہی سناٹا پھیلا ہوا تھا۔

+++

حدید نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ کمرے کی لائیٹس بھی آف کی ہوئیں تھیں اسنے۔ ہر طرف گھور اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ تبھی اسکے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔

"کون ہے...؟" وہ بیڈ پر لیٹے لیٹے بھاری لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"میں ہوں 'ملہار...! دروازہ کھولو جان جگر...!" ملہار دوستانہ انداز میں گویا ہوا۔

مجبوراً حدید نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھولا۔

"یہ کیا میری جان...؟ اتنا اندھیرا کیوں کر رکھا ہے تم نے...؟" ملہار سنجیدگی سے بولا۔

"وہ 'میں... سو رہا تھا۔" حدید سلمان سے کچھ بن نہ سکا تو سونے کا بہانا بنا لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا!ویسے یار تمہیں پتا ہے ناں کے آج گھر میں شادی ہے؟"وہ بغور اسکا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

"ہاں...!سوری یار ملہار...!نجانے کیوں اب میرے ذہن سے باتیں نکل جاتیں ہیں...!مجھے ٹھیک سے کچھ یاد نہیں رہتا...؟"حدید اپنی سرخ ہوتی آنکھیں ملہار سے ملائے بغیر بولا۔

"سوری سے کام نہیں چلے گا...میری جان...!یہ لو کپڑے...!مجھے پتہ تھا تم نے کوئی تیاری نہیں کی ہو گی...!،اس لیے میں نے خود ہی تمہاری ساری شاپنگ کر لی تھی...!،یہ ساری چیزیں تمہاری ہیں...،جلدی سے تیار ہو کر باہر آؤ...ورنہ لوگ ہماری دوستی پر ہنسیں گے...!"ملہار خفگی بھرے لہجے میں کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مگر یار...."حدید بولتے بولتے چپ ہو گیا کیونکہ ملہار تو جا چکا تھا۔حدید سر تھام کر بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

"یا میرے مولا...!اب میں کیا کروں...؟،یہ کیسی آزمائش ہے.....؟یہ کیسا امتحان ہے...؟،کیسے کر پاؤں گا میں یہ سب......؟"وہ تڑپ ہی تو اٹھا تھا۔

"حدید سلمان...!اتنے خود غرض نہ بنو...!تمہارے ساتھ جو ہونا تھا وہ تو کب کا ہو چکا...!تمہارا تو پہلے ہی سب کچھ ختم ہو چکا تھا...تو پھر یہ بے چینی کیوں...؟یہ اداسی کیوں؟تم نے خود ماہم کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑا تھا... تو اب اسکے دور جانے کا دکھ کیوں...؟ تم نے بھی تو اپنا گھر بسایا تھا... اب ماہم کو بھی حق ہے اپنا گھر بسانے کا...! تمہیں اپنے بھائی جیسے دوست کی خوشیوں میں شریک ہونا ہے...! تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا اس سب میں ملہار کا کیا قصور...؟ جاؤ اسکی خوشیوں میں شامل ہو جاؤ...!" کوئی اسکے اندر سے بولا تھا۔

"ہاں! تم ٹھیک کہتے ہو...! مجھے ملہار کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے...! میری دل سے دعا ہے کہ خدا ملہار اور ماہم کو ہمیشہ خوش رکھے 'آمین...!" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے دھیمے لہجے میں گویا ہوا تھا۔ پھر وہ کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گیا۔

+++

ماہم تیار ہو کر پارلر سے آچکی تھی۔ وہ دلہن کے لباس میں ملبوس بہت حسین لگ رہی تھی۔

نوشین ماہم کے ساتھ ہی اسکے کمرے میں موجود تھی۔ باقی سارے لوگ اس وقت حال کمرے میں موجود تھے۔

"نوشین بیٹی! ماہم کا گھونگھٹ اب نیچے کر دو... کچھ ہی دیر میں مرد حضرات مولوی صاحب کے ساتھ آتے ہی ہونگے..." سلمیٰ بیگم نوشین کو تاکید کرنے لگیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی امی!" نوشین نے ماہم کا گھونگھٹ گرا دیا۔

ماہم کا دل سینے میں یوں پھڑ پھڑانے لگا جیسے پنجرے میں پنچھی پھڑ پھڑاتا ہے۔

آپ سب لوگ راضی ہیں....؟ شروع کریں نکاح...؟ "مولوی صاحب نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ارسلان صاحب سلمان بھائی اور مراد بھائی کی طرف دیکھنے لگے۔ ان دونوں نے مسکراتے ہوئے ہامی بھری۔

"حدید سلمان ولد سلمان صدیقی! آپکو ماہم ارسلان صدیقی بحق مہر سکاء رائج الوقت 50 ہزار ان تمام گواہوں کی موجودگی میں اپنے نکاح میں قبول ہیں...؟" مولوی صاحب حدید سلمان کی طرف دیکھ کر گویا ہوئے تھے۔ جبکہ حدید اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے تمام افراد کی طرف دیکھنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشان مت ہو میری جان...!ہاں کہہ دو...!"ملہار اسکے شانے پر بازو رکھتے ہوئے اسکے کان کے قریب بولا۔

"مگر یہ سب کیا ہے...؟شادی تو تمہاری ہو رہی تھی ناں...؟"حدید سلمان حیرت سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"نہیں جگر...!شادی تمہاری اور ماہم کی ہو رہی ہے...!تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔"ملہار مسکراتے ہوئے بولا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے آخر....؟"اب کے حدید بہت زور سے بولا تھا۔

"حدید بیٹا!ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری اور ماہم بیٹی کی شادی کر دی جائے...!اس طرح ہمیں قلبی خوشی اور ذہنی سکون ملے گا۔تم ساری زندگی اکیلے نہیں گذار سکتے...اور مریم کو ماں کی ضرورت ہے'اور کوئی اور لڑکی مریم کو وہ پیار نہیں دے سکتی تھی جو کہ اب تک ماہم دیتی رہی ہے...!اور ماہم مریم کو چھوڑ کر نہیں جا پا رہی تھی....،وہ یہاں سے اگر کسی اور کے ساتھ رخصت ہو کر جاتی تو نہ صرف مریم بلکہ ماہم بیٹی بھی کبھی خوش نہیں رہ پاتی...!اس لیے ہم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کو یہ فیصلہ کرنا پڑا...!اور ہم سب کی خوشی اب تمہارے ہاتھ میں ہے.... حدید بیٹا!"مراد صاحب نے ساری بات اسے بتانے کے بعد اسے التجائیہ انداز میں دیکھا۔

"مان جاؤ میرے بھائی....!"ملہار بھی ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم...!یہ سب تم نے کیا ہے ناں...؟"حدید سلمان بھری آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے ہولے سے گویا ہوا۔

"یہ خدا کی مرضی ہے....!میں کون ہوتا ہوں یار....؟"ملہار حدید کو خوش ہوتے دیکھ کر بولا۔

"تھینکس...!"حدید مسکراتے ہوئے ملہار کے گلے سے لگتے ہوئے بولا۔

"ایسے ہی خوش رہا کرو...میرے بھائی...!"ملہار بھی پرجوش انداز میں حدید کو گلے سے لگاتے ہوئے بولا۔

پھر ملہار نے حدید سلمان کو ہاتھ سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا اور خود بھی اسکے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔

حدید سلمان ملہار کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے بیٹھا رہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مولوی صاحب! نکاح شروع کریں...!"ملہار نے مولوی صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جس پر مولوی صاحب نے پھر سے نکاح پڑھوانا شروع کر دیا۔

"حدید سلمان ولد سلمان صدیقی...."اور پھر حدید نے دھڑکتے دل کے ساتھ تین بار قبول ہے کہہ کر سب کا مان بھی رکھ لیا اور اپنی محبت بھی پالی۔

+++

"ماہم ارسلان احمد صدیقی! آپکو حدید سلمان ولد سلمان صدیقی بحق مہر سکہ رائج الوقت 50 ہزار تمام گواہوں کی موجودگی میں اپنے نکاح میں قبول ہے...؟"مولوی صاحب کے الفاظ پر چونکنے کی باری اب ماہم کی تھی۔۔۔

"ادی(بہن) ماہم! ہاں کہہ دو... تمہاری شادی ادا(بھائی) ملہار سے نہیں بلکہ ادا حدید سے ہو رہی ہے...! ادا ملہار نے ہم سب کو تمہیں بتانے سے منع کیا تھا...، اب تم جلدی سے ہاں بول دو تا کہ مولوی صاحب نکاح پڑھیں...!"مہرو ماہم کے کان میں بولی۔

مولوی صاحب پھر سے پوچھنے لگے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم شادی مرگ کی سی کیفیت میں مبتلا تھی۔اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے....؟

مولوی صاحب جب تیسری بار بولے تو ماہم کا سر جھکتا چلا گیا اور بے ساختہ ہونٹوں سے ہاں کا جملا ادا ہو گیا۔

سب کچھ اس طرح سے ہو گیا کہ پتا ہی نہ چلا۔سب خوش ہو کر ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے اور ایک دوسرے کو مبارکباد بھی دینے لگے۔

ارسلان صاحب اور سلمان صاحب مولوی صاحب کو چھوڑنے چلے گئے۔جبکہ مراد صاحب اپنی والدہ اور بھابھیوں سے گپشپ میں لگ گئے۔

"یار !...یہ سب ...میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں !...خدا کی قسم ماہم اگر کسی اور کی ہوجاتی تو میں جی ہی نہیں پاتا !...میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں !"...

حدید سلمان جذبات میں وہ سب کچھ بولتا چلا گیا جو وہ اپنے دل میں سوچ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں جانتا ہوں ... مگر تم مجھے نہیں سمجھے !...میں بھلا ....اپنے یار کی زندگی کیسے چھین سکتا تھا...؟، وہ تمہاری محبت ہے'اور وہ آج بھی تم سے ویسی ہی محبت کرتی ہے'جیسے پہلے کرتی تھی "...ملہار بھی اسے سچائی بتانے لگا۔

تمہیں کیسے پتا...؟ "حدید جھٹ سے بولا۔"

بس ... محبت اور خوشبو چھپانے سے بھی چھپ نہیں سکتی!....، خیر ...اب تم خود کو تیار کرلو "...ملہار اپنے ہونٹوں پر تبسم سجائے حدید کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

کس بات کے لیے...اب اور کیا ہونے والا ہے...؟ "حدید سلمان گھبراتے ہوئے " بولا۔

میری جان !جس طرح سے تم انجان تھے'اس طرح سے ماہم بھی تو انجان ہیں !..." نجانے کتنی شکایتیں اور شکوے ہونگے انکے دل میں تمہارے لیے بھی اور ہم سب کے لیے بھی !...اب یہ ساری صلح صفائی تمہیں ہی کرنی ہے'ماہم کا دل اپنی طرف سے صاف کرنا ہے'اور ساری گرد کو صاف کرکے'محبت کی وہ شمع پھر سے روشن کرنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے'جس نے تمہارے دلوں کو کب سے روشن کر کے رکھا ہوا ہے۔ وہ لگن پھر سے تمہیں آواز دے رہی ہے'اور تم دونوں کی اس سچی لگن نے آج تمہیں ملایا ہے۔ عشق کی لگن اگر سچی ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے "...!ملہار اسے بہت کچھ یاد دلاتے ہوئے بولا۔

حدید سلمان ہاں میں گردن ہلا کر دل میں ماہم سے سامنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔

+++

ماہم سرخ جوڑے میں حسین لگ رہی تھی۔ قدرت نے اسے ویسے ہی حسن سے کھل کر نوازا تھا۔ اور آج تو وہ عروسی جوڑے میں پور پور سجی ہوئی کسی سنگی مجسمے کی طرح معلوم ہو رہی تھی۔ کیونکہ اسکی زبان اور آنکھیں دونوں ہی خاموش تھیں۔

نوشین اور مہرو اسے اس کے کمرے میں لے کر آئیں تھیں جو اسنے مریم کے لیے سیٹ کیا تھا۔ وہی کمرہ ایک نیا انداز لیے ہوئے تھا۔ نیا خوبصورت سا فرنیچر'جو اسکے والدین نے اسکے لئے خریدہ تھا۔ ٹیبل لیمپ'نفیس قسم کا وال کلاک،خوبصورت سا گلدستہ جس میں تازا گلاب اور موتیہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے پھول سجائے گئے تھے۔ جسکی خوشبو سے پورا کمرہ مہک رہا تھا۔بیڈ پر ریڈ اینڈ آف وائٹ کلر کی بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی۔

نوشین اور مہرو نے ماہم کو وہاں بٹھا دیا۔

"بھئی'اب ہمارا کام ختم ہوا...!ہم دونوں اب چلتیں ہیں... تم بیٹھ کر اپنے دولہا کا انتظار کرو...، امید ہے وہ زیادہ انتظار نہیں کروائیں گے تم سے...!"مہرو نوشین کو آنکھ مارتی مسکراتی ہوئی ماہم سے ہمکلام تھی۔ماہم ان دونوں کو خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہ گئی۔اسے تو ابھی تک اس بات کا یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ حدید سلمان کی بیوی بن چکی ہے۔۔۔۔

"بھئی'تم تو کچھ بولتی ہی نہیں... ہم چلتے ہیں'چلیں نوشین...؟"مہرو ماہم کو اس طرح خاموش بیٹھے دیکھ کر نوشین سے مخاطب ہوئی۔

"سوری ماہم!اگر میری کسی بات سے تمہیں کوئی دکھ پہنچا ہو تو...مجھے معاف کر دو...!نجانے میں کیوں تلخ ہوتی جا رہی ہوں'میرے ادھورے پن نے مجھے تلخ بنا دیا ہے۔میں امید کرتی ہوں تم مریم اور حدید بھائی کی زندگی خوشیوں سے بھر دو گی...!ہم سب کو تم سے یہی امید ہے'اور زارا 'حدید بھائی کا پاسٹ تھی'وہ پاسٹ جو کبھی پلٹ کر نہیں آسکتا...!تم انکا پریزنٹ بھی ہو اور فیوچر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی...!،سب کچھ بھول کر میرے بھائی کو خوش رکھنا...،یقیناً اللہ تمہیں بھی خوشیوں سے نوازے گا۔ آمین!"نوشین اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے بعد اسے دعا دے کر وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ مہرو وہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"ادی(بہن)ماہم!میرے بھائی کے مزاق کو معاف کر دینا...،بس وہ ادا حدید کی دوستی میں یہ سب کر رہے تھے...،وہ چاہتے تھے کے ادا حدید کا گھر پھر سے آباد ہو جائے'اور انکی بیٹی کو ماں کا پیار ملے۔ وہ یہاں جب پچھلی بار آئے تو آپکو اسی کمرے میں مریم کے ساتھ دیکھا اور گاؤں آکر اماں کو مشورہ دیا کہ وہ آپکو ماموں سے ادا حدید کے لیے مانگ لیں... مگر گھر میں ادی زارا کی وجہ سے بہت اداسی پھیلی ہوئی تھی۔ سب بہت دکھی تھے۔ بس پھر ادا ملہار نے یہ سب اس طرح سے پلان بنایا۔ وہ آپ دونوں کی آنے والی نئی زندگی اور خوشیوں کے لیے دعا گو ہیں۔ میں نے ساری بات آپکو بتا دی ہے...!میرے بھائی کی طرف سے اپنا دل صاف کر لینا ماہم ادی...!"مہرو نے نوشین کے جاتے ہی ساری بات تفصیل سے ماہم کے گوش گذار کر دی۔

ماہم ساری حقیقت کو جان لینے کے بعد جہاں حیرت زدہ رہ گئی وہیں اسے ملہار کے ساتھ اپنا گزشتہ رویہ بھی یاد آگیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تو کیا ملہار بھائی میری اور حدید کی محبت کے بارے میں جانتے ہیں؟" وہ پوچھ خود سے رہی تھی مگر دیکھ مہرو کو رہی تھی۔

"اچھا دی ماہم! اب میں چلتی ہوں..." مہرو مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ماہم کو سب عجیب سا لگ رہا تھا۔ اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا کہ حدید اسکا ہو چکا ہے۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

دروازے پر جیسے ہی دستک ہوئی۔ ماہم ایک دم سے سوچوں کے جہاں سے نکل کر حقیقت کے جہاں میں آگئی۔ اور سمٹ کر بیٹھ گئی۔ اسے حدید کی سوچ اور احساسات کا بلکل علم نہیں تھا۔ وہ تو اس وقت حال سے بے حال تھی۔ محبت اس طرح سے اسکا ہاتھ تھام لے گی... اسنے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس بیڈ کے قریب آکر رکا۔

"سنو...! کیا میں تمہارے شانے پر سر رکھ کر رو سکتا ہوں؟" حدید سلمان کہنا تو بہت کچھ چاہ رہا تھا مگر جب لب کھلے تو یہ جملا ادا ہوا۔

ماہم نے ایک دم سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں کی آنکھیں لہو رنگ تھیں۔ دونوں کے دلوں پر وقت اور حالات نے دھول مٹی اور جالے پھیلا رکھے تھے۔ ان سب چیزوں کو صاف کرنے کے لیے پانی کی ضرورت تھی۔ اور پانی سیلاب کی صورت دونوں کی آنکھوں سے بہہ نکلا تھا۔

کئی لمحوں تک حدید اسکے شانے پر سر ٹکائے بے آواز روتا رہا۔ اسے عجیب سا سکون میسر آ رہا تھا۔ ساری بے کلی اور بے چینی اڑن چھو ہوتی چلی گئی۔

روتو ماہم بھی رہی تھی مگر دل میں سکون سا بھرتا چلا گیا۔ وہ ساری حقیقتوں سے آگاہ تھی۔ حدید کی دھڑکنوں میں چھپے ہر بھید کو جانتی تھی۔

"میں سمجھتا تھا ماہم! کے انسان لفظوں سے ہر احساس کا با آسانی اظہار کر سکتا ہے... مگر ماہم...! آج میرے الفاظ میرا ساتھ نہیں دے پا رہے...! سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ بات کہاں سے شروع کروں...؟، ایک بات کا یقین کر لو... میری ابتدا ہو یا انتہا....! وہ صرف تم ہو!! تم سے بچھڑ کر وقت ضرور گذارا ہے مگر... زندگی نہیں جیا...!" وہ اسکے شانے سے سر اٹھا کے اسکے آگے مجرموں کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

ماہم چپ چاپ اسے سنتی رہی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جانتی ہو...؟کس لمحے میں نے تمہیں کھویا تھا'میں بتاتا ہوں...!تقدیر کا وہ لمحہ بہت ظالم تھا... جب نوشین کے لیے ہاں کہتے اشعر نے میرا ساتھ اپنی بہن کے لیے مانگا تھا۔اس ایک لمحے میں کس کس رشتے کا بھرم رکھنا تھا مجھے....یہ آج میں تمہیں بتاتا ہوں....!"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا پھر سے نظریں جھکا گیا تھا۔

"اگر میں صرف اپنی محبت کا بھرم رکھتا....تو یہ خود غرضی کی انتہا تھی ماہم.....!،اگر میں اس دن اشعر کو انکار کرتا....تو یقیناً اشعر کو دکھ ہوتا....اور ہو سکتا تھا کہ پھر وہ بھی انکار کر دیتا۔اس بات سے مراد انکل کو اور دادی اماں کو بھی یقیناً بہت دکھ پہنچتا'گھر کے ماحول اور آپس کے اتحاد میں دراڑ پڑ جاتی...!نوشین کا دل الگ ٹوٹ جاتا اور اشعر نے جس مان سے مجھے اپنی بہن کے لیے کہا تھا'میرے انکار پر اسکا مان بھی ٹوٹ جاتا اور دل بھی برا ہوتا۔اتنے سارے رشتوں کو ٹوٹنے اور بکھرنے سے بچانے کے لیے میں نے تمہارا دل توڑ دیا...!مجرم ہوں....میں تمہارا بھی اور اس خدا کا بھی....جو دلوں میں بستا ہے۔یقین کرو ماہم...!آج تو میں جانتا بھی نہیں تھا کے رب کو مجھ بے بس پر رحم آ گیا!نجانے اسے میری کونسی بات پسند آ گئی جو اسنے میری جھولی میں محبت بھر دی....!،زارا جس طرح اچانک میری زندگی کی ساتھی بنی تھی اسی طرح ساتھ چھوڑ گئی۔ میں نے پوری کوشش کی تھی کے اسے وہ ساری خوشیاں دے سکوں جو اسکا حق تھیں۔میں نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رشتے کو ایمانداری سے نبھانے کی پوری کوشش کی تھی۔ہاں! یہ الگ بات ہے کہ دل پر پوری طرح سے تمہاری حکومت رہی ہے۔ایک پل ایسا نہیں گزرا جب میں نے تمہارے بارے میں سوچا نہ ہو...!تمہارا خیال لمحوں مجھے اپنے آپ سے غافل بنائے رکھتا تھا۔زارا بھی میری حالت پہ چونک اٹھتی تھی... مگر وہ کبھی میرے دل تک رسائی حاصل نہ کر سکی!ورنہ وہ تمہیں مجھ میں ضرور دیکھ لیتی....!" حدید سلمان کے آخری الفاظ پر ماہم نے پاگلوں کی طرح اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

حدید کا لفظ لفظ اسکی سچائی ماہم پر ظاہر کرتا چلا گیا۔

"تقدیر نے مجھے پھر سے تمہارے سامنے لا کھڑا کیا ہے....اور یقین کرو کہ آج بھی یہ سب میں نے سب اپنوں کی وجہ سے کیا ہے۔مگر....ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ...اس بار میں نے اپنی محبت کو پانے کے اس لمحے کو ہاتھ سے نکلنے سے پہلے تمہیں اپنا بنالیا ہے...!تم میرے نام نہیں ہوئی ہو ماہم...!میں نے اپنا آپ تمہارے نام کر دیا ہے۔عمر کی آخری گھڑی تک....،میں تمہارا مجرم ہوں'اب تم اپناؤ یا ٹھکراؤ...یہ تم پر ہے'تم جس حال میں رکھو....حدید سلمان اف تک نہیں کرے گا!"وہ سر جھکائے بول رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں نے کبھی بھی ایسا نہیں سوچا تھا حدی...! کے تم اس حال میں یوں مجرموں کی طرح میرے سامنے بیٹھے ہو...، میں نے تو تمہارے اور زارا کے لیے خوشیوں بھری زندگی کی دعائیں مانگیں تھیں.... مگر... سب کچھ بدل گیا...! یہ سچ ہے کہ... انسان مجبور ہو سکتے ہیں 'لیکن محبت مجبور نہیں ہوتی...! تم ہمیشہ میرے دل میں دھڑکن بن کر رہے ہو...!، اچھا مگر ایک بات کا جواب دو.... ملہار بھائی کیا ہماری محبت کے بارے میں جانتے تھے' جو انہوں نے یہ سب اس طرح سے کروایا ہے...؟"

"ہاں 'ماہم! وہ میرا جان سے پیارا دوست اور بھائی ہے۔ آج تو اسنے مجھے خرید ہی لیا ہے...! اسنے وہ کیا ہے... جو کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا...!، وہ بہت اچھا ہے ماہم! اسنے نہ صرف ہمارے بارے میں سوچا بلکہ اسنے ہماری بیٹی کی خوشیوں اور اسکے مستقبل کے بارے میں بھی سوچا...! نہیں تو تمہارا کچھ بھروسہ نہیں تھا..... کے اپنے دل میں بدگمانیاں لیے تم ہم دونوں کو چھوڑ کر چلی ہی جاتیں...؟" حدید سلمان نے شکایتی انداز میں بولتے ہوئے ماہم کی طرف دیکھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حدید! میں نہیں جا سکتی تھی... یقیناً میں کچھ کر لیتی...! میں نے سوچا تھا کہ اگر میری رخصتی ہو گئی تو میں... کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی کو ختم کر ڈالوں گی...!! تم سے اور مریم سے دور رہنا بھی تو موت سے کم نہ تھا...!" ماہم حدید سلمان کے ہاتھ تھامتے ہوئی جذباتی انداز میں گویا ہوئی۔

"ارے پاگل...! یہ کیا کہہ رہی ہو...؟ خدا کا شکر ہے کہ اسنے ایسا کچھ نہیں ہونے دیا ورنہ..... میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا...! مجھے ویسے بھی تمہاری طرف سے دھڑ کا لگا رہتا تھا۔ اچھا...! اب سب کچھ بھول جاؤ...، ہمیں شاید اسی طرح ہی ملنا تھا۔ مریم امی کے پاس ہے 'تم کہو تو اسے لے آؤں...؟" وہ اجازت طلب نظروں سے ماہم کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں...! اسکے بغیر تو... ہم دونوں ہی ادھورے ہیں...! جلدی سے لے آؤ اسے...! میں نے کافی دنوں سے اسے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں... اور پیار بھی نہیں کیا...!" ماہم بے تابی سے بولی۔

"تھوڑا سا پیار... اس غریب کے لیے بھی بچا کر رکھنا...!" حدید سلمان شرارتی انداز میں بولا۔

ماہم شرماتے ہوئے اسے کمرے سے باہر دھکیلنے لگی۔ دونوں مسکرا رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید سلمان ماہم کو پاکر بہت خوش تھا۔وہ اسکا پاگل پن تھی۔اسکا عشق تھی۔وہ اب تک اس عشق لگن میں شمع کی طرح پگھلتے رہے تھے۔

مگر اب محبت نے خود سے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ تھام لیا تھا۔وہ ان پر ہمیشہ کے لیے مہربان ہو گئی تھی۔وہ دونوں اسکی کسوٹی پر پورے اترے تھے۔اس لیے اب وہ انہیں اپنا آپ دان کر چکی تھی۔

+++

صبح ہوتے ہی تمنا بیگم اپنے گھر کے لیے روانہ ہو چکیں تھیں۔

اس گھر کے ماحول پر ابھی بھی سوگواریت کا راج تھا۔حدید سلمان اور ماہم نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ سب کا بہت خیال رکھیں گے۔کسی کو بھی اداس نہیں رہنے دیں گے۔

ماہم نگار بیگم کا بھی بہت خیال رکھنے لگی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ نگار بیگم کا دل اس سے برا ہو۔

مریم ماں اور باپ دونوں کی محبت پاکر بہت خوش تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوشین کا رویہ بھی سب سے ٹھیک ہو چکا تھا۔ رقیہ بیگم ماہم اور حدید کو خوش دیکھ کر بہت مطمئن اور خوش تھیں۔

ملہار نے سب کچھ اس طرح سے پلان کیا تھا کہ کسی پر بھی ان دونوں کی محبت کا راز کھل نہیں سکا تھا۔

+++

وہ رات گئے گھر لوٹا تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اماں سو چکی ہو گی۔ مگر اسکی سوچ کہ برعکس وہ اسکی منتظر اسکے کمرے میں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔

"اماں! آپ ابھی تک جاگ رہیں ہیں...؟" وہ حیرانی سے بولا۔

"جسکا بیٹا اتنی رات تک باہر پھر رہا ہو... تو اس ماں کو نیند کیسے آئے گی...؟ میرے بچے!" وہ جذباتی انداز میں گویا ہوئیں۔

"سوری میری پیاری امی! میری وجہ سے آپکی نیند خراب ہوئی...، مگر آپکو اپنی طبیعت کا بھی سوچنا چاہیے نا...! آپ سو جاتیں۔" وہ انکے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم اگر چاہتے ہو کہ میں سکون کی نیند سو سکوں ....تو تمہیں اپنا وعدہ وفا کرنا پڑے گا...!"

"اماں !ویسے آپ اس بات کو بھول نہیں سکتیں...؟ "وہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ کر بولا۔

"...!نہیں !..اب تمہیں شادی کے لیے ہاں کرنی ہی ہو گی"

"اماں !اگر آپکی خوشی اسی میں ہے تو پھر ٹھیک ہے !...آپکو ناراض کرکے میں خدا کو ناراض نہیں کرسکتا !...میں شادی کے لیے راضی ہوں !...اب آپ جاکر آرام کریں ... اس کام کے لیے آپکو بہت بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی اور اسکے لیے آپکا ٹھیک ہونا بہت ضروری ہے!...، اب آپ جاکر آرام کریں..."وہ انہیں اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لئے انکے کمرے کی طرف لے آیا۔

"تم مکر تو نہیں جاؤ گے ناں...؟ "وہ ماں تھیں ...انہیں بہت فکر تھی۔ وہ بہت شاکی انداز میں ملہار کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں !...آپکا حکم میرے لیے خدا کا حکم ہے'اماں ! آپ اب آرام کریں۔ "وہ انکے " ہاتھ تھام کر انہیں یقین دلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

تمنا بیگم کو ملہار بہت مختلف سالگ رہا تھا۔وہ ماں تھیں وہ سمجھ گئیں تھیں کہ وہ ضرور ماہم کو پسند کرتا تھا۔ مگر اپنے بجائے حدید کے لیے اسکا ساتھ چاہا۔

یہ بات تمنا بیگم کی سوچ سے بالاتر تھی۔

+++

وہ اپنے کمرے میں چلا آیا اور چارپائی پر آکر بیٹھ گیا۔

"اللہ سائیں...!میں بہت کمزور سا بندہ ہوں تیرا...، تیرا بہت کرم ہے...کے مجھ ناچیز کو دوستی اور محبت دونوں کے فرض ادا کرنے میں سرخروئی بخشی...!بس اب اتنی ہمت اور دے دے مجھے کے میں ایک بیٹے کا فرض بھی احسن طریقے سے ادا کر سکوں...!،مجھے ہمت و حوصلا عطا فرما...،ماہم جسکی تھی اسی کو سونپ دی۔اب میں کسی کو اپنا ہمسفر بنا کر اسکے حق و فرائض پورے کروں اور اپنی ماں کی خوشیوں کو پورا کروں...!مجھے ہمت دے۔اللہ سائیں...!میں اس لائق نہیں کے تجھ سے یہ سوال کر سکوں کے....جب کوئی کسی کے مقدر میں نہیں ہوتا تو اسکی چاہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں پیدا ہوتی ہے دلوں میں...؟، مگر یہ عشق لگن بھی یقیناً تیری طرف سے تحفہ ہی ہے...!یہ درد انسان کو انسان بناتا ہے'اور دوسروں کے دکھ درد کو سمجھنے کی صلاحیت بھی عطا کرتا ہے۔ دوسروں کی خوشیاں اور انکے دکھ درد بھی محسوس ہونے لگتے ہیں...!،انسان محبت میں کبھی خود غرض نہیں ہوتا.....ہاں! مجبور ضرور ہوتا ہے...!میں بھی اب تک اپنے دل کی ہی سنتا رہا ہوں... مگر اب میں اپنی ماں کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔مجھے اچھا بیٹا بننے کی توفیق عطا کر میرے رب...!تیرا بندہ بہت کمزور ہے..."وہ رب کے حضور گڑگڑاتے ہوئے دعائیں مانگنے لگا۔وہ اپنی ماں کو اب اور انتظار کروانا نہیں چاہتا تھا۔وہ تھکا نہیں تھا...کیونکہ محبت اسکی ہمسفر تھی! مگر دل اور دنیا دو الگ الگ دنیائیں ہیں...!اور وہ دل کی دنیا میں رہ کر اپنے رشتوں کو دکھی نہیں کر سکتا تھا۔وہ اچھی طرح جان گیا تھا کہ وہ ایک عام انسان ہے'رشتوں میں بٹا ہوا۔اسے خود غرض نہیں ہونا چاہیے...!

محبت کا کوئی ایک رنگ نہیں ہوتا...!اسے تو بس ایسی لگن لگی تھی کے وہ سب کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔اسے محبت سے محبت تھی۔ عشق سے عشق تھا۔اور اسی لگن میں وہ اپنا آپ بھولتا چلا گیا۔

+++

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہم...!اٹھوماہم...!"وہ گہری نیند میں تھی جب اسے حدید کی آواز سنائی دی۔وہ گھبرا کر فوراً اٹھ بیٹھی۔پہلے اسنے غور سے حدید سلمان کو پھر فکر سے اپنے ساتھ سوئی مریم کو دیکھا۔

"کیا ہوا حدی...؟"وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لیتے ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی جہاں رات کے بارہ بج کر دو منٹ ہو رہے تھے۔

"کچھ نہیں.... مگر یہ سونے کا وقت نہیں... تجدید وفا کا وقت ہے...!اٹھو....ورنہ اٹھا کر لے جاؤں گا...!آؤ میرے ساتھ..."وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ سے اترنے کا کہنے لگا۔

ماہم نیند سے بوجھل آنکھوں سے حدید سلمان کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کے آخر اتنی رات کو حدید نے اسے کیوں اٹھایا ہے...؟

"آؤ..."وہ دروازہ کھولنے لگا۔

"مگر حدی...!مریم سو رہی ہے...اگر اٹھ گئی تو...؟"وہ اسکے ساتھ جاتے جاتے پلٹ کر مریم کو دیکھتے ہوئے فکرمندی سے بولی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ گہری نیند میں سو رہی ہے... نہیں اٹھتی... تم آؤ پلیز..." اور وہ اسکا ہاتھ تھامے اوپر چھت پر چلا آیا۔

"دیکھو ماہم...! کتنی حسین رات ہے...! مانتا ہوں کہ آسمان کا چاند مکمل نہیں مگر.... میرا چاند مکمل بھی ہے اور جوان بھی...!" ماہم کو اس وقت حدید کی باتیں بہت عجیب لگ رہیں تھیں۔

"جانتی ہو ماہم...! آج کیا تاریخ ہے...؟" وہ گہری کالی جگمگاتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں! پچیس جولائی۔" ماہم فوراً سے بولی۔

"ہاہاہا! نہیں ماہم...! آج چھبیس جولائی ہے۔ اور آج کے دن میری محبت نے پہلی سانس لی تھی۔ اور آج.... میری محبت جوان ہے...! سدا جوان رہے میری محبت 'سدا سلامت رہے یہ ساتھ...!، میں اس دن کو بھول ہی نہیں سکتا ماہم! آج سے دو سال پہلے جب مجھے پہلی بار محسوس ہوا تھا کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں...! اور پھر تمنا پھپھو کے گھر میری محبت کے اظہار کے بدلے تمہارا وہ حسین اقرار.... ہائے...! وہ دن چھبیس جولائی کا دن تھا۔" وہ محبت پاش نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوا تھا۔

ماہم بس چپ چاپ اسے سنتی رہی۔

"بارہ بجے کے بعد تاریخ بدل گئی... اس وقت چھبیس جولائی شروع ہو چکا ہے...! تم سوچ رہی ہو گی... کے اتنا کچھ ہو گیا اور میں یہ باتیں کر رہا ہوں...؟" وہ اسے اپنی طرف خاموش دیکھتے پا کر ایک لمحے کو رکا۔

"نہیں... مگر مجھے یاد نہیں رہا۔" وہ صاف گوئی سے بولی۔

"ماہم...! تمہارا احدید نہ بھٹکا تھا نا ہی بہکا تھا۔ میں وقت اور حالات سے مجبور ہو گیا تھا۔ مگر ماہم...! جب تمہاری حالت کا سوچتا تھا تو... راتوں کو چونک کر اٹھتا تھا... اور ڈر جاتا تھا کہ نجانے میری ماہم کیسی ہو گی...؟ مگر پھر میری دھڑکنیں مجھے تمہارے بارے میں بتا دیا کرتیں تھیں کہ اگر یہ سانس چل رہی ہے... یہ دل دھڑک رہا ہے تو اسکا مطلب ہے کہ... تمہاری ماہم بلکل ٹھیک ہے۔ ماہم! تم تکلیف میں تھیں تو خوش میں بھی نہیں تھا۔ مگر آج خدا نے تمہاری اور میری اس سچی لگن کو دیکھ کر ساری مجبوریاں اور دوریاں ختم کر دیں ہیں...! اب تمہارا احدید.... مرتے دم تک تمہارا ہے' اور تمہارا ہی رہے گا...!، میری محبت کا گواہ چاند... اس وقت بھی ہمیں دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا ہے..." وہ کھل کھلا کر ہنسنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہم کو اس گھڑی اس لمحے حدید سلمان وہ پہلے والا حدید ہی لگا...جو ہر بات ہر چیز سے لاپرواہ اپنے آپ میں مگن رہتا تھا۔ مگر اس وقت وہ عشق میں مگن تھا۔

عشق کی لگن انکو وہاں لے کر آئی تھی جہاں...وہ جسموں کی حدوں سے بہت آگے نکل کر روحوں کی حدوں میں تھے۔ جہاں چوٹ ایک کو لگتی ہے تو درد دوسرے کو محسوس ہوتا ہے....!

کچھ ایسی ہی لگن ہوتی ہے یہ "عشق لگن"۔۔۔۔

ماہم نے مسکراتے ہوئے حدید سلمان کا ہاتھ تھام لیا۔ حدید سلمان نے بھی محبت لٹاتی نظروں سے ماہم کو دیکھا۔

دونوں ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو گئے۔ پھر چند پل کے بعد ماہم شرماتے ہوئے اپنی آنکھیں جھکا گئی۔

"کیا ہوا...؟" حدید اسکو شرماتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

"کچھ نہیں' اب نیچے چلیں بہت رات ہو گئی ہے' مریم بھی اکیلی ہے کمرے میں...!" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہمم...جو حکم سرکار...!"وہ شرارت سے بولا۔

ماہم بھی مسکرانے لگی۔پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے نیچے کی طرف بڑھ گئے۔

وہ ایک دوسرے کا ساتھ پا کر بہت خوش تھے۔اور انکی خوشی میں چاند اور ستاروں نے اپنی محبتوں اور روشنیوں کو بھی شامل کر لیا تھا۔

«ختم شد»

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ishq Lagan| By Shah Khawer Tanha (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel